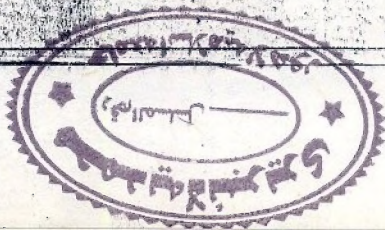


قضية المقدور

على فتنة المقبور

طبع في مطبع مريد عامر
الواقع في بلدة أكره

١٣١٥





والله اعلم
بما لا يرى بالبينات

وہو سبائش خاص اللہ کو ہے جو اپنی ذات را
یکی کہ جادو سے موجود ہیں اور اپنے وجود و
ہی شے کا بھی محتاج نہیں ہے ذات صفات
ہیں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اللہ کی ہستی و زندگی جیسے کسی چیز کو کسی
نہیں ہے نہ اللہ کا علم اور اس کا علم ہے نہ اللہ کا ستاد دیکھنا چاہتا قدرت رکھنا بات
وہی ہے جیسا کہ اللہ کا ہوتا ہے مخلوقات کو سب طرح کی بے بجا شریک و مشارک ساتھ
ہی کے حاصل نہیں ہے فقط نام کی شرکت رکھتی ہے اللہ کی صفات و افعال ویسے ہی ہیں
یوں ہیں جیسے اس کی ذات پاک ہے صفت علیہ واسطے اللہ کے ایک صفت قدیم اور ایک
خاص صفت ہے جس سے ساری معلومات ازل و اب تک کی مع احوال مناسب و مخالف و
بزرگی مع اوقات خصوص کے اور ہر اشکائیں مشق ایک آن واحد میں یہ بات اس کو معلوم

کر دینا ان وقت میں زندہ و تاملان وقت میں مردہ ہے اس طرح ملامت اور سکاہت اس کی
صفت بسیط ہے جس کی تفصیل یہ ساری کتب میں مذکور ہیں جو آدم ابو البشر سے لیکر آدم تک
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظہور ہوئی ہیں مخلوق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو خاص
ساتھ اللہ ہی کے ہے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ کسی اور ممکن کو پیدا تو کر سکے سارے ممکنات
جو ہر یوں یا عرض یا اغفال اختیار بندوں کے سب اللہ ہی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اللہ
نے ان اسباب و وسائط کو اپنے فعل کا ایک پردہ ٹھہرایا ہے سو جیسے ظاہر میں فعل کو کوئی
کہوتی ہے مگر اصل میں تو لہ حرکت کلید کا ہاتھ ہے اس طرح تو لہ حرکت دست کا اشارہ ہے
بلکہ اللہ نے ان وسائط و اسباب کو دلیل کیلئے غیوت پر اپنے فعل کے
نقاب عارض گل جو شش کر دیا مارا
عقلندہ لوگ حرکت جادات کو دیکھ کر شریک و شریک کا پالینے میں سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حرکت لائق حال
اوس جادو کے نہیں ہے اس کا فاعل کوئی اور ہی شخص ہے اس طرح جن عقلندوں کی بصیرت
سر نہ شریعت سے منور ہے وہ خوب بوجھ بوجھ گئے ہیں کہ ہرگز امکان میں کسی ممکن کے یہ بات نہیں
ہے کہ وہ اپنا ساز و سر بنا سکے خواہ کوئی فعل ہو یا عرض جان فعل اختیاری اور حرکت جادات
میں اتنا فرق ثابت ہے اور اوپر ایمان لانا بھی واجب ہے کہ اللہ نے اپنے بندوں کو ایک
صورت قدرت و ارادہ کی دی ہے اور عادت اللہ کی بن جاری ہے کہ جب بندہ قصد کسی
کام کا کرے تو اللہ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے وہ کام اوس بندہ سے بن پڑتا ہے شرف
ظاہر ہیں یوں جانتا ہے کہ یہ فعل خود اوس بندہ کے اختیار و ارادہ سے صادر ہے اسے حالانکہ
حقیقت میں فاعل اس کا اللہ پاک ہے نہ وہ بندہ
گر جب تیرا مکان بھی گزر دو
ارکمان دار بنید اہل خرد

اگرچہ عامہ مومنین ہی اوس نفع قرب سے بے بہرہ محض نہیں ہیں اس قرب کے درجے بہ نہایت
دین یعنی کسی حد تک نہیں نہیں تھے ہیں حضرت مولوی صاحب قدس سرہ نے فرمایا ہے ۷

اے برادر بے نہایت درگہست ہر جو بروی می بروی ماست

خیر و شر دفع و ضرر جو کچھ وجود دین آتا ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان جو کچھ ظاہر ہوتا
ہے وہ سب اللہ ہی کے ارادے سے ہوتا ہے القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ و ما تشاؤون
الا ان یشاء اللہ رب العالمین ۷

چاہا ہم نے دل نہ چاہا اوسنے چاہا اور کسا ہوا ہمارا نہ ہوا

اللہ اللہ لیکن بات اتنی ہے کہ اللہ پاک کفر و گناہ سے راضی نہیں ہے اللہ نے اوس پر
عذاب الیم مقرر کیا ہے طاعت و ایمان پر وعدہ ثواب و نعم کا فرمایا ہے ارادہ و قصد
اور چیز ہوتا ہے رضا مندی و خوشنودی اور چیز ہوتی ہے

نعت

درود نامحدود و سلام غیر معدود و حضرت محمد احمد محمد ذوال و اصحاب مسعود و یرنازل
ہو اگر انبیاء علیہم السلام سبوت نہوتے تو کسی شخص کو بھی کوئی رستہ ہدایت کا نہ ملتا نہ کوئی
آدمی علوم حق تک پہنچتا ۷

اگر نبوتی ذات پاک انبیاء حق سے باطل کس طرح ہوتا جدا

سارے نبی و رسول برحق ہیں چیلے نبی و جو دغا برجی بن آدم ابو البشر علیہ السلام
ہیں سب کے بعد سب افضل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں حضرت کی معراج اور رات کو
کہ سے سجدہ اتنی تک جانا اور وہاں سے آسمان ہفتم پر سدرۃ المنتہی تک پہنچنا حق ہے
تدرہ زبان عربی میں ہر کے درخت کو کہتے ہیں یہ ساتویں آسمان ہے اور اس سے آگے
کسی مخلوق کا گذر نہیں ہو سکتا جبریل علیہ السلام نے کہا تھا ۷

اگر کیک سر ہوے برتر پر دم فرخ تجلی بسوزد پر دم

آسمان سے جو کتا بن سارے انبیاء پر اور تری ہیں جیسے قوریت انجیل زبور قرآن صحت
ابراہیم وغیرہ وہ سب برحق ہیں اللہ کی سب کتابوں پر ایمان لانا چاہئے کیونکہ وہ
کتابیں جس زمانے میں اور تری تھیں حق تہیں اب فقط عمل کرنا قرآن شریف پر واجب ہے
نہ اور کتابوں پر کہ وہ منسوخ ہو چکی ہیں خواہ اون میں تحریف معنوی ہوئی تھی یا لفظی یا دونوں
طرح کی لیکن اس ایمان لانے میں لحاظ گنتی کا کر کے کیونکہ گنتی انبیاء و کتب کی کسی دلیل قطعی
سے ثابت نہیں ہوئی ہے اگرچہ بعض احادیث ضعیفہ میں تعداد اون کی آئی ہے انبیاء سارے
کبار سے بالاتفاق اور صفائے نزدیک جمہور کے معصوم ہیں لیکن صدور زلات کا انبیاء
سے جس کتاب و سنت ثابت ہے یہی راجع بھی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ دلیل
قطعی و روایت صحیحہ غیر منسوخ ثابت ہوا ہے اوس پر ایمان لانا فرض ہے کوئی بشر ہے اسکے
مومن نہیں ہوتا ہے فرشتے اللہ کے معزز بندے ہیں گناہوں سے پاک صاف ہیں فردی
وزنی سے بڑا ہیں کہانے پینے کے محتاج نہیں ہیں حاطان و حی حاطان عرش ہیں جس کام
پر مقرر ہیں وہی کام کرتے ہیں انبیاء و ملائکہ باوجودیکہ اشرف مخلوقات مقرب بارگاہ رب العزت
ہیں لیکن مثل سائر مخلوقات کے کچھ علم و قدرت نہیں رکھتے ہیں مگر اوتار تامل و قدرت جو خدا نے ان کو
دیا ہے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا **وقال تعالیٰ** لا یحیطون بشیء من علم الا
بما شاء وہ بھی اللہ کی ذات و صفات پر ویسے ہی ایمان لائے ہیں جس طرح کہ سارے مسلمان
ایمان لائے ہیں معذرا دریافت کہ الہی میں معترف بجز و تصور ہیں ادا سے حقوق بندگی میں
بقدر وسعت و طاقت ناطق بلکہ الہی ہیں اللہ کے خاص بند و نکو صفات واجبہ میں شریک کرنا
یا عبادت میں شریک ٹھہرنا کفر ہے مثلاً یہ جانے کہ علی مرتضیٰ امام حسین یا شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہم کو رتائی میں یا میادین میں یا حاجات برائے میں یا شفا ربیاریں یا غیب دانی
میں یا ہر جگہ حاضر ناظر ہونے میں کچھ قدرت و مداخلت ہی و علی هذا القیاس کافروں نے انبیاء کا

انکے کیا ستارے کا فرہنگ کے استیلا کے نصاریٰ نے عیسائی گوئیوں نے محمدیہ کو خدا کا بیٹا تسلیم نہیں
 عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھیکر یا مشرکین جہنم نے اولیاء کو ہمسرہ خدا سمجھا کا فرہنگ کے اختیار و ملک
 ولولہ کے متعلقین میں ہرگز نہ لایا جاتا ہے اور انبیاء میں بھی شریک نہ کرے حضرت صحت وغیرہ کو کہ حضرت
 سوا کے اختیار و ملک کے کسی دوسرے کے لئے صحابہ ہوں یا اہل بیت یا اولیاء شرف و ثبات
 نہیں ہے متابعت کو مقصود انبیاء پر کر کے انبیاء کا اتباع ہر قول و فعل میں سب امت پر
 فرض ہے اولیاء کی متابعت میں متابعت انبیاء کی نہو کچھ فرض نہیں ہے حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جو خبر دی ہے آپ پر ایمان لانے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اور عمل کرنا
 جس کام سے منع کیا ہے اس کے اور ذکر و بخار سے جس کی بقا قول و فعل حضرت کے قول و فعل
 سے نہ ہو مخالف رکھنا ہو اور سکڑ کر رہے

دعوا کی قبول عند قبول محمد	فما آمن فی دینہ لمخاطر
----------------------------	------------------------

حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نیکر کا قبر میں حق ہے قبر کا عذاب کا فرہنگ اور بعض گناہ گاروں
 کو ہو گا اور ٹھکانا بعد مرنے کے دن قیامت کو حق ہے تفرق صورت واسطے مارنے اور جلانے مردوں
 کے حق ہے آسمانوں کا بٹھانا ناروں کا بکھڑا پھاڑ آگ کا اور یازمین کا نفخہ اولیٰ سے برابر
 ہونا مردوں کا قبر سے ٹکنا جہان کا بعد عدم کے پھرنے سر سے پیدا ہونا نفوذ ثانیہ سے حق ہے
 حساب کا ہونا دن قیامت کو اعتصار کا گواہی دینا اعمال کا ترازو میں ٹکنا صراط سے گھر کرنا
 حق ہے صراط ایک پس ہے جو دوزخ کی پشت پر رکھا جاوے گا ملواری کی دھار سے زیادہ تیز بال سے
 زیادہ ہار یک ہر سب نیک بد اسکے اوپر سے گزر کر گئے دان منکھ کا وارہا کاں علیہ السلام
 ختمہ قضیا کوئی پہلی کی طرح گزر جائیگا کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز و کی طرح کوئی آہستہ چلیگا
 بہر کوئی دوزخ میں بھی گرجاویگا شفاعت انبیاء اولیاء و صلوا کی واسطے گناہ گاروں کے حق ہے
 حضرت نے فرمایا ہے کہ میری شفاعت اس کے لئے ہو گی جسے شرک نہیں کیا ہے معلوم ہوا کہ جو کوئی
 شرک کرے گا یہ گویا ایمان رکھتا ہو مسلمان کہلا جاوے گا جو کلمہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج زکوٰۃ بجالاتا ہو کسی

شفاعت نہو کی جیسے گوہر پرست پیر پرست تعزیر پرست رستے پرست وغیرہم حوض کو شرف حق ہے
 پانی اور سکا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہو گا اور سپر کوڑے ہونگے جیسے تار
 جسے اسکا پانی پیا پر کہی وہ پیا سا نہو گا اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کی شہادت
 اور اگر چاہے تو صفحہ پر عذاب کرے تان جو کوئی اخلاص سے توبہ کرنا ہے اور گناہ کبیرہ
 موافق وعدہ الہی کے بخشہ دیا جاتا ہے اخلاص کی یہ علامت ہے کہ گزشتہ پر سخت مذمت ہو
 آئندہ کے لئے عزم بالجہنم ہو کہ بہرین وہ گناہ ہرگز نہ کرے گا پھر وہ توبہ اگر ترک کر اقص سے ہے
 تو اون رضون کی قصدا ادا کرے اور اگر حقوق عباد سے ہے تو حقدار کو اس کا حق دے
 وہ نہو تو واسکے وار فون کو سپرد کرے یا اس سے معرفت گناہ کی کر کے معاف کرالے اگر یہ
 بھی ممکن نہو تو محتاج مسلمانوں کو حقدار کی طرف سے دیدے یہ بھی نہو تو اپنے اور اسکے لئے
 توبہ و استغفار کرے اللہ تعالیٰ انھیں (و لہو کے کہ ایک تہذیب واسطے مغفرت کے یہ بھی ہے ایسا
 نہو کرے کہ ان سب امور سے باز ہے فقط سیغفر لہا لکھ خاطر جمع ہو جاوے کفار جیسے دوزخ
 میں عذاب رہیں گے مسلمان گناہ گار دوزخ میں گئے تو انجام کو جلد یا دیر میں البتہ باہر اگر بہشت میں
 جاویں گے پھر جیسے بہشت میں رہیں گے لیکن اسی شرط سے کہ شرک نہ کیا ہو اور اگر ہو گیا ہو تو اس سے
 توبہ نصوح کی ہو ورنہ کوئی رستہ نجات کا باقی نہیں ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرب بہ و
 یغفر ہا دون ذلک لمن یشاء ریاکاری ہی ایک طرح کا شرک ہوتا ہے عبادت غیر ہی یقیناً
 شرک ہے شرک چوٹی کی چال سے بھی زیادہ تر پہنا ہے حق جلی اذنی علی انواع شرک سے کلا
 اہتمام سمجھا فرض ہے تفصیل اقسام شرک کی تقویۃ الایمان و دین خالص میں لکھی ہے کہ کوئی مسلمان
 ارتکاب گناہ کبیرہ سے کافر نہیں ہوتا ہے نہ ایمان سے باہر نکل جاتا ہے انواع مذاب دوزخ
 جسکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے جیسے سائب پچور تجویر طوق اگ گرم پانی
 زقوم خشکین وغیرہ وہ سب حق ہیں ان اقسام کا ذکر قرآن پاک میں ہی آیا ہے اس طرح انواع
 نعیم جنت جسکی خبر کتاب و سنت میں آئی ہے جیسے کھانا پینا حور قصور وغیرہ وہ بھی سب حق ہیں

بڑی عمدہ نعمت ہشت کی دیدار خدا ہے سلمان اللہ پاک کو ہشت میں بے پردہ دیکھیں گے اس
 بحث سے کچھ حاصل نہیں کہ وہ دیدار حجت و مقابلہ سے ہوگا یا بے کیف رہے مثال ہوگا قال تعالیٰ
 واللہ المثل الاعلیٰ ایمان کہتے ہیں دل سے تصدیق کرنے یا رغبت لانے کو ہمراہ تصدیق زبانی
 کے لکن تصدیق زبانی وقت ضرورت کے ساقط بھی ہو جاتی ہے الامن اکثرہ وقلہ عطف
 بلا لیا محض حضرت کے سب اصحاب عادل تھے اگر کسی سے اتفاقا کوئی گناہ سرزد ہو گیا تھا تو آپ
 ہو کر مغفوب ہو گئے محد و دہو کر پاک صاف ٹھہر گئے واللہ الحمد نصوص متواترہ قرآن و حدیث
 کی صریح صحابہ سے لبریز ہیں قرآن میں آیا ہے کہ وہ باہم محبت و رحمت رکھتے تھے کفار پر سخت و دور
 تھے سو جو کوئی یہ جانے کہ صحابہ آپس میں دشمن اور بے الفت تھے تو وہ منکر ہے قرآن کا اور جس
 سکھوا و پرفصہ آوے اور دلیمن اورن سے کہینہ و بغض رکھتے تو قرآن میں اوپر اعلان کر لیا آیا ہے
 لیغیظ بہم الکفار وہ تو حاملان وحی و اخبار راویان قرآن و آثار تھے صحابہ کا جو کوئی منکر
 ہے اس کو ایمان لانا قرآن و حدیث وغیرہ ایمانیات متواترات پر ممکن نہیں ہے نصوص و صحابہ
 کما جماع سے یہ بات ثابت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل صحابہ تھے پھر عمر فاروق سار
 اصحاب نے ابو بکر کو بہتر سمجھا اورن کی بیعت کی تھی پھر ان کے اشارہ سے عمر کو خلیفہ کیا تا سب نے
 افضلیت عمر پر اجماع کیا ہے بعد عمر کے تین روز تک باہم صحابہ کے مشورہ رہا کہ کس کو خلیفہ کریں
 آخر عثمان کو افضل جان کر ان کی خلافت پر اجماع کیا بیعت بجالائے بعد عثمان کے سارے مہاجرین
 و انصار نے جو مدینہ منورہ میں موجود تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی جس کی شخص نے
 علی مرتضیٰ سے جگڑا اڑھایا لڑا پڑا وہ غلطی ہے لکن صحابہ کے ساتھ ہر گمان ہونا نہ چاہئے ان کے
 جگڑے تصون کو اچھے مطلب پر انوار سے بکھو تو یہ چاہئے کہ ہم ہر ایک صحابی سے عقیدت و محبت
 رکھیں والا بدمنہ میں بعد اس سارے بیان کے اولیٰ سے تا آخر یہ کہا ہے کہ یہ عقائد ہیں
 بل حق کے انتہی اس ترجمہ میں چند فقرات مناسب ہر مقام پر زیادہ ہو گئے ہیں باقی بعینہ ترجمہ
 اصل عبارت کا جو کل مضامین کی گردآوری و برسی طریقہ عمل سنت و جماعت پر رسالہ فقہ الباقی میں لکھی ہے

اما بعد روز چہارشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ کو دربار پیرانہ چرخان سپاہیوں کے لڑنے پر رسالہ مختصر
 لکھا کہ وہ بعد مکتب نشینی دار و دعوائی کے اس کو پڑھنے کے گانا اشار اللہ تعالیٰ اس رسالہ
 میں بیان احوال موت اور احوال انوات کا قبور میں لکھا گیا ہے قضیۃ المقدور علی
 فقہۃ المقبولہ نام رکھا گیا ہے یہ سارا بیان بھی ترجمہ ہے رسالہ قاضی شہار اللہ شتونی
 ۱۲۸۵ھ کا جس کو انہوں نے کتاب شرح الصدور شرح جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے
 اخذ کیا ہے مکرم و مبین بعض مضامین کی اصل رسالہ پر جستہ جستہ کی گئی ہے باقی ترجمہ جو ن کا تو ن
 ہے کتب سنت میں آیا ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم کی یہ عادت تھی کہ جب اوئیں کوئی بچہ پیدا
 ہو کر بولنے لگتا تو سارے احکام اسلام سے پہلے اس کو یہی سوال جواب منکر نکیر کا سماتے تھے کہ بچہ
 اگر محمد دراز نہ پاوے تو بعد کلمہ شہادت کے اتنا تو اسے معلوم رہے سبحان اللہ ایک تو وہ لوگ
 تھے ایک اس وقت کے لوگ ہیں کہ بول رہے ہوئے ہیں نہ عقیدہ جانتے ہیں نہ کوئی خصالت جیسہ وہ
 بچہ جانتے ہیں موت کا یا کوڑا یا سوال جواب منکر نکیر کا سمکنا کمالا کمال موت ایک امر ضروری
 ہے ہرگز کسی تدبیر و حیلہ سے نہیں بچتی ہے ایسا نکو نواید سرگم الموت ولو کنتم فی بروج مشقہ

نزلنا ہینا شہار تعلقا	لکذا اللہ نزل و اہل تحال
ینظن للمراء فی الدنیا خلودا	خلود المراء فی الدنیا محال

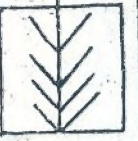
موت کے یاد کرنے میں صد ہا فائدے دین دنیا کے بہن غفلت و دور ہوتی ہے نعمت نعمت
 جرات راحت نظر آنے لگتی ہے نزول برکات ہوتا ہے خون خانہ سے حسن خانہ نصیب ہوتا
 ہے شوق دیدار الہی کا دل سے اڑتا ہے مرنے کے ساتھ ہی جان بندہ مسلمان کی سامنے
 جان آفرین کے جاتی ہے رنج و غصہ دار فانی سے چوٹ کر عیش و آرام جاودانی کو پہنچ جاتی ہے
 ختم اللہ لنا بالحسنی وھا ذلک علیہ بعض یز

باب آغاز موت کا

حسن بصری کہتے ہیں اللہ نے جب آدم کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا زمین کو
گنجائش نہ کرے گی فرمایا میں زمین کو رکھا ہے کہا اب اوکو جینا گوارا ہو گا فرمایا اوکو طول
اے دو گنا سواہ ابن ابی شیبہ صحابہ نے کہا کہ جب اللہ نے آدم کو زمین میں بھیجا فرمایا
ابن الخراب ولد الموت یعنی گربا ویران ہوئے کو جن مرنے کو سواہ احمد

الا یا صاحب القصر الطلع	ستدف عن قریب فی التراب
لہ ملک ینادی کل یوم	لدا والموت وابنوا الخراب
چیت دنیا خا کا دن کہنے ویرانہ	غصہ جالے محنت آبادی طاعت خاند
ہر لینی کے ترک دنیا کے کہنے	سرفرازی کرسد دریا ولے مردانہ

ابن سعد نے کہا حضرت نے ایک خط مربع کینچا پہر ایک اور خط اوکے بچین اور
ایک خط باہر نکلتا ہو کینچا پر کچھ خطوط چوٹے چوٹے طرف اوس خط درمیانی کے کینچا جی
طرف سے جسطرح وہ خط وسط تھا پھر فرمایا یہ انسان ہے یہ اوسکی اہل ہے یعنی موت جو کچھ
کہے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلتا ہو اب یہ اوسکی اہل ہے یعنی امید اور یہ خط طر
اعراض ہیں اگر یہ خط اوس سے چوک گیا تو اوس خط نے نوجا اور اگر وہ خط چوک گیا تو اس
خط نے اوسکو نوچا سواہ البخاری والترمذی صورت اوس مجموع خطوط کی یوں تھی -



اس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے ایک خط یعنی لکیر کینچ کر فرمایا یہ انسان ہے
اوسکے پاس ایک خط اور کینچ کر کہا یہ اوسکی اہل ہے ایک اور خط ورت
اوس سے کینچ کر فرمایا یہ اوسکی امید ہے اس درمیان میں کہ وہ اس حال
پر ہے ناگمان جو خط قریب تر ہے وہ آگیا یعنی موت سواہ البخاری والترمذی ابن عمر کہتے
ہیں حضرت نے میرے دونوں کندھے پر لکیر فرمایا رہ تو دنیا میں جیسے کوئی غریب ہو یا ساغر
ابن عمر کہا کرتے تھے جب تو شام کرے تو منظر صبح کا ست رہ اور جب تو صبح کرے تو منظر شام کا
ست رہ اپنی صحت سے کچھ اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے کچھ اپنی موت کے لئے

یہاں خراجہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ گن اپنی جان کو قبر والوں میں
بریدہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہے اسکی اور اسکی اور دو
لکیر بان اوٹھا کر ہیکلین صحابہ نے کہا اللہ ورسول وانا ترہین فرمایا یہ اجل ہے یہ اہل
اخرجہ الترمذی

بازی خور روزگار بودم بہر عمر	از بخت امید وار بودم بہر عمر
بے مایہ بفکر سودا مانم بہر جا	بے وعدہ درانتظار بودم بہر عمر

حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے قطع عذر کر دیا اللہ نے اوس آدمی سے جسکی موت میں
دیر کی یہاں تک کہ وہ ساٹھ برس کو پہونچا اخرجہ البخاری واللفظ لہ ترمذی کا لفظ یہ
ہے عمر میں میری است کی درمیان ساٹھ سال کے ستر سال تک ہیں اوئیں ایسے لوگ کہ میں جو
ستر برس سے تجاوز کرتے ہیں رزین کا لفظ یوں ہے معتبرک منایا یعنی گرجی ہنگامہ مرگ
درمیان ساٹھ ستر کے ہے اور جسکی ذل میں اللہ نے دیر کی چالیس سال تک تو اوسکے عذر
کو قطع کر دیا

چل سال عمر عزیزت گزشت	مزاج تو از حال طفلی نکشت
اے کہ پنجاہ رفت و در خواہی	مگر این پنج روز وریا ہے

عبداللہ بن عمر و بن العاص کہتے ہیں گزرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ اور
میں ٹہی گاتا تھا ایک دیوار کو جو زرنگ کی تھی کہا اے عبداللہ یہ کیا ہے میں نے کہا اس دیوار
کو دست کرتا ہوں فرمایا لا اھل القبر من ذلک دوسری روایت میں یہ ہے ہا ارمی
لا اھل الا عجل من ذلک یعنی موت اس سے ہی زیادہ شتاب تو آسان تر ہے سواہ
ابوداؤد والترمذی اس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سارا نفقہ و صرفہ اللہ کی راہ میں ہر
مگر بنیاد کہ او میں کچھ خیر نہیں ہے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ فقہ انصاری میں جیسے
ایک اور پختہ اپنا یا تھا مرفوعاً یہ ہے اما ان کل بناء و بال علی صاحبہ الاما لا اھلا

یعنی مالابہ مند سواہ ابو حوہ یعنی سن کر کہ وہ ہر بنیاد و بال ہے صاحب بنیاد پر مگر جہد
کہ ضروری ہے حدیث تیس بن ابی حازم میں خواب بن الارث سے آیا ہے سلمان ابراہیم
ہے ہر شے میں جسکو نچ کرنا ہے مگر وہ شے جسکو اس میں ملتا ہے اخراجہ الشیخان تعلیم
ہو کہ جو مال عمارت میں صرف ہوتا ہے اسکا کچھ اجر نزدیکی اللہ کے نہیں ہے ہر جو حاجت
سے زیادہ بنایا ہے وہ آخرت میں وبال ہوگا اللہ عزوجل

کار و نیا کے تمام ذکر د ہر چیز گیر بد مختصر گیر یہ

باب تمنائے موت کا

ماگنا موت کا کسی رنج و مصیبت کی وجہ سے جائز نہیں ہے صحیحین میں انس سے مرفوعاً آیا ہے
تم آرزو موت کی کسی رنج کے سبب سے نہ کرو اگر ناچار ہو تو یوں کہو اللہم اھلین ما کانت الحیا
خیلانی و توفنی اذا کانت الوفاة غدا لیسیر الوصول میں یہ حدیث انس سے یوں آئی
ہے تمنا کرے کوئی تمنا کی موت کی سبب کسی ضرر کے جو اسکو ہو پنا ہے پھر اگر کرے تو یوں کہے
اللهم اخرجہ من الخساسة مشکوٰۃ میں کہتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے روایت نسائی میں تیس
بن ابی حازم سے آیا ہے کہ میں پاس خواب کے گیا اونہوں نے بیٹھ میں شات داغ لگائے تھے
کہا اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا کہ ہم موت مانگیں تو میں موت مانگتا
فمنی میں تمنائے موت سے بہت حدیثیں آئی ہیں فرمایا تمنا کرے کوئی تمنا کی موت کی اگر
نیکو کار ہے شاید نیکی زیادہ کرے اور جو بدکار ہے شاید توبہ کرے باز آئے بخاری میں ابو ہریرہ
سے مرفوعاً بطرح آیا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کام مرفوعاً یوں ہے تمنا کرے کوئی شخص تمنا میں
مرنے کی اور نہ دعا مانگے موت کی پہلے اس سے کہ اسکو موت آوے آئے کہ وہ جب مر جاتا ہے تو
اسکی امید منقطع ہو جاتی ہے اور زیادہ نہیں کرتی مومن کو کفر اسکی مگر خیر سواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے
ہیں ایک مرد نے کہا اسے رسول خدا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اسکا عمل نیک ہو

پوچھا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اسکا عمل بد ہو سواہ الترمذی و
والحا کہ یہ حدیث صحیح ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد شہید ہو گیا تھا اسکا بھائی بعد ازاں
کے مرطلو نے خواب میں بہشت کو دیکھا اسکے بھائی کو اس شہید سے آگے پایا اس خواب کو
سے کہا اور تعجب کیا فرمایا جو نیچے مرے کیا اسنے ایک ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھے
ایک سال کی نماز نہیں پڑھی ہے سواہ احمد یعنی یہ کچھ جگہ تعجب کی نہیں ہے ہمسعہ
دین میں اگر خون فتنہ کا ہو تو آرزو موت کی کرنا جائز ہے دعائے نبوی میں آیا ہے واذا
بقوم فتنۃ فاقبضنی الی اللہ غدا مفتون یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں کوئی شخص آرزو موت
کی کرے مگر اسوقت کہ جب یہ اعتماد ہو کہ عمل نیک کر گیا جائے بر مرفوعاً کہتے ہیں تمنا کرے موت
کی ہول مطلع کا سخت ہے بخبر سعادہ کے ایک بات یہ ہے کہ بندہ کی عمر بڑی ہو اللہ اور
انابت و رجوع روزی کرے سواہ احمد مطلع بضم میم و تشدید طار وقع لام اسکو کہتے ہیں
اوپنی جگہ سے نیچے جگہ کی طرف جہانگیر آبرامہ کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے بیٹے ہیکو و غنا کہ
رقت دلائی سعد بن ابی وقاص خوب روئے کہا کاش میں مر جاتا حضرت نے فرمایا اسے سعد
میرے پاس تمنا موت کی کرتا ہے میں باریون ہی فرمایا پھر کہا اسے سعد اگر تو واسطے جنت کے
پیدا کیا گیا ہے تو جنتی عمر تیری دراز ہوگی اور تیرا عمل نیک ہوگا وہ تیرے لئے بہتر ہے سواہ
احمد ف عبادہ بن صامت نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکھتا ہے اللہ کی
ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو اور جو کوئی مکرہ رکھتا ہے اللہ کی ملاقات
کو تو مکرہ رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو عایشہ نے یا کسی ادبلی نے کہا جو موت کو مکرہ
کہتے ہیں فرمایا یہ بات نہیں ہے لکن جب مومن کو موت آتی ہے تو اسکو بشارت دی جاتی ہے
اللہ کے رضوان و کرامت کی تبا کوئی شے اسکو زیادہ محبوب تر نہیں ہوتی اس چیز سے جو
اسکے آگے ہے پس دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور کافر کو جب موت آتی ہے تو بشارت
دیاجاتا ہے اللہ کے عذاب و عقوبت کی تو کوئی شے مکرہ تر نہیں ہوتی اسکو اس چیز سے

جو ان کے اوپر ہے اور کہ وہ رکنا ہے وہ اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو یہ حدیث متفق علیہ ہے ابو قتادہ کہتے تھے کہ حضرت پر ایک جنازہ گذر آیا مہر سترج ہے یا سترج منہ صحتا لے کہا سترج و سترج منہ کیا ہے فرمایا بندہ مومن استراحت و آرام پاتا ہے تکلیف و انداے دنیا سے طرف رحمت خدا کے اور فاجرا آدمی سے بندے اور شہر اور درخت و دروایت راحت پاتے ہیں متفق علیہ شاعر نے کہا ہے

تو چنان زری کہ چو میری بری	چنان گر تو میری بری
حافظ شیرازی کہتے ہیں	
چنان زری کہ اگر خاک رہ شوی گریا	خبر خاطر از رگداز مار سہ
کسی نے کیا خوب کہا ہے	
یاد داری کہ وقت زادن تو	ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زری کہ وقت مردن تو	ہمہ گریان بوند و تو خندان
ولداتک املک یا ابن احم باکیا	والناس حولک یضطکون سر و ترا
فاجہد لنفسک ان تکلون ادا بکلوا	فی یوم موتک ضا حکما صبرا
ف قرآن پاک میں فرمایا ہے ام حسب الذین اجتہدوا السیئات ان یجعلہم کالذین امنوا و عملوا الصالحات سواء محیاهم و ما تمہت ساء ما یحکمون یعنی کیا ان بدکار لوگوں کو یہ خیال ہے کہ ہم ان کو برابر بنیک کام والوں کے کر دینگے برابر ہے جہنما نماؤں کا کیا برا حکم لگاتے ہیں مطلب یہ ہوا کہ بد و ن اور نیکیوں کا فرما کیا سان نہیں ہے بد لوگ بدین یا مرن ان کے جینے کی نہ کچھ خوشی و فائدہ ہے نہ ان کے مرنے سے کچھ رنج و نقصان ہے خوشی تو نیکی لوگوں کے جینے کی چاہئے اور عین کے مرنے کا رنج بھی کرے قوم موسیٰ علیہ السلام کے ستر ہزار فراق جب عذاب الہی سے ہلاک ہو گئے اور موسیٰ نے افسوس کیا تو اللہ نے ان کو فرمایا فلا تأس علی القوم الفاسقین یعنی اپنے کچھ افسوس نہ کر تمہر والوں کے حق میں جو بڑے فاسق نابکار تھے قوم موسیٰ کو	

یہ ارشاد کیا سہرا کہ حاسر الفاسقین یعنی اب ہم مکوننا مستقون کے کہ وہ مکملین کے حدیث جابرین آیا ہے کہ تین دن پہلے وفات سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا تھا نہ مرنے کوئی تمہارا اگر وہ نیک گمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے سوا وہ مسلم معاذین جہل نے کہا حضرت نے فرمایا اگر تم کو تو میں خبر دوں تکو اوس بات کی جو سب سے پہلے اللہ مہنوئے دن مہامت کو کہیے اور جو بات سے پہلے وہ اللہ سے کہیے گمانان فرمایا اللہ ایمان والوں نے کہیے کیا تم میرا ملنا چاہتے تھو کہ میں گمان ارب فرماؤں گا کس لئے وہ کہیں گے ہم امید رکھتے تھے تیری عفو و مغفرت کی اللہ کی دعا واجب ہو گئی میری مغفرت تمہارے لئے سوا اللہ فی شرح السنۃ و ابی نعیم فی الحلیۃ ایمان در میان خون و رجائے ہوتا ہے زندگی میں خون کا غلبہ چاہئے مرنے دم امید تو ہی ہو جاوے حدیث میں آیا ہے اناعند ظنی عبدی ملی مدار خاتمہ کاحسن و سوزن پر ہے اٹھنے لے کہا اے حضرت پاس ایک جوان کے وہ موت میں تھا فرمایا تو آکھو کیا پاتا ہے کہا امید رکھتا ہوں اللہ سے اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے فرمایا جہنم میں ہو نہیں سکتے و نون باتیں دلیں کسی بندہ کے ایسی جگہ میں گرو

سہرا و سوا امید اوسکی اور اسن بختا ہے خوف سے سواہ القمذی و ابی حجابہ و قال القمذی ہذا احدیث غریب ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں بہت یاد کرتے رہو ہا زم لذات یعنی موت کو سواہ القمذی و النسانی و ابی حجابہ موت کے یاد رکھنے سے دنیا کی مصیبتیں سہل و سہل بڑھ جاتی ہیں حرص و طمع عیاشی جاتی رہتی ہے ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے شرکاء اللہ سے خوب کہا ہوتا اللہ سے خوب شرماتے ہیں احمد اللہ فرمایا یہ بات نہیں ہے جو کوئی اللہ سے شرمائے اوسکو چاہئے کہ وہ نگاہ رکھے سر کو اور جو اسے یاد کیا ہے اور نگاہ رکھے بیٹھ کو اور جو اسے جمع کیا ہے اور یاد کرے موت اور بوسیدگی کو جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ ترک کرے زینت دنیا کو جسے یہ کام کیا وہ اللہ سے خوب شرمایا سواہ احمد و القمذی و قال ہذا احدیث غریب ف بیعتی نے شعب الابرار میں ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا طبعی نے

کہا ہے یہ اسلئے کہ موت ایک ذریعہ ہے وصول کا طرف سعادت کبریٰ کے ایک وسیلہ ہے
طرف حصول درجات علیا کے موت مومن کو تعمیر آدمی تک پہنچا دیتی ہے ایک طرف دوسرے
گھر کے لیجاتی ہے اگر چہ ظاہر میں فنا و تحلیل ہے لیکن حقیقت میں ولادت ثانی ہے ایک راہ
بے بہشت کا اگر موت موتی تو جنت کیونکر ملتی تھکتے ہیں عہدہ میوسے کو بعد لفظ کہی غیر ناکہ
میں بھی مستقل ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جو خیر نزدیکی اللہ کے ہے اس تک اسی موت سے پہنچتا
ہوتا ہے جسے اللہ کا دیدار بھی نصیب نہیں ہوتا

بے فکری خود سیر نیست دیدار شما
یسفر رشد خویش را اول خریدار شما
جابر و امام حسین و عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ موت نعمت ہے مومن کی ریحانہ ہے مومن
کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مومن ترابے عرق پیشانی سے سداۃ الترمذی و
ابن ماجہ و النسائی یہ کہنا یہ ہے اس بات سے کہ موت میں سختی ہو تو ہے تاکہ گناہوں
سے صاف ہو جاوے یا درجہ بلند ہوں یا عہدہ مطلب ہے کہ
عبادت میں جد و جد کرتا رہتا ہے ابن سیرین نے کہا عرق میں ایک علامت ہے جو وقت موت
کے ظاہر ہوتی ہے یا عہدہ مراد ہے کہ مومن پر کچھ سختی نہیں ہوتی مگر یہی پسینا نکلنا مانتے سے اللہ
بن خالد کا لفظ مرفوعاً یوں ہے موت ناگمان ایک پرہے غصے کی سداۃ ابو داؤد یعنی یہ
ایک نشانہ ہے اللہ کے غضب کی کہ اسکو آنا چھوڑا کہ وہ آخرت کے لئے کچھ تیار ہی کرتا
نائب ہوتا شاید یہ بات واسطے کافر کے ہے اسلئے کہ یہی نے شعب الایمان میں رزین نے
اپنی کتاب میں یوں روایت کیا ہے اخذہ الاسف للکافر و رحمة للمومن یعنی مرگ مغایر
حق میں کافر کے غضب ہے حق میں مومن کے رحمت ہے واللہ اعلم بوجہ و برکون نے کبھی شوق
لقارضا میں تمنا موت کی بھی کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت وفات شریف کے
فرمایا تھا الحقنی بالرفیق الاعلیٰ یوسف علیہ السلام نے کہا تھا تو فی صملا والحقنی بالصلح
حدیث ابو مالک اشعری میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اللہ دوست کر دے موت کو اسکے لئے

جو کوئی مجھ کو تیرا رسول جانتا ہے سداۃ الطہوانی مولوی روٹم وراتے ہیں
من شوم عربان نرقن اواز خیال

فصل

قرطبی نے کہا حدیث میں آیا ہے کہ بعض انبیاء نے ملک الموت سے کہا کہ تو آنے سے پہلے کسی
کو کیوں نہیں بھیجتا کہ لوگ ہوشیار ہو جاویں اسنے کہا واللہ میرے آنے سے پہلے کسی
بیزین آتی ہیں اور آگاہ کرتی ہیں بیماری بڑیا یا تغیر کان آنکھ کا پیرتہنی اگر مجھے یا نہیں
کرتا ہے اور تاب نہیں ہوتا تو میں وقت مرگ کے بکار کرکدیتا ہوں کہ کیا مجھ سے پہلے رسول
بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہیں آئے اب میں خود رسول و نذیر ہوں میرے
بعد اب کوئی قاصد یا ذرا نیوالا نہیں آوے گا

موسے سفید از اہل آرد پیام
پشت خم از مرگ بگوید سلام
حدیث صحیح میں ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو اللہ نے ساٹھ برس کی
دی اوکے لئے کوئی عذر باقی نہ چھوڑا عبد اللہ بن شجر نے مرفوعاً کہ ا
آدم اور اسکے بیلو میں ننانوے بلائیں مملک میں اگر وہ ملا
بڑا ہے میں پڑا کرتے امیک سداۃ اللہ : زفاں ہذا حدیث غریب

باب پانچمین خاتمہ نیک و بد کے

انس مرفوعاً کہتے ہیں اللہ جس بندے سے ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اس سے
نیک کام کرتا ہے سداۃ الترمذی والحاکم عمر بن جوح کی روایت میں آتا اور زیادہ
آیا ہے یہاں تک کہ ہمایہ اوکے راضی ہوتے ہیں اس سے سداۃ احمد والحاکم معلوم
کہ مرنے سے پہلے کوئی عمل صالح کرنا ہمایہ کو راضی رکھنا موجب خاتمہ خیر کا ہے عایشہ کہتی ہیں

حضرت نے فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ ارادہ نیکی کا کر لے تو ایک سال پہلے مرنے سے فرشتہ
بیجتا ہے کہ وہ اس کا حکم کر دے ایسی توفیق دے کہ وہ بہت اچھے وقت پر مرے سو
جب موت آتی ہے اور بندہ وہ چیز دیکھتا ہے جو اللہ نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہے تو
اوسکی جان ارادہ نکلنے کا کرتی ہے حرص سے اور وہ اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے
اور اللہ اس کا ملنا چاہتا ہے اور جب اللہ کسی بندے سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو ایک
سال پہلے اس کے مرنے سے ایک شیطان کو اس پر مسلط فرما دیتا ہے تاکہ وہ اس کو مرنے دم
تک گرا کرے اور وہ برسے وقت میں مرے سو جب اس کو موت آتی ہے اور جو عذاب
اللہ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے اسے دیکھتا ہے تو جان چڑھتا ہے جان کا ٹھکانا مکر وہ
رکھتا ہے اللہ سے ملنے کو ناخوش جانتا ہے اللہ بھی اس کا ملنا نہیں چاہتا بعض علماء
نے کہا ہے اسباب خاتمہ بد کے چار ہیں ایک سستی کرنا نماز میں دوں سے پینا شراب کا پیسے
ایذا دینا مسلمانوں کو چوتھے نافرمانی کرنا ان باب کی جہہ حدیث اور گزر چکی ہے کہ مومن عرق
پیشانی سے مرتا ہے سواہ الترمذی والحاکم و صحیحین بریدہ حضرت نے فرمایا وقت
کے نیکے اگر تھے سے پسنا بھی اور آنکھوں سے آنسو نکلیں اور پرہیز بینی فراخ ہو جاوے تو
مسئلہ کا لفظ مرفوعہ اترتی ہے اور اگر گلے سے آواز اڑے گلو گرفتہ کی طرح نکلے اور رنگ
اوسپر اللہ کی رحمت سے غضب کی کہ اوس پر جاوے تو یہ اللہ کا عذاب ہے جو اوس پر اترتا ہے
بدل جاوے اور دونوں انہیں برہنہ کر دیتا ہے
سواہ الترمذی عن سلمان الفارسی ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہیں کوئی مسلمان نہیں ہے
جس سے کوئی گناہ نہوا ہو عوض اس کے رنج و سختی دنیا میں ہوتی ہے جو کچھ باقی رہ جاتا ہے
سختی موت کی اس کا بدلہ ہے سواہ البیہقی موت کی سختی مومن و کافر دونوں کو پہنچتی
ہے مومن کے لئے رحمت ہے گناہ کا کفارہ ہے و جب بلند ہوتے ہیں اور کافر کے لئے پہلی سختی
ہے جو اس کو پہنچتی ہے کہ کسی یہی ہوتا ہے کہ کافر پر بسبب بعض اعمال نیک کے وقت مرگ
کے کہ آخر ایام دنیا ہے آسانی کیجاتی ہے جہہ مضمون حدیث ابن مسعود میں نزدیک طبرانی

مرفوعاً آیا ہے وہب و بنوری کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں کیوں دنیا سے اپنے
نکالتا اتنی بات ہے کہ جسکے حق میں رحمت کرنا چاہتا ہوں بعض برگستاہ کے بیماری اور
محببت گم والوں میں اور نیکی معاش و رزق کی کرتا ہوں اس پر بھی اگر کچھ گناہ اس کے باقی
رہ جاتے ہیں تو مرنے رت سختی کرتا ہوں تاکہ گناہوں سے پاک ہو کر مرے جیسا کہ دن
ولادت کے تھا اور اگر اس کے حق میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو عوض ہر نیکی کے صحت بدن
فراخی رزق راحت زندگی و امن دیتا ہوں اگر کچھ حسانت میں سے باقی رہ جاتا ہے تو
موت کو اوس پر آسان کر دیتا ہوں تاکہ ایسا مرے کہ اس کے لئے کوئی نیکی ہی ہو جو اس کو
آگ سے پناہ دے مطلب یہ نہیں کہ سہولت مرگ کافر ناجبر کی اور شدت مرگ مومن صالح
کی کہی بغرض مذکور ہوتی ہے حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے عافیت والے دن قیامت
کے جبکہ اہل بلا کو ثواب ملا دیا جاوے گا یہ تمنا کر نیکی کا کاش اور نیکی کمال دنیا میں مقراضت
کتری جاتی سواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب

نشیء و روحی دل تنگ سازد و اگر خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

ابن ماجہ میں حدیث سے مرفوعاً آیا ہے کہ سلطان کو ہر چیز میں فواب ملتا ہے یہاں تک کہ
اوس سختی میں جو وقت مرگ کے ہوتی ہے و اللہ احمد حسن بصری مرفوعاً کہتے ہیں موت کی سختی
بقدر مین سو ضرب تلوار کے ہوتی ہے سواہ ابن ابی الدنیا نیز علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے
کہ ہزار ضرب تیغ آسان تر مین موت سے اس طرح اس سے مرفوعاً مذکور یک خطیب کے بھی آیا ہے
کہ ان شہید کو الم موت کا نہیں ہوتا ہے مگر شہ کھلانے کے ناخن سے اس کی خطیب قنارہ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے عافیت کہتی ہیں جب کو کسی شخص پر سہولت موت کا رشک نہیں آتا ہے
جبکہ کہ اپنے شدت موت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے سواہ الترمذی
والنسائی و سلف لفظ یہ ہے دیکھائے حضرت کو اور وہ موت میں تھے اس کے پاس ایک بیلا
پانی کا رکھتا تھا و مین ہاتھ ڈال کر چہرہ مبارک پر پیرتے پیرکتے اللہ اعنی علی منکر الموت

اور سکران الموت سراواہ الغمذی فی ابن ماجة

باب آدمی مرتے دم کیا کے آواو کے پاس کیا کہا جا

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے جس شخص مرض میں جا لیں بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا اگر اس بیمار میں مر جاوے گا تو شہید کا ثواب پاوے گا اور اگر تندرست ہو جاوے گا تو اوکے گناہ بخش دئے جاوے گے سراواہ الحاکم مروزی بکر بن عبد اللہ مزی سے راوی ہیں کہ جب کے پاس ملک الموت آیا اور وہ با وضو تھا تو اوکو ثواب شہادت کا دیا تا کہ ہے احمد و حاکم مرفوعاً کہتے ہیں جب کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت میں جاوے گا و سراواہ ابو حازم و حاکم و ابن حبان و ابن ماجہ

رفت نواب و جان کلہ توحید بلب کس ندید است ز کینتی سفر

عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا جو مرد اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ تو داخل ہوگا جنت میں سراواہ مسلم ابو ذر کہتے ہیں میں نے باس حضرت کے گیا آپ ایک سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سوئے تھے پھر دوبارہ گیا جاگ اٹھے تھے فرمایا میں نے کوئی بندہ جو کہ لا الہ الا اللہ پھر اسی کلمہ پر مر جائے مگر مجاہد جنت میں بیٹے کہا گواہی دے گا جو جوری کی ہو فرمایا گوز ناچوری کی ہو جیتے کہا اگر چہ زانی و سارق ہو فرمایا اگر چہ زانی و سارق ہو جیتے کہا گو اوکے زنا کیا ہو یا چوری کی ہے فرمایا مان گواہی دے گا کیا یا چوری کی ہے گرد آلودہ ہونا کہ ابو ذر کی ابو ذر جب اس حدیث کو روایت کرتے تو کہتے وان رحمہم اللہ ابی خضر متفق علیہ مطلب یہ تھیں کہ جس بندہ سے گناہ ہو گیا ہے تو وہ نا امید ہو جب بعد توبہ کے کلمہ کہتا ہو اور گناہ یا سچے دل سے معتقد کلمہ کا ہوگا تو مغفور ہو کر بہشت میں جاوے گا و اللہ احمد زنا چوری کا ذکر خاص کر کر کے کیا کہ گناہ یا حق خدا کا ہے جیسے زنا یا حق عباد کا ہے جیسے چوری معلوم ہوا کہ کل ہر طرح کے گناہوں کو شارب تلبہ مخصوصاً جو توبہ کرے موت اسی کلمہ پر آئے اللہم ارحمنا

امید ہست و مہرگ از لب نواب

برآید استہد ان لا الہ الا اللہ حدیث بخارہ بن حسان ہی اسی کی مؤید ہے حضرت نے فرمایا ہے جسے گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ و اللہ واحد لا شریک لہ وان محمد عبدا و رسولہ وان عیسیٰ عبد و رسولہ و ابن اعنہ و کل منہ القاہر المصباح و روح منہ و الجنة و النار تو داخل کرے گا اوکو اللہ جنت میں اوکا عمل کیسی ہی کیوں نہ ہو متفق علیہ یعنی نیک ہو یا بایست آزار میں جنت و دوزخ کے اقرار ہے قیامت کا کاف ابو سعید راوی ہریرہ ہیں حضرت نے فرمایا ہے تم یاد دلاؤ اپنے مرد و نکولا اللہ لا الہ الا اللہ سراواہ مسلم مروی وہ اس جگہ وہ ہے جو مرتے کو پورا ہے اوکی موت آگئی ہے آم سلم کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جب ہو تو تم پاس پیار یا مردہ کے تو اچھی بات کہو نہ شے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر سراواہ حدیث ابو اوفیٰ میں آیا ہے کہ سانسے حضرت کے ایک لڑکے کو لا الہ الا اللہ یاد دلا یا وہ نہ کہ یعنی بسبب نافرمانی والدین کے پر جب وہ کسی مان راضی ہوئی تو اوکے یہ کلمہ کہا حضرت نے الحدیث الذی انقلد فی من الناس سراواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی شکر ہے خدا کہ اللہ نے میرے سبب اور سکد آگ و دوزخ سے بچا دیا ابن عساکر عبد اللہ مہاری سے راوی ہیں کہ ایک مرد سے کہا لا الہ الا اللہ کہ اوکے کیا میں نہیں کہہ سکتا میں ایسی قوم کے پاس جو جھوٹو حکم کہتے ابوبکر و عمر کو برا کہنے کا انتہی صحابہ پر جسکو غصہ آئے اوپر قرآن میں اطلاق کر کا آیا ہے چکر وہ صحابہ جو افضل صحابہ ہیں اونکا برا کہنے والا اگر ایمان پر نہ رہے تو کبھی جگہ تعجب کی نہیں ہے

و شتام بندہ ہے کہ طاعت باشد طاعت معلوم و ابل طاعت معلوم

حدیث جہاد شہ بن جعفر بن مرفوعاً آیا ہے یاد دلاؤ اپنے مرد و نکولا اللہ لا الہ الا اللہ العظیم الکرم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کہ اسے رسول خدا بلا کر زندہ کوئی کہتا میں تو کیا پھر فرمایا بے خبر ہے سراواہ ابن ماجة

فصل

معتقل بن یسار بن زعماع کہتے ہیں پڑھو سورہ یس اپنے مردوں پر سواۃ احمد وابوداؤد و ابن ماجہ ابوالدرداء کا لفظ یہ ہے کہ جس مردے کے سر پر یسین پڑھی جاتی ہے اللہ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے سواۃ ابن ابی الدنیا والدہلی شعبی نے کہا انصار نزدیکی مردہ کے سورہ بقرہ پڑھا کرتے تھے سواۃ ابن ابی شیبہ جابر بن زید وقت حضوریت کے پڑھنا سورہ مدکار دوست رکھتے تھے اسلئے کہ اس سے موت آسان ہو جاتی ہے لوگ سامنے حضرت کے ایک ساعت پہلے مرنے سے کسی کے یہ دعا پڑھتے تھے اللھم اغفر لفلان بن فلانة وبرد علیہ مضجعه ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحة بعد الموت والحقیۃ بنیہ وقل نفسہ وصعدن روحہ فی ارض الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی حمار ینی فیما الصحۃ واذهب عنا النصب واللغوب پھر حضرت پر درود بھیجتے اور اس دعا کو مکرر پڑھتے رہتے یہاں تک کہ روح بعض جو بے معنی یہ ہوئے کہ اسے اللہ بخشے گئے فلان شخص پسر فلان عورت کو اور اس جگہ پر نام اس آدمی کا لیتے مثلاً یون کہتے کہ اے اللہ بخشہ تو صدیق حسن ابن فلان کو اور شہداء کر دے اسکی خواجگاہ کو اور کشادگی دے اسکی قبر میں اور آرام دے اسکو بعد موت کے اور بلا اسکو اپنے رسول مقبول سے اور کار ساز ہو اسکی ذات کا اور پہنچا اسکی روح کو اور صلحا میں آجرج کر بکھو اور اسکو اس گھر میں جلیں محبت باقی رہتی ہے جتنی ہم اور وہ بہشت میں کیا فراہم ہوں اور دودر کریم سے رنج و شفقت کو حیدر الفاظ اس دعا کے کیا خوب ہیں اگر کوئی مسلمان یاد رکھے اور وقت پر عمل میں لاسو ام سلمہ کہتی ہیں نزدیک متفر کے یون کہنا چاہئے سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین سواۃ ابن ابی شیبہ حضرت نے فرمایا فرشتے نزدیک مردے کے آکر آمین کہتے ہیں او سپر جو کہہ کر دعا میت کے اپنے خون سے نکالتے ہیں پھر فرما اللھم اسفح دہر جنتہ فی المہدی بین واخلفہ

فی عقبہ فی الغابین واغفر لنا ولہ یوم الدین سواۃ الطبرانی معلوم ہوا کہ یہ دعا بھی قبل نکلنے جان کے تھی وہ دعائیں اور میں جو نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں :

باب

ملک الموت اور انکے مددگاروں کا حال کیا ہے

ابن عباس نے کہا جب اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا ملک الموت نے اذن چاہا کہ میں جا کر ابراہیم کو شہادت دوں اذن ہوا اور انہوں نے آکر خوشخبری سنائی ابراہیم نے حمد خدا کی پھر کہا اے ملک الموت تم روح کا فروغ کی کس طرح برقیض کرتے ہو کہ تم نہیں دیکھ سکتے کہ امین دیکھ سکون کا کہا اچھا میری طرف سے منہ پیر و منہ پیر کر جو دیکھا تو ایک کالا آدمی جس کا سر آسان تک ہے نظر ادا اسلئے کہ اسے آگ کے شعلے نکلتے تھے جو بال بدن پر تھا وہ بصورت ایک مرد کے تھا جس کے دامن اور ہر سام سے لپٹ آگ کی نکلتی تھی ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو ملک کو اصلی صورت پر دیکھا کہ اسے ملک الموت اگر کا فر کو کچھ بچ و بلا نہ تو یہی تھا اور دیکھنا اسکو کھانا کرنا ہے پھر کہا بھلا مجھے دکھاؤ کہ روح مومن کی کس طرح نکالتے ہو کہ اچھا منہ پیر و منہ پیر کر جو دیکھا تو ایک جوان نہایت حسین و جمیل و خوشبودار بچہ سفید کپڑے پاکیزہ پہنے ہوئے پایا کہ اسے ملک الموت مسلمان کو اگر مرنے دم کچھ راحت و کرامت نہ تو یہی تھا میری صورت دیکھنا اسکو کان کہے سواۃ ابن ابی الدنیا ابن ابی حاتم زہیر بن محمد سے اور ابن ابی الدنیا کعب احبار سے مرقعاً راوی ہیں کہ حضرت سے پوچھا ملک الموت تو ایک بے گھر لوگ صفوں پر لڑائیوں کی جو مشرق مغرب میں یا در میان لوگوں کے مرنے میں فرمایا اللہ پاک نے ساری دنیا کو واسطے ملک الموت کے کیا جمع کر دیا ہے جس طرح کہ سامنے کسی شخص کے تم میں سے ایک لاشت رکھا ہو تمہارا لفظ یہ ہے کہ ملک الموت کسی انسان کی اجل کو نہیں جانتا جب تک کہ حکم قبض روح کا نہیں ہوتا ہے سواۃ احمد ابن جریر نے کہا ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ فلان شخص کو

فلان وقت قبض کر سواۓ ابی الدنیا مجاہد نے کہا تمام روئے زمین نزدیک ملک الموت کے حالت کی طرح رہے جس جگہ سے چاہتا ہے اور ٹالیتا ہے اس کے پیشکار مزدگار میں جو جان قبض کرتے ہیں ہر اونسے ملک الموت لے لیتا ہے سواۓ ابونعیم ابن عباس کہتے ہیں ہمراہ ملک الموت کے فرشتے رحمت اور عذاب کے رہتے ہیں وہ جان پاک کو قبض کر کے سپرد ملائکہ رحمت کے کر دیتا ہے جان خبیثہ کو نکال کر حوالہ ملائکہ عذاب کے کرتا ہے سواۓ ابو یوسف فی تفسیر وہ فرشتے احوان ملک الموت کہلاتے ہیں روح کو اون سے ملک الموت لے لیتا ہے یہی قول ہے نفعی کا ابن وہیچہ کہا جو فرشتے ہمراہ آدمیوں کے رہتے ہیں وہی او سکی اہل کو کہتے ہیں وہی صبح کو قبض کر کے ملک الموت کو سونپ دیتے ہیں ملک الموت او نکال کر اس سے حارث بن خزیمہ نے کہا حضرت نے ملک الموت کو نزدیک سر ایک مرد انصاری کے دیکھ کر فرمایا اے ملک الموت ہمارے اس دوست کے ساتھ برائی و مہربانی کر کہ یہ مسلمان ہے اس نے کہا تم اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ نرمی و مہربانی کرتا ہوں اور دشمن کو کہو کہ جب میں روح ابن آدم کو قبض کرتا ہوں اور گہ والے رونے لگتے ہیں تو میں دروازہ کھول کر کہتا ہوں کہ اے یہ بات کہتا ہوں اور وہ روح میرے پاس ہوتی ہے کہ اسے رونے والو قسم ہے خدا کی بیٹے اور سپر کچھ ظلم نہیں کیا ہے نہ اس کی موت میں جلدی و شتابی کی ہے نہ جھکو اس کی جان نکالنے میں کوئی گناہ نہیں ہے تم اگر حکم خدا پر راضی رہو گے ثواب پاؤ گے اور اگر ناخوش ہو گے گنہگار ہو گے بیشک جھکو تمہارے پاس ہر آن ہے ہوشیار رہو کوئی گنہگار نہیں ہے اچھا و برا لکن میں او پر متوجہ رہتا ہوں رات دن تاکہ ہر چہوٹے بڑے کو پہچانتا رہوں اون سے بھی زیادہ تر قسم ہے خدا کی اگر میں چاہوں کہ ایک پیشہ کی جان قبض کروں تو نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا اذن نہ دے سواۓ الطبرانی صاحب منہۃ قرآن شریف میں فرمایا ہے وما کان لنفس ان قوۃ الا باذن اللہ لکن اباؤ مہلا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ ملک الموت اوقات نماز میں لوگوں پر توجہ ہوتا ہے جب وقت موت کا آتا ہے تو اس شخص پر جو نماز ہو چکا کی محافظت رکھتا تھا متوجہ ہو کر

شیاطین کو اس شخص سے دور کرتا ہے اور کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتیقن کرتا ہے حدیث ابی امامہ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبض کرنا اور روح کا سپرد ملک الموت کے کیا ہے مگر ارواح شہداء و مجاہدین انکو خود قبض کرتا ہے یعنی جو لوگ دین سے حج و عمرہ کے جہاز سوار ہوتے ہیں اور دریا میں ڈوب کر مر جاتے ہیں انکی روح بلا واسطہ ملک الموت قبض کیجاتی ہے خود اللہ پاک متکفل قبض ہوتا ہے زبہ سعادت

عمر بگشت بحر وحی اگر روز بسین ختم بر دولت دیدار شود باکے نیست

فصل

حدیث مرفوعہ اور سقوف میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب نصف شعبان میں جو لوگ اس سال میں منہ والے ہیں انکے نام لکے جاتے ہیں کوئی شخص نکاح کرتا ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اسکا نام اموات میں ہوتا ہے ملک الموت کو وحی کیجاتی ہے کہ اس سال میں فلان لوگ مر گئے تم انکی روح قبض کر و عقبہ بن عامر کہتے ہیں سب سے پہلے جو آدمی کی موت کو معلوم کر لیتا ہے فرشتہ حافظ اسکا ہے جو عمل اسکا آسمان پر لیجاتا ہے اور رزق اسکا لاتا ہے جبکہ رزق خارج ہوا اور نہ ملا تو جان لیتا ہے کہ وہ مر گیا سواۓ الحاکم فی المستدرک

باب

کیفیت موت مومن و کافر کی کیا ہے

برابرین حازب کہتے ہیں حضرت نے جنازہ پر ایک مرد انصاری کے دو تین بار استغیثوا باللہ من عذاب القبر کفر فرمایا بندہ مومن کے لئے وقت موت کے آسمان سے فرشتے اترتے ہیں خوش رو گیا انکے چہرہ سوچ کی طرح ہیں انکے ہمراہ کفن و خوشبو جنت کا ہوتا ہے اس کے ارد گرد نگاہ ملک جنت ہیں ملک الموت اگر یاس اس کے سر کے بیٹھا ہے کتا ہے اے نفس مطمئن یعنی

فصل

معتقل بن یسار مرزوغا کہتے ہیں پڑ ہو سورہ کس اپنے مردوں پر سواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ جس مردے کے سر پر یسین پڑی جاتی ہے اللہ موت کو اور سزا آسان کر دیتا ہے سواہ ابن ابی الدنیا والدعلی شعی نے کہا انصار نزدیکی مردہ کے سورہ بقرہ پڑھا کرتے تھے سواہ ابن ابی شیبہ جابر بن زید وقت حضوریت کے پڑھنا سورہ رعد کا دوست رکھتے تھے اسلئے کہ اس سے موت آسان ہو جاتی ہے لوگ سامنے حضرت کے ایک ساعت پہلے مرنے سے کہی کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم اغفر لفلان بن فلانة و برود علیہ مضجعه و وضع علیہ فی قبرہ و اعطہ الراحة بعد الموت و الحقہ بنیہ و قول نفسه و صدس روحہ فی ارض الصالحین و اجمع بیننا و بینہ فی حاس یبقی فیہا الصلۃ و اذهب عنا النصب و الغوب پھر حضرت پر درویشیئے اور اس دعا کو مکرر پڑھتے رہتے یہاں تک کہ روح قبض ہو دے معنی یہ ہوئے کہ اے اللہ جنت لے گلو فلان شخص سپر فلان عورت کو اور اس جگہ پر نام اس آدمی کا لیتے مثلاً یون کہتے کہ اے اللہ جنت دے تو صدیق حسن ابن نلاء کو اور شہداء کر دے اسکی خواجگاہ کو اور کشادگی دے اسکی قبر میں اور آرام دے اسکو بعد موت کے اور ملا اسکو اپنے رسول مقبول سے اور کار ساز ہو اسکی ذات کا اور پہنچا اسکی روح کو اور روح صلحا میں آدر جمع کر بکوا اور اسکو اس گھر میں جہنم محبت باقی رہتی ہے یہی ہم اور وہ بہشت میں یکجا فرام ہوں اور در کر ہم سے رنج و شقت کو حید الغافل اس دعا کے کیا خوب ہیں اگر کوئی مسلمان یاد رکھے اور رقت پر عمل میں لاؤا ام سلمہ کہتی ہیں نزدیک متفر کے یون کہنا چاہئے سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین سواہ ابن ابی شیبہ حضرت نے فرمایا فرشتے نزدیک مردے کے آکر آمین کہتے ہیں اور سپر جو کچھ کہہ کر میت کے اپنے ہونہ سے نکالتے ہیں پھر فرمایا اللہم اس فرجہ مر جتہ فی المہدی بین و اخلفہ

فی عقبہ فی القبرین و اغفر لنا ولہ یوم الدین سواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ یہ دعا بھی قبل نکلنے جان کے تھی وہ دعا مین اور مین جو نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں :

باب

ملک الموت اور انکے مددگار و کا حال کیا ہے

ابن عباس نے کہا جب اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا ملک الموت نے اذن چاہا کہ میں جا کر ابراہیم کو شہادت دوں اذن ہوا اور انہوں نے اگر خوشخبری سنائی ابراہیم نے حمد خدا کی پھر کہا اسے ملک الموت تم رواج کا زونکی کس طرح پر قبض کرتے ہو کہا تم نہیں دیکھ سکتے کہا میں دیکھ سکوں گا کہا اچھا میری طرف سے منہ پیر و منہ پیر کر جو دیکھا تو ایک کالا آدمی جس کا سر آسمان تک پہنچ نظر آیا اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے جو بال بدن پر تھا وہ بصورت ایک مرد کے تھا جس کے دھان اور ہر سام سے لپٹ آگ کی کھنٹی تھی ابراہیم علیہ السلام بیوش ہو گئے جبہ فاقہ ہوا تو کالے کو اصلی صورت پر دیکھا کہ اسے ملک الموت اگر کا فر کو کچھ دینے و بلاتو تو یہی تھا اور دیکھا اسکو کھڑا کرتا ہے پھر کہا بھلا مجھے دیکھا تو کہ روح ہوسن کی کس طرح نکالتے ہو کہا اچھا منہ پیر و منہ پیر کر جو دیکھا تو ایک جوان نہایت حسین و جمیل و خوش بودار اچھے سفید کپڑے پاکیزہ پہنے ہوئے پایا کہ اسے ملک الموت سلطان کو اگر مرتے دم کچھ راحت و کراست نہ تو یہی تمہاری صورت دیکھنا اسکو کافی ہے سواہ ابن ابی الدنیا ابن ابی حاتم نے سپر بن محمد سے اور ابن ابی الدنیا کعب احبار سے مرزوغا راوی ہیں کہ حضرت سے پوچھا ملک الموت تو ایک ہے مگر لوگ صفوں میں لڑائیوں کی جو مشرق مغرب میں یاد رسیان لوگوں کے مرنے میں فرمایا اللہ پاک نے ساری دنیا کو واسطے ملک الموت کے یکجا جمع کر دیا ہے جس طرح کہ سامنے کسی شخص کے تم میں سے ایک طاقت رکھا ہو تمہارا لفظ وہ ہے کہ ملک الموت کسی انسان کی اجل کو نہیں جانتا جب تک کہ حکم قبض روح کا نہیں ہوتا ہے سواہ احمد ابن جریر نے کہا ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ فلان شخص کو

آرمیدہ بزرگ خدا کل طرف مغفرت و رضوان خدا کے اس وقت اس کی جان یوں نکلتی ہے جیسے بوند پانی کی مشک سے ٹپک پڑے یعنی باسانی ملک الموت اس کو لے لیتا ہے پلک مارنے میں اس سے وہ فرشتے لے لیتے ہیں جگر اور اس کے بیٹے تھے اور اس کفن و خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اس جان سے عمدہ مشک کی خوشبو آتی ہے پھر اس کو آسمان پر لیجاتے ہیں جس گروہ ملائکہ پر ان کا گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں یہ کیا اچھی روح پاک ہے اور اس کا نام کمال تعظیم سے لیتے ہیں کہ یہ فلان بن فلان ہے یہاں تک کہ آسمان پر پہنچ کر دروازے آسمان کے کھلوے ہیں دروازے کو لکڑیاں کے فرشتے اس روح کی شایعت کرتے ہیں ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک پہنچا دیتے ہیں جب وہ روح ساتویں آسمان پر پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لکھو نام اس میرے بندے کا علیین میں اور لیجاؤ اس کو طرف زمین کے کیونکہ کہنے اس کو زمین سے پیدا کیا ہے زمین میں ہی اس کو پیر و نگاہ پر وہیں سے اس کو نکالوں گا چنانچہ اس کی روح کو لا کر بدن میں داخل کرتے ہیں پھر دوزخ سے اگر اس کو اڑتا ہٹاتے ہیں کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ ہے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے اسلام ہے کہتے ہیں یہ کون شخص تھا جو تمہارے درمیان بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے ہیں تو نے کیونکر جانا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور سپر ایمان لایا اس کی تصدیق کی تب ایک بکار فیو الا آسمان سے پکارنا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا فرش کرو اس کے لئے جنت کو پہنچاؤ اس کو جنت سے کو لو اس کے لئے دروازہ طرف جنت کے پھر اس کو خوشبو اور اچھی ہوا جنت کی آتی رہتی ہے قبر اس کی کشادہ کر دی جاتی ہے جہاں تک کہ اس کی نگاہ جاوے اس کے پاس ایک آدمی خوش رو پاکیزہ لباس خوشبودار اگر کہتا ہے تو خوش رہ رہ اس چیز سے جو اللہ نے میرے لئے آسان کر دی ہے یہ تیرا وہ دن ہے جس کا وعدہ تجھ سے کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے تیری صورت خوشی و خوبی لاتی ہے وہ کہتا ہے میں تیرا اعلیٰ نیک ہوں وہ کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم کر کہ میں پاس اپنے دل وال کے جاؤں اس طرح پاس بندہ کافر کے وقت کر

ملائکہ سیاہ رواتے ہیں صبح یعنی پورناک آتشی آجینی لاتے ہیں اس کی ترجمانہ تک بیٹھتے ہیں ملک الموت آکر نزدیک سر کے بیٹھ کر کتاب نکل اے روح ناباک طرف غضب خدا کے وہ روح بدلا میں متفرق ہو جاتی ہے اس کو کینچہ کا کتاب ہے جس طرح کوئی کسی سچ کو ریشم سے کینچے ملا کھنڈا پل ہر اس کو بائندہ میں ملک الموت کے نہیں جوڑتے یہاں تک کہ اس صبح میں کپٹتے ہیں اور اس جان سے بہت بری جو مردار کیسی نکلتی ہے اس کو آسمان پر لیجاتے ہیں جس جماعت ملائکہ پر گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسی ناباک روح ہے کہتے ہیں فلان بن فلان ہے یا سا برنام جو دنیا میں اس کا تھا وہ لیتے ہیں اس کے لئے دروازے آسمان کے نہیں کھلے حضرت نے یہ ثابت کر ہی لا تقح لھما ابواب السماء اس کو دہان سے نیچے ڈال دیتے ہیں حضرت نے یہ آیت پڑھی فکانھا من السماء فخطفہ الطیر و تھوی بہ الريح فی مکان یحیی وہ روح اس کے بدن میں پہنچ جاتی ہے دوزخ سے اگر اس کو اڑتا ہٹاتے ہیں وہی تیوں سوال اس سے کرتے ہیں وہ ہر بار یہی کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا تب آسمان سے ایک بکار نبوالا بھلا کر کہتا ہے کہ یہ جو ملا ہے اس کے لئے آگ کا فرش کرو آگ کا کپڑا پہناؤ ایک دروازہ طرف دوزخ کے کو لو اس کو دروازے سے گرجی اور ہوا سے زہر آؤ دوزخ کی آتی ہے قبر کو اس پر تنگ کر دیا جاتا ہے پسلیان ہر بیان سینہ کی درہم برہم ہو جاتی ہیں ایک مرد بد شکل بد پارہ بد بودار اگر کہتا ہے تجھ کو بشارت ہو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جس کا وعدہ تجھ سے کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ تیری صورت سے بدی زنا خوشی آتی ہے یہ کہتا ہے میں تیرا اعلیٰ ہوں وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم کر مگر سواہ احمد و ابو طارح و غیرہا بطریق صحیحہ ہا وہ ایک کلمہ ہے جس کو تیرا آدمی کہتا ہے یہ حدیث بالغایم و پیش مشکوٰۃ شریف میں ہی آئی ہے فت اصل رسالہ میں اس جگہ ایک روایت مرفوعہ ترمذی سے بہت طول طویل حال میں کیفیت قبض ارواح اولیاء و اعداء خدا کی لکھی ہے طرف ابوسلمی و ابن ابی الدیاء کی منسوب کی ہے جو کہ اس کی سند پر اطلاع نہیں ہے اس لئے اس کو جوڑ کر حدیث دیگر کا اس جگہ ترجمہ کیا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت نے فرمایا ہے

بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی واپس پرتے ہیں تو وہ آواز دے کر کہے جوتون
 کی سستا ہے روز قیامت اس کے پاس آکر اس کو اٹھا لیتے ہیں کہتے ہیں تو کیا کتاب ہے حق میں
 اس مرد کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہ ہوں اس بات
 کا کہ وہ اللہ کے بندے و رسول ہیں اس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے
 بدل دیا اللہ نے تجھ کو غرض اس کے ٹھکانہ جنت سے وہ دونوں کو دیکھتا ہے ربا منافق و کافر اور اگر
 جب یون کہا جاتا ہے کہ تو اس مرد کے حق میں کیا کتاب ہے تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں وہی
 بات کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اس سے کہتے ہیں کہ حدیث و کتابت یعنی تو نے یہ کچھ کہا نہ کچھ
 پڑ یا پھر ایک آلہ آہنی سے اس کو ایک خنجر ب لگاتے ہیں اس کی جج کو ہر قرب سستا ہے سو
 نقیلین یعنی جن و انس کے متفق علیہ واللفظ للبحار ہی ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے جب کوئی
 تم میں کامر جاتا ہے تو صبح و شام اس کو ٹھکانا اور سکا دیا جاتا ہے اگر ہشتی ہے تو بہشت سے
 اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ سے اسی سے کہتے ہیں یہ ہے ٹھکانا نیز جب تک کہ تجھ کو اللہ دن
 قیامت کے اٹھائے متفق علیہ ایک یون پاس عایشہ کے آئی اس سے ذکر عذاب قبر کیا گیا
 اسے عایشہ اللہ جہنم کو عذاب قبر سے بچا رہے عایشہ نے حضرت سے پوچھا فرمایا بان عذاب قبر کا حق
 ہے عایشہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے حضرت کو نہ کوئی نماز پڑھی ہو مگر اللہ سے پناہ مانگی عذاب قبر
 سے متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے دوزخ سے کالے نیلی آنکھوں
 کہتے ہیں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں وہ دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں کہ توفیق
 میں اس شخص کے کیا کتاب ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اشہد
 ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدا ورسوله وہ دونوں کہتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ تو یہی
 بات کہتا تھا ہر اس کی قبر کو نشادہ کر دیتے ہیں ستر در ستر پہر اس کو روشن کرتے ہیں ہر اس سے
 کہتے ہیں سورہ وہ کتاب ہے میں اپنے گہراؤں کے پاس جا کر خبر کروں کہتے ہیں سوچیے عروہ
 سوچی ہے جس کو نہ جگا دے مگر احب اہل اور کیا تھا کہ اس کو اللہ اس کی خواجگاہ

اور اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو کتاب ہے میں نے سنا لوگو کو کچھ کہتے تھے میں نے بھی ویسا ہی کہا وہ
 کہتے ہیں میں معلوم ہے کہ تو اس طرح کہتا تھا ہر زمین سے کہا جاتا ہے دیکھ لے اس کو وہ
 اس کو دیکھ لیتی ہے پسلیان در ہم بر ہم ہوجاتی ہیں وہ ہمیشہ قبر میں معذب رہتا ہے یہاں تک
 کہ اٹھاوے اس کو اللہ اس کی خواجگاہ سے رواہ الذمذی حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعا آیا
 ہے جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو اس کو قبر میں بٹھاتے ہیں بے فوف و بے فتنہ چہر اس سے کہا جا
 ہے تو کس کام میں تھا وہ کتاب ہے میں اسلام میں تھا کہتے ہیں یہ کون مرد ہے وہ کہتا ہے محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو پہلے سے اس طرف سے اللہ کے کہلی نشانیاں لائے
 تھے ہم نے اونکی تصدیق کی تھی کہتے ہیں تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کسی کو یہ لایق نہیں
 ہے کہ اللہ کو دیکھے تب ایک روزن طرف آگ کے کو لیتے ہیں وہ اوپر دیکھتا ہے کہ بعض
 آگ بعض کو توڑے ڈالتی ہے اس سے کہتے ہیں دیکھ اس کو اللہ نے تجھ کو اس آگ سے بچا دیا
 پھر ایک روزن طرف جنت کے کو لیتے ہیں وہ اس کی خوشی و ہمار کو دیکھتا ہے اس سے کہتے
 ہیں کہ یہ تیری جگہ ہے تو یقین پر تھا یقین پر مرا یقین پر اوٹھ گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور بیٹھا تیر
 مردہ اپنی قبر میں ڈرا ہوا گرفتار فتنہ اس سے کہا جاتا ہے تو کس دین سے میں تھا وہ کہتا ہے
 میں نہیں جانتا کہتے ہیں یہ کون مرد ہے وہ جواب دیتا ہے میں لوگوں کو سنا کچھ کہتے تھے
 میں نے بھی وہی کتاب اس کے لئے ایک روزن طرف جنت کے کو لیتے ہیں وہ جنت کی بہار دیکھتا
 ہے اس سے کہتے ہیں دیکھ اس کو اللہ نے اس کو تجھ سے پہر دیا پھر ایک روزن طرف دوزخ کے
 کو لیتے ہیں وہ دیکھتا ہے کہ ایک آگ دوسری آگ کو توڑے ڈالتی ہے کہتے ہیں یہ تیرا ٹھکانا
 ہے تو شک پر تھا شک ہی پر مر گیا ہی پر اوٹھ گیا انشاء اللہ تعالیٰ رواہ ابن ماجہ و
 قرآن پاک اور حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں احوال مومنین کامل اور احوال
 منافقین اور احوال کفار کا ذکر ہے مگر احوال متوسط فاسقون کا ذکر کتر آیا ہے قیاس کرنے سے
 معلوم ہوتا ہے دو طرح پر ایک یہ کہ مغفرت کے وقت میں سارے صحابہ مومن کامل تھے یا کفار

یا منافق دوسرے یہ کہ احوال متوسطوں کا بہت مختلف ہے بنظر ملت و کثرت جرائم و قوت و
ضعف ایمان کے قرآن پاک میں تین طرح کے آدمی بیان کئے ہیں ایک ظالم نفس دوسرے
مستقیم نفس سابق باخیرات و اول و دوم تو اعلیٰ و اوسط درجے کے ہیں قسم سوم اہل درجے
کے ہیں مگر ان کے لئے بھی امید مغفرت کی ہے بصورت عدم وقوع شرک کے فت ابن عمر نے کہا
ہندہ جب راہ خدا میں مارا جاتا ہے تو اول نظر خون کا جو زمین پر گرنا ہے سارے گناہ اور
بخشتہ جاتے ہیں بہشت کے کپڑا لاکر اسکی جان کو او سین رکھتے ہیں اور ایک جسد ہستی
اور سکو دیتے ہیں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے کہ عید بن حمید بسند صحابہ کرام نے
کہا روح موسیٰ کی جب عرش تک پہنچتی ہے تو نیچے سے عرش کے اوکے لئے رقام نکال کر مقرر
لگا کر رکھ دیتے ہیں یعنی واسطے نجات کے دن قیامت کو علیین کہتے ہیں زیر عرش کو
ان کتاب الابرار علی علیین روح کا ذکر جب آسمان پر لیجاتے ہیں تو آسمان اور سکو قبول نہیں
کرتا ہے زمین پر ڈال دیتے ہیں زمین ہی اور سکو قبول نہیں کرتی ہے ساتوین زمین کے نیچے
گرا کر حسین تک لیجاتے ہیں پھر اس کے لئے رقیہ نکال کر مقرر کر نیچے حد ابلیس کے رکھ دیتے ہیں
وہ جگہ ابلیس کی جہنم واسطے ہے ان کتاب الفجر کر لی ہوئی تاسوس میں کہا ہے جہنم ایک جنگل ہے جہنم
یا زیر زمین ہفت فیزیدین سبز کہتے ہیں نہیں مرنے والی شخص مگر کھائی جاتی ہو اور سکو صورت
مشابہ اس کے ہونے کی اگر اہل ہوس ہے تو صورت اہل ہوس کی اور اگر اہل ذکر ہے تو
تو صورت اہل ذکر کی رواہ ابی الدنیا و ابی ابی شیبہ ابی موسیٰ نے حضرت سے پوچھا
پہچان ہندے کی لوگوں سے کس وقت منقطع ہوتی ہے فرمایا جبکہ ملک الموت اور ملائکہ کو دیکھتا
ہے رواہ ابن ماجہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ اپنے بندے کی جبکہ
کہ جان اور سکی قریب موت کے پہنچے رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ

فصل

روح بیت موسیٰ کی ارواح دیگر مومنین سے ملاقات کرتی ہے ابو ایوب انصاری فرماتے ہیں
روح سلمان کی جب قبض کر لی جاتی ہے تو اہل جنت بندہ گان خدا میں سے اسکی ملاقات کرتے ہیں جلیل
و دنیا میں کسی آیتوالہ سے ملاقات کی جاتی ہے آپس میں کہتے ہیں ذرا اس اپنے بار کو فرصت دو کہ
آرام لے وہ کمال رنج و شدت میں تھا ہر اوس سے پوچھتے ہیں کہ فلان و فلان کیا کرتا ہے جب وہ
یہ کہتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے تو فاسوس کرتے ہیں انا للہ الہم کہتے ہیں پھر یہ کہتے
ہیں کہ اور سکو طرف ہاوی یعنی روزخ کے لپکے رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی جب تو وہ اگر
ہم سے نہیں ملا اگر غشا جاتا تو ہم سے اسکی ملاقات ہوتی تیسرے ہی حضرت نے فرمایا ہے کہ حال
تمہارے اعمال کا تمہارے اقربا و قوم سے جو پہلے مر چکے ہیں کہا جاتا ہے یعنی اوس سے جواب مل
ہے ہن سوا کر عمل نیک ہوئے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ یہ میرا فضل ہے تو یہی
نعمت اور پھر پوری کر اور مارا اور سکو ایسے ہی اعمال پر اور اگر عمل برا ہے تو کہتے ہیں کہ اے اللہ
تو اور سکو تو فی عمل نیک کی دے تاکہ تو اس سے راضی ہو اور قریب کر اور سکو آپ سے ف
ملاقات کرنا مردوں کا جو پہلے مر چکے ہیں اور خوش ہونا اور نکال ملاقات مردہ حال سے اور
استقبال کرنا بیٹے کا جو پہلے مرا ہے باپ کو جس طرح کہ کسی غائب کا استقبال کرتے ہیں احادیث
میں آیا ہے

فصل

ابو سعید خدری نے فرموا کہ ہے کہ مردہ پہچانتا ہے اور سکو جو مردہ کو نکالتا کفن پہناتا اور ٹٹا
تبرین اوتا رہا ہے رواہ احمد و الطبرانی بکر بن عبد اللہ مرنی بلا فرموا فرماتے ہیں جو کچھ
پاس میں ہے کہا جاتا ہے بیت اور سکو جانتا ہے اگر بات کر سکتا تو فوضہ وغیرہ سے منع کرتا رواہ

ابن ابی الدنیا ایک عورت مسجد میں جہاز و دیار کرتی تھی وہ مگر کسی حضرت کو معلوم نہوا جہاں اسکی قبر پر گزرتے تو نماز جنازہ پڑھتی پھر اس سے خطاب کر کے فرمایا تو نے کس عمل کو بہتر پایا لوگوں کے کہا اسے رسول خدا کیا یہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں سنتے ہو پھر کہا اسنے یہ جواب دیا کہ مجھے مسجد کی جہاز و دیار کو بہتر پایا سارا لہ ابو الشیخ اس حدیث کو تئین نے بھی ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اس سوال جواب کا نہیں ہے بلکہ لفظ او نکجا یہ ہے کہ یہ قبر میں ہی ہوئی ہیں تاریکی سے اپنے اہل برا و راستہ اور حکو منور کر دیتا ہے میرے نماز پڑھنے سے اون پر متفق علیہ و لفظہ طویل

مرداے پر تو لطف نبوی کوئی عمل
شمع تنہا فی طلبت کدہ گور نہیں

ف جبکہ ہمارے بکشی مسجد کا یہ امر ہے تو مسجد بنانے کا اجر اور بھی زیادہ ہو گا حدیث عثمان بن آفہ کہ حضرت نے فرمایا میں بنی اللہ مسجد ابی اللہ بیتا فی اللہ متفق علیہ یعنی جس نے بنائی کوئی مسجد اللہ کے لئے بنائیگا اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں اللہ کی تمید سے یہ نکلا کہ اخلاص سے بنائی ہے نہ واسطے فخر و ریاء کے وہ ہی مال حلال سے نہ حرام و شبہ سے ابو ہریرہ کا لفظ ہے جو حضرت نے فرمایا احب بلادی وطن اللہ کے مساجد ہیں انفض بلادی وطن اللہ کے بازار میں سواہ غنیمت یعنی مسجد سے زیادہ کوئی جگہ محبوب نہیں ہے نہ بازار سے زیادہ کوئی جگہ بڑی ہے صحیحین میں ابو سعید سے مروی آیا ہے کہ جب بیت کا جنازہ لیجاتے ہیں اگر نیک ہو کتنا ہے آگے لیجھو اگر نیک نہیں ہے کتنا ہے کمان لئے جاتے ہو سوائے آدمیوں کے سب آدمی آواز سے ہیں تحریر بن خطاب کا لفظ مرنے والوں سے مراد جنازہ پر یہ کہتا ہے اے نعش کے اوٹھاؤ اور بزدل سے نہ کہو دنیا کی زندگی اور وہو کا فکر سے تم سے زمانہ جیسا جمعہ سے کیا ہے جسے جو کچھ چور اور وارثوں کے لئے ہے جزا دینے والا دن قیامت کے جمعہ سے جھگڑے گا کتنا کتنا تم پر ہے ساتھ آتے ہو جھگڑو چور کر چلے جاؤ گے سواہ ابن الدنا

دوستان تا بدریامن اند

وزیر دربار و اعیان داری	توقی آقچه تاش منظم با منی
-------------------------	---------------------------

فصل

ابن مسعود فرموا کرتے ہیں داؤد علیہ السلام نے کہا اے اللہ کیا جزا ہے اور کسی جو ہمراہ جنازہ کے جائے گور تک میری رضا کے لئے قرابا یہ جزا ہے کہ میرے فرشتے اور کسی مشابہت کر نیکیوں فیامت کے اور میں اور کسی صبح پر رحمت کرونگا ہمراہ اور راولی کے سوا وہ ابن عباس کہ حدیث متفق علیہ میں ابو ہریرہ سے فرموا آیا ہے جو گیا ہمراہ کسی جنازہ مسلمان کے ایمان و عقائد کی راہ سے یعنی بامید اجر و از سائتہ رہا اور اسکے نماز پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک وہ پہر تلپے و قیراط اجر لیکر پہر قیراط برابر کوہ احد کے ہے اور جو فقط نماز پڑھ کر پہر آتا ہے قبل دفن ہوئے تو وہ ایک قیراط لیکر پہر تپا ہے آخر عمر لفظ یہ ہے کہ مسلمان کے حق مسلمان پر چہ بین او نہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رجوع سے تو ہمراہ اور اسکے جنازہ کے جائے سوا وہ مسلم علی مرتضیٰ نے کہا ہے جب مسلمان مرجاتا ہے نماز گاہ اور کسی زمین سے اور جگہ محل چڑھنے کی آسمان سے اوپر پروتی ہے سوا وہ ابن ابی حاتم ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ زمین چالیس دن تک روتی ہے شواہد اس اثر کے سلف سے بہت آئے ہیں :

مضی

ابن عمرؓ نے کہا ایک حبشی مدینہ میں مر گیا وہیں دفن ہوا حضرت علیؓ فرمایا جہان سے پیدا ہوا تھا
اوسے جگہ میں گھاڑا گیا مرواہ الطبرانی ابو سعید و ابوالدرداء سے بھی اس طرح آیا ہے ابو ہریرہؓ
کا لفظ یہ ہے کہ نعنیں ہے کوئی نولود مگر زالی جاتی ہے اوس پر خاک اوسکی تربت یعنی نطفہ پر
مرواہ ابونعیم ابن سعد کہتے ہیں فرشتہ مفر سے رحم پر نطفہ کو رحم سے لیکر اسے تیسلی پر لٹک کر
کتا ہے اسے رب یہ مخلوق ہے یا غیر مخلوق یعنی اس سے آدمی پیدا ہو گیا یا نہیں اگر مخلوق ہوا ہے

تو کہتا ہے اے رب اس کا رزق کتنا ہے اسکی جائے اقدام کیا ہے اسکی اجل یعنی عمر کتنی ہے اسکا عمل کیا ہے حکم ہوتا ہے لوح محفوظ میں دیکھ کر دریافت کر لے پھر وہ اس زمین سے جہان وہ دوزخ ہو گا خاک اور لٹا کر لطف میں ملا تا ہے یہ مطلب ہے اس قول کا مہینا خلقنا کھروفا نصید کھرو و مہینا نخر بکھ تارہ انشائی سبحان اللہ ایک گھر کے آدمی متفرق جگہوں میں دفن ہوتے ہیں جو جس جگہ دفن ہوا سمجھو کہ وہ اسی جگہ کی مٹی سے مخلوق ہوا تھا میرے دادا حیدر آباد دکن میں اور میرے والد مرحوم بلدہ قنوج اپنے وطن میں پیدا ہوئے وہیں اپنے محلہ میں مدفون ہیں بڑے بہائی بڑوہ گجرات میں دفن ہیں تھری اللہ اللہ اور خواہر کا بچہ اور ایک میری دختر تھری دیوبال میں مدفون ہیں غفر اللہ لی ولھم و احسن الی والیہم و رکھا جائے کہ اپنا مدفن کہاں ہوتا ہے و مائدہ سری نفس بائی ارحم قوت اپنی آرزو تو یہ ہے کہ موت ملے منظر یاد میں منورہ میں آوے واللہ المستعان

فصل

صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیحا میں دفن نافع دیتا ہے ابو ہریرہ نے حضرت سے روایت کیا ہے کہ دفن کرو تم اپنے مردہ کو قوم صلوات میں ہے شک مردہ اندھا پاتا ہے مسیحا بدیہ سے جس طرح کہ زندہ اپنا پاتا ہے سواہ ابونعیم ابن عساکر نے اسکو علی و ابن مسعود سے بھی روایت کیا ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہیں جب کوئی تم میں مر جاوے تو اسکو اچھا کفن دو اسکی وصیت جاری کرنے میں جلدی کرو قبر گہری کھودو مسیحا بدیہ سے دور رکھو کما اسے رسول خدا کیا مسیحا بدیہ نفع دیتا ہے فرمایا ان سواہ ابونعیم اسکو دیکھی ہے ہی ام سلمہ سے اسطرح روایت کیا ہے عبد اللہ بن نافع مرفی کہتے ہیں ایک مرد مدینہ میں مرا وہیں دفن ہوا کسی نے اسکو دیکھا کہ دوزخی ہے بہت اوسپر غم کیا سات آٹھ دن کے بعد دیکھا کہ وہ بستی ہے پوچھا کیا ہوا کہا میرے پاس ایک مرد صلوات دفن ہوا ہے اسنے اپنے ہاتھیں مسیحا یون کی شفاعت کی انور

ایک میں بھی تھا سواہ ابن ابی الدنیا ظاہر ہے کہ وہ شخص مکتب کا لڑکا ہو گا دینارک و متبع ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں جب کوئی مسلمان مرنے سے ہر بقعہ زمین بچل کر کے آرزو کرتا ہے کہ وہ اس جگہ دفن ہو جب کوئی کافر مرنے سے مقابلہ ہوتا ہے ہر بقعہ خدا سے پناہ مانگتا ہے کہ وہ اس جگہ دفن ہو سواہ ابن مندلا ف جمال موصی ایک ولی تھا و منون نے بڑی کوشش و کوشش سے ایک جگہ اپنے دفن کے لئے ہمسایگی میں پایاں قبر ایک امام الہیت رسالت کے بڑی قیمت دیکر مٹی لی اور یہ وصیت کی کہ اوتھے سنگ حرا پر یہ بیت لکھ دین و کلہم باسط ذراعیہ یا لوصید قبرا پر کچھ لکھنا منع ہے ہمارا مطلب اس حکایت سے اچھلے فقط اتنا ہے کہ بزرگ لوگ واسطے ہمسایگی قبر کسی صالح کے بڑا اہتمام کرتے تھے اسلئے کہ ان اس شخص کی برکت سے اسکو بھی بخش دے واللہ التوفیق آمیر خسرو کی قبر دہلی میں پایاں قبر شیخ نظام الدین اولیا ہے اسطرح جو لوگ مقابر حرمین شریفین میں مدفون ہوتے ہیں وہ خواہی خواہی ہمسایہ صلوات ہو جاتے ہیں اگر چہ موت کہ مدینہ کی ایسی ہے کہ اگر وہاں تنہا قبر ہی ملے تو ہی سب سے پہلے شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے اہل مدینہ کے ہر اہل کے ہوگی پھر درجہ بدرجہ اللہ عزوجل انرا قنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی درجہ قبول کو پوچھو چھٹی شہید بھی ہوئے مدینہ میں پاس حضرت کے قبر ہی بالی اسے رب میری ہی دعا ہے تو اجابت کرے

باب مردہ پر کیا پڑھنا چاہئے اور اسکو کیا تکفین کیا جا

ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے مردہ کو جلد قبر میں پونچھا دو وقت دفن کر نیچے قبر میں نزدیک اس کے سر کے فاتحہ اور نزدیکی پاؤں کے فاتحہ سورہ بقرہ پڑھو سواہ الطبرانی والکلبی وقال الصحیح اللہ موقوف علیہ دوسری روایت میں یون آیا ہے کہ سر کے پاس آیات اول و آخر سورہ بقرہ کی پڑھے تیسرا لفظ یہ ہے کہ اللہ اعلم ہمن الشیطان ومن عذاب القبر

کے علی مرتضیٰ نے کہا یوں کہ بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملتہ رسول اللہ اللہ عبد
 نزل ملک وانت خیر منقول بہ خلف الدینا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما
 خلف فانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار سورۃ البرا انک کالفظ یہ ہے اللہ
 جاف الارض عن جنہ وافتح ابواب السماء لہ ورحہ وابدلہ دارا خیر من دارہ مرد
 ابن ابی شیبہ مجاہد نے کہا یوں کہ اللہ اقصیٰ فی قبرہ وقرہ لہ فیہ والحقہ بنبیہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرض کہ مردہ کے حق میں اس وقت کوئی دعا ہے نہ کرنا چاہئے کوئی
 یہی دعا کیوں نہ ہو جسے بہرہ دعا ہے جو حضرت سے ثابت ہوئی ہو عن بن اللہ کہتے ہیں
 نماز پڑھی حضرت نے ایک جنازہ پڑھنے آپ سے یہ دعا یاد کر لی اللہم اخفہ لہ وارحمہ وعافہ
 واعف عنه واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والتنج والبرد ونفخ من الخلیل
 کما نفخت النوب الابيض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واهلا خیرا من اہلہ
 مردجا خیرا من زوجہ واولاد خیرا من اولادہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وروسی روایت
 میں یوں ہے وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار عرف کہتے ہیں حتیٰ تھیت ان اکون انا
 ذلک المیت سورۃ صلی یعنی اس دعا کو سنکر جھکو یہ تمنا پیدا ہوئی کہ وہ مردہ میں ہی ہو
 اس حدیث کو دیکھ کر مجھ کو کھار کو بھی اس مردہ پر بڑا رشک ہوتا ہے بے اختیار جی چاہتا ہے
 کہ کاش وہ میت میں ہوتا یہ اسلئے کہ اول تو یہ دعا نہایت جامع نافع ہے دوسرے یہ کہ
 خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو زبان مبارک سے پڑھتا تھا تیسرے یہ کہ روایت
 صحیح سے ثابت ہوئی ہے سو ہر چند بھتہ خداوند وہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا کہ میں اس وقت
 میں حاضر حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا اور سامنے آپ کی تہا اور مجھ پر دعا
 پڑھی جاتی لیکن اتنا موقع اب بھی باقی ہے کہ اگر اللہ پاک میری اولاد طینی یا احباب دینی کو
 توفیق بخشے تو میری نماز جنازہ پڑھاؤ کہ اس دعا کو مع سورہ فاتحہ ووعاے اللہم اغفر لہ
 ومیتنا الخ کو پڑھ دین تاکہ اللہ تعالیٰ برکت سے اس دعا کی جھکو بخشے یہ تمنا میں نے

مجھے اس حدیث کے اپنی چند تالیفات میں مکرر کر رکھی ہے اللہم امین ف وانما بن اسخ
 کہتے ہیں حضرت نے ایک مرد مسلمان کے جنازہ پر نماز پڑھی بیٹے سنایوں کہا اللہم ان فلان بن
 فلان فی ذمتک وجہ جوارک ففہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اہل الوفا
 والحق اللہم اخفہ لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم سورۃ ابوطا وہ وابن ماجہ فلان
 بن فلان کی جگہ نام اس شخص کا اور اسکے باپ کا لیا تھا اب اگر کوئی اس دعا کو پڑھے تو وہ بھی
 نام لے شلایوں کہ اللہم ان صدیق بن حسن فی ذمتک الخ اصل رسالہ میں آگے
 حدیث ابوامامہ کی بمقدیمہ تلقین محبت کے مردہ کو روایت طبرانی مکی ہے جسکو ثبت ہی کہتے ہیں
 لیکن اکابر محدثین کے نزدیک اس کے ثبوت و معمول یہ ہونے میں گفتگو ہے اسلئے یہاں ذکر اس کا
 نہیں کیا گیا

باب خفۃ قبر کا

قبر کا مردہ کو تنگ پڑنا دبوچنا ہے اکثر صلحا کہتے ہیں بی ہوتا ہے گوزر سا ہی کیوں نہ ہو تنگ
 کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ سابقین اور اصحاب کبار برابر سے نئے اور
 انکی وفات سے عرش رحمن کا بل گیا تھا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ انکے جنازے کے ہوئے
 تھے انکو بھی ایک ساعت تک خفۃ قبر کا ہوا سورۃ النساء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 جابر کا لفظ یہ ہے کہ مکملے ہم ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعن سعد بن معاذ کی جبکہ
 انکی وفات ہوئی حضرت نے اوپر نماز پڑھی وہ قبر میں رکھے گئے اوپر مٹی برابر کی گئی حضرت
 نے تسبیح تکبیر کہی ہم بھی دیر تک کہتے رہے کسی نے کہا اے رسول خدا آپ نے تسبیح تکبیر کبھی
 فرمایا تنگ ہوئی قبر اس بندہ تنگ پر یا تنگ کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اس کو سورۃ الاحد
 معلوم ہوا کہ جب تک کشادگی نہ ہوئی تب تک حضرت تسبیح تکبیر کرتے رہے اللہم ارحمنا ایک
 روایت میں آیا ہے کہ زینب و رقیہ دختران حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خفۃ

حفظ کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی لغزش ہو گئی ہے جس کا کفار بھی حفظ ٹھیک ہے اسی میں اللہ نے کہا حضرت سے سبب حفظ سعد بن نعاذ کا پوچھا گیا فرمایا پیشاب سے طہارت کرنے میں تقصیر کرتے تھے مرداء البیہقی عایشہ کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا جن سے آپ نے حدیث آواز سنکر و تکریر حفظ تہ کی فرمائی ہے جسکو آرام نہیں فرمایا اور ان کی آواز کان میں مسلمان کے ایسی ہوگی جیسے آنکھ میں سرمہ لگا یا حفظ تہ یوں ہوگا جیسے بیٹا پاس مان کے شکایت و درد سر کی لیجاتا ہے وہ اور سکا سر پر کر نرمی سے دیتی ہے مرداء البیہقی یہ معاملہ غالباً ساتھ ابراہیم حصار کے ہوتا ہوگا نہ ساتھ عامہ گنگارون کے مسلمانوں کو چاہئے کہ ابھی سے بند و بست نجات کا کریں ورنہ پر بزرگ حضرت کے کچھ بات نہ آئیگا ف بعض علماء نے کہا ہے عقوبت گناہ مسلمان کی دس چیزوں سے دور ہو جاتی ہے ایک تو بیکرنا و دوسرے اللہ سے مغفرت مانگنا تیسرے عمل صالح سے کسی سہ کا دور ہو جانا چوتھے دنیا میں کوئی مصیبت آنا یا بخیرین قبر میں حفظ کا ہونا چھٹے دعا کرنا اور مسلمانوں کا دارا و سکی مغفرت کے ساقون بخشنا مسلمانوں کا قنوا اعمال صالحہ کا اوسکو آئینوں اور شہادت کا دن قیامت کو تین شفاعت کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تینوں شامل حال ہونا رحمت ارحم الراحمین کا منتفی اگر یہ امور وہ گناہ کفارہ و ذنوب نہ ہوتے تو سمجھو کہ وہ بڑا بد بخت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے جو کوئی مرض موت میں قتل ہوا اللہ احد پر رسیدگا وہ فتنہ قبر و حفظ قبر سے محفوظ رہیگا قرشتے دن قیامت کو اسے ماتھوں میں تبدیل ضرط سے بچے باز کر کے جنت تک پہنچا دیئے مرداء ابو نعیم فی حلیۃ اس حدیث میں تعداد و قرات کی نہیں آئی ہے کہ سے کم ہلا تین بار تو بصور قلب و اعتقاد صحیح پڑھے واللہ اعلم

باب مردہ کے عمل قبر میں اوسکے حصہ ہوتے ہیں

عطار بن یسار وغیرہ نے کہا ہے مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اعمال اوسکے بصورت انسان

حاضر ہو کر کہتے ہیں میں تیرا عمل ہوں تیرے اپنے گمراہوں اور اولاد اور اپنے قبیلہ کو اور جو کچھ خدا نے تمکو دیا تھا پس پشت چھوڑ دیا تیرے ساتھ قبر میں سوائے یہ کہ کوئی نہ آیا وہ کتاب ہے کہ کاش میں تجھی کو اختیار کر لیتا اہل اولاد و پیر اور سپر جو اللہ نے تمکو دیا تھا جبکہ سوائے تیرے اور کوئی زیر ساتھی نہ دیا مرداء ابن ابی الدنیا یہ قول مومن کا ہوگا جسکے اعمال صالحہ تھے ورنہ اعمال بد سے تو وہ مومن گنہگار نہیں کرے گا حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے حضرت نے فرمایا انسان جب مر جاتا ہے تو عمل اوسکا اوس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جا یا و یا حج جو اوسکے لئے دعا کرے مرداء مسلم مرویہ تجاریہ سے وہ چیز ہے جو راہ خدا میں وقف کی گئی ہے علم سے مردانہ تصنیف دینی ہے یعنی نقلی سمعی جیسے تفسیر و شرح سنت نہ فتون عقلی و حکمت یرانی و دوسری حدیث کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے یوں ہے کہ بخدا اون چیزوں کے جو عمل حسنات مومن سے بعد اوسکے مرنے کے لائق ہوتے ہیں ایک وہ علم ہے جسکو اوسنے سیکھا مصلیٰ یا وہ مرداء صالح ہے جسکو چھوڑ کر دیا گیا تیسرا صحیفہ ہے یعنی قرآن شریف جسکو ورنہ میں دے گیا یا بخیرین چیز یہ ہے جسکو بنا گیا چھٹے سلسلے ہے جو واسطے سافروں کے تیار کی ہے ساقون نہر ہے جسکو جاری کر گیا ہے آئینوں وہ صدقہ ہے جسکو اپنے مال میں سے حالت صحت و حیات میں نکال گیا ہے یہ چیزیں اوسکو بعد موت کے لائق ہوتی ہیں مرداء ابن ماجہ و البیہقی و شعبہ الایمان غرض کہ ایسے ہی اعمال صالحہ باقیہ قبر میں بصورت ایک انسان خوبصورت کے حاضر ہو کر بنشین و صاحب بیت صالح کے ہوتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے اے سوا اور باقیات صالحات کا ذکر ہی احادیث میں آیا ہے جیسے رباط فی سبیل اللہ یعنی حفظ سر خدا سلام نجوم امدار سے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے اسکو ہی رباط دیتے ہیں یہ دونوں عمل بعد موت کے جاری رہتے ہیں انکا جو منقطع نہیں ہوتا اور نکال جانا کسی ایسے طریقہ کا جو لوگ بعد اسکے چلین جیسے زندہ اگر کسی سنت مردہ کا پامنا کسی بدعت مردہ کا اگر کہنا ان کلمات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اور کہہ دیا کہ ان لوگوں کا اور بنا ہوا کسی الے ندی کا اور لگا نادریت میوہ دار کا جسکو چرند پرند کھا دین اور وقت کرنا کسی زمین ملک کا یا کسی مکان کا یا در رسہ وغالغہ کا واسطے مسلمانوں کے چہرہ سب تسوہل باقی دھائی ہوئے انکا اجر بعد موت میت کے قیامت تک قائم دائم جاری ساری رہتا ہے انکے سوا جتنے اعمال حسد ایسے ہوتے ہیں جنکا بقا اور رواج ایک زمانہ و زمانہ تک رہتا ہے وہ ہی اسی حکم میں ہیں مگر تین شرط سے ایک یہ کہ نیت ثابت ہو دوسرے یہ کہ خالص اللہ کے لئے ہوں ناموسی کے واسطے نہ ہوں تیسرے یہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہوں بدعت نہ ہوں رسالہ نہ یا حدیث الایمان میں انکایاں مع دلیل و برہان کے آیا ہے ایسے ہی اعمال مقبول ہو کر بار غار مقبول ہوتے ہیں +

باب قبر کیا بات چیت کرتی ہے عذاب قبر کی خبر دیتا ہے

ابوسعید نے مرفوعاً کہا ہر میت یاد کرتی رہو تم موت کو کہ وہ لذتوں کی توڑ نیوا ہے کوئی دن قبر پر ایسا نہیں آتا کہ وہ یہ بات نہ کہتی ہو کہ میں گم ہوں تنہائی و غربت و خاک و گھبر و کھانکا جب بندہ موت قبر میں دفن ہوتا ہے قبر کتنی ہے مہربانہ لوگ جھپٹتے پھرتے تھے تو اون میں سے زیادہ جھکو و دست نہا اب جو میت تیری والی ہوتی ہوں دیکھ میں تجھ سے کیا سلوک کرتی ہوں پھر وہ قبر میں تک کشادہ ہو جاتی ہے ایک دروازہ درخت بہشت کے کھول دیا جاتا ہے جب کوئی اوس میں کافر و نافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کتنی ہے لاکھ جہاں کا اھلا جو لوگ پھیر چلتے پھرتے تھے تو اون سب میں جھکو دشمن و ستاب جو میں تیری والی کی گئی ہوں تو دیکھ میں کیا کہ میں تجھ سے کیا کرتی ہوں پھر وہ قبر اوپر لٹ جاتی ہے پسلیاں سینگی و درہم برہم ہو جاتی ہیں مردہ پر ستر سناپ مسلط کئے جاتے ہیں اگر ایک سانپ بھی اون میں سے سانس لے تو زمین کچھ بھی پیدا کرے جب تک کہ دنیا باقی رہے وہ سانپ اوسکو کاٹتے اور دستانے میں جب تک کہ حکم حساب کا ہو سواہ اللہ تعالیٰ و قال حسن اس حدیث میں انجام کافر و نافر کا

قبر میں ایک ہی ٹھہرایا ہے یہ دلیل ہے اسباب پر کہ رشتہ فخر کا کفر سے قریب ایمان سے دور ہے فاجر ناسن کماں ہیں ذرا آئین اور اس بشارت عقاب کو غریب زمانہ میں اپنے دل میں اللہ و رسول سے شرمائیں و آخری کا لفظ ابوسعید سے مرفوعاً یوں ہے کہ مسلط کئے جاتے ہیں کافر پر اوسکی قبر میں خانو سے اتر دے جو اوسکو کاٹتے فوجے ہیں جب تک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک اون میں سے ہو تک مارے زمین میں تو نہ اگائے زمین کوئی سبہ اللہ حافظنا یہ نہ سزا ہے کفر کی اللہ جھکو ایمان پر قائم رکھے سیدہ رستہ اسلام پر چلاوے اللہ اعین حدیث اسما رشتہ الی بکر میں مرفوعاً آیا ہے حضرت نے خطبہ میں فرمایا جھکو وحی آئی ہے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبروں + قریب تند و حال کے سواہ النساء جابر کا لفظ مرفوع یوں ہے مردہ جب قبر میں ماما جاتا ہے اوسکو سورج ڈرتا ہوا نظر آتا ہے وہ اوسکو اپنی آنکھیں ملتا ہے کتا ہے جے چوڑ و میں نماز پڑھ لوں سواہ ابن عباس یہ حال اوس مومن کا ہے جو پابند نماز کا ہوتا ہے ورنہ وہی دجال کیسے فتنہ میں پڑتا ہے حضرت نے فرمایا ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنوں میں سے یا ایک غار ہے دوزخ کے غاروں میں سے

باب فتنہ قبر میں

سوال منکر و کفر میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں کواثر کو پہونچی ہیں حدیث برابر بن عازب اوپر گزر چکی ہے مشکوٰۃ شریف میں بھی مروی ہے اوسکے سوا اور بہت حدیثیں مخفی و مطول آئی ہیں سعید بن سبیب نے کہا ہے جب مردہ سے پوچھتے ہیں میں سربلہ تیرا رب کون ہے تو شیطان حاضر ہو کر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں ہوں حکیم ترمذی نے کہا ہے حضرت کا قول اللہم اجرہ عن الشیطان اسی کا مؤید ہے اتنی لکن حدیث برابر بن عازب میں آیا ہے کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے

لا اله الا الله وان محمد رسول الله **یہی مطلب ہے** اس آیت شریفہ کی تفسیر اللہ الذی
 اصحابہ یقولون الثابت فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة دوسری روایت میں حضرت سے یوں
 آیا ہے کہ یہ آیت حق میں عذاب قبر کے ہے مردہ سے کہتے ہیں تیرا کون رب ہے وہ جواب دیتا
 ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں متفق علیہ لفظ میں اللہ
 میں اقرار ہے اللہ کی ربوبیت والوہیت کا انکار ہے انعام لشکر و کفر کا اسلئے کہ رب کے
 قائل تو سارے انسان ہیں کیا مسلمان کیا کافر شرک کفار کا فقط الوہیت خدا میں تمنا زید
 بن ثابت کہتے ہیں حضرت ایک حجر پر باغیچہ میں بنجار کی طرح سے گز رہے ہم ایک ساتھ تھے حجر پر
 قریب تھا کہ ایک گرا دے اتفاقاً وہاں جبہ یا پانچ قرین تھیں فرمایا ان قبر والوں کو کون شخص
 سچا بتا ہے ایک مرد نے کہا میں فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں کہا حالت شرک میں فرمایا یہ سب
 جہنم کی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں دعا کرتا
 اللہ سے کہ نہادے تمکو یہ عذاب قبر جو میں سنتا ہوں پر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا پناہ
 مانگو اللہ کی عذاب نارسے پہننے کا نعوذ بآلہ عذاب النار فرمایا پناہ مانگو اللہ کی
 عذاب قبر سے پہننے کا نعوذ باللہ من عذاب القبر فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فتون سے جو
 ظاہر ہیں اور جو باطن ہیں ہم نے کہا نعوذ باللہ من الفتق ما ظہر منها وما باطن فرمایا
 پناہ مانگو اللہ کی فتنة و محال سے ہم نے کہا نعوذ باللہ من فتنة الدجال سواہ مسلم
 غرض کہ عذاب قبر و فتنة گور کتاب و سنت دونوں سے ثابت ہے یہی مذہب ہے اہل سنت و
 جماعت کا دینیان علم اس عذاب کا انبیاء یا بعض صلحا کو بطور معجزہ یا غرق عادت کے ہو جانا
 ہے باقی لوگ پیغمبر ہیں مگر جب مر گئے تو عین الیقین ہو جاویگا

در پر وہ خاک نفس را بہت بے

انکہ شغوی کہ گوش بر خاک نہی

فصل

کیفیت سوال منکر و کبیر میں اختلاف روایات کا ہے شاید بعض لوگوں سے سوال بعض
 اعتقادات کا بھی کیا جاتا ہے اور بعض سے مجموع عقائد کا یا لاری نے روایت میں تفصلاً
 کیا ہے ذکر بعض پر تبصیر روایات میں آیا ہے کہ ایک مجلس میں تین بار سوال کیا جاتا ہے
 طاؤس نے کہا ہے سات دن تک سوال ہوتا ہے جو شخص دفن نہیں ہوا ہے سولی
 پر کھینچا گیا یا ڈوب گیا یا جل گیا یا کوئی درندہ اوسکو کھا گیا ہے تو وہ بھی ضلعت و سوال
 و عذاب یا ثواب قبر سے بے نصیب نہیں ہے کیونکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے اللہ پاک ہر شے
 پر قادر ہے

فصل

ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ سوال نہیں ہو گا مگر مومن سے یا منافق سے جو منسوب ہے طرف
 اسلام کے سبکدان کا فرما ہر کے قریبی و ابن القیم کہتے ہیں کہ کافر سے بھی سوال ہو گا سیوطی
 نے کہا کہ قول اول صواب ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ احادیث متواترہ
 دلیل ہیں اس بات پر کہ وقت سوال کے روح بدن میں پیر و سجاتی ہے روح کو اس وقت ایک
 طرح کا علاقہ دین سے ہوتا ہے گو بدن متفرق ہو گیا ہو یا جل گیا ہو ایک گروہ نے کہا ہے
 کہ بدن سے بلا روح کے سوال کیا جاتا ہے جہود اس قول کا انکار کرتے ہیں ابن خرم وغیرہ
 نے کہا ہے کہ سوال روح بلا بدن سے ہوتا ہے واللہ اعلم بعض محدثین نے کہا ہے
 کہ فرشتے سوال کے بہت ہیں بعض کا نام منکر ہے اور بعض کا کبیر ہر مردہ کے پاس اور میں
 سے دوسرے آتے ہیں ف شقیق یعنی قدس سرہ نے فرمایا ہے جسے پانچ چیزیں طلب کیں
 پانچ چیزوں میں پائین تر کہ گناہوں کا نماز چاشت میں رخصتی قبر کی نماز تہجد میں جواب
 منکر کبیر کا قرات قرآن میں گزرا بل صراط سے روزہ میں سایہ عرش کا خلوت میں

مرا بیگانی از خلق با حق آشنا کرد است بطبع من بکس کم سافعتن بسیار میسازد

ف انس نے فرمایا کہ اسے جو ست مرتبہ یعنی نشہ میں وہ قبر میں ہی مست داخل ہوتا ہے دوسری روایت یوں ہے کہ ملک الموت منکر و نکیر کو بھی حالت نشہ میں دیکھتا ہے۔
 رواہ الاصبہانی بخوفہ باللہ منہ حدیث میں آیا ہے ہمیشہ پیئے والا شراب کا مانع
 بت پرست کے ہے تہیہ بھی آیا ہے کہ جیسے تم مرنے ہو ویسے ہی مشرہی کے جاؤ گے
 جو میر و قیلا میر جو چیز و مہلا خیر و ہ ف بزازی نے یوں کہا ہے کہ جس جگہ مردہ قرار پاتا ہے وہیں اس سے سوال کیا جاتا ہے اگر درندہ نے کہا لیا ہے تو اس کے شک میں سوال ہوتا ہے
 و علیٰ ذلک القیاس بان اگر نابوت میں رکھ کر نقل کیا گیا ہے تو سوال ہوگا مگر بعد دفن کے
 انتہی لکن نقل کرنا نفس کا بلا کسی ضرورت شدید کے جائز نہیں ہے اللہ نے فرمایا ہے
 و ما تدری نفس بائیں ارضی موت اشارت نفس سے عدم نقل کا استفادہ ہوتا ہے
 واللہ اعلم

باب ۵۰ کون میں جسے نہ سوال ہوتا ہو عذاب قبر کے

کسی نے حضرت سے پوچھا تھا کہ خمید کو قبر میں فتنہ نہیں ہوتا یعنی سوال فرمایا چوکت ملوار کی
 اس کے سر پر کافی ہے فتنہ سے آبرو اب فرمایا کہتے ہیں جو کوئی جنگ کفار میں ثابت قدم رہے گا
 ہاں تک کہ غالب ہو یا مارا جاوے تو اسکو فتنہ قبر کا ہوگا رواہ الطبرانی چند احادیث صحیحہ
 میں آیا ہے کہ مرابطہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے بعض روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دن
 قیامت کے شدید اور تنگ مرابطہ وہ شخص ہے جو رستہ پر آمد کفار کی جو کی پہرہ دیتا ہے بلاد
 اسلام کی نگہبانی کرتا ہے جبکہ وہ اس حالت میں اس جگہ جاتا ہے تو ہمیشہ اسکا عمل جاری
 رہتا ہے اور فرشتے اس عمل مرابطہ کو ہمیشہ اس کے لئے لکھتے رہتے ہیں واللہ اعلم حدیث شریف
 میں اسکو بھی مرابطہ کہا ہے جو ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے کیا
 عجیب ہے کہ وہ بھی جو جہنم کے فتنہ قبر سے بچ جاوے فاضی صاحب قدس سرہ فرماتے

میں احادیث مرابطہ مقتضی ہیں کہ حکم عدم سوال کا ہر شہید میں ہے کچھ مفہوم نہیں ہے ساتھ
 فی المعرکہ کے ہر کس کو جو شخص بعد ایک نماز کے انتظار میں دوسری نماز کے سجدہ میں بیٹھا رہتا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا ہے ذلک اللہ الیہ سواہ اس سے بھی
 نہ کیا جاوے گا واللہ اعلم انتہی احمد شد تعالیٰ کہ قیاس اس خاکسار کا سوائے تجویر فاضلی صاحب
 کے بڑا واللہ اعلم ف ابن مسعود کہتے ہیں جو شخص ہر رات سورہ ملک پڑھتا ہے وہ فتنہ
 سے محفوظ رہتا ہے رواہ ابن جویہ فی تفسیرہ کعب احبار نے توریت سے بھی اسط
 پر نقل کیا ہے حدیث برابر بن عازب میں آیا ہے جو کوئی آدمی الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھ
 وہ عذاب قبر و فتنہ قبر سے بچ جاوے گا اگر کی روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا جو مسلمان
 شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتبہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے رواہ احمد والترمذی
 وغیرہما قرطبی نے کہا جب شہید سے سوال ہوتا تو صدیق سے کہ حال تدر تدر شہید
 ہے بطریق اولیٰ سوال نہ کیا جاوے گا حکیم ترمذی نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ صدیقین
 سوال ہوگا انتہی اسے رب میں اگرچہ کام میں صدیق نہیں ہوں نام میں ہوں لیکن تو جو
 کریم ہے جھکو ایسے دن ایسی حالت میں مار کہ عذاب قبر و فتنہ گور سے بچ جاوے تیری جوار
 واسع کے سامنے اس امر کی کچھ حقیقت و وقعت و مستی نہیں ہے اللہ اعلم جابر کی روایت
 میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی شخص دن جمعہ یا شب جمعہ کو مر گیا وہ عذاب قبر سے محفوظ
 رہے گا اور جب دن قیامت کو آوے گا اور علامت شہد ار کی ہوگی رواہ ابو نعیم دوسری
 روایت میں آیا ہے کہ عذاب قبر و فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا جب خدا سے ملیگا تو اس کو کچھ جوار
 ہوگا قیامت میں اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دیں گے

باب قبرین کی سختی و آسانی ہوگی

عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہو کر اتنا روئے کہ ٹوڑی ہی بیگ گئی کہا حضرت نے فرما

قبر میں منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے جسے اوس سے نجات پائی تو بعد اوس کے آسان تر ہے
اور جسے نجات نہ پائی تو بعد اوس کے سخت تر ہے سواہ الحاکم

خان تبحر منها تبحر من غیر حکیمۃ

ولا فانی الا خالک نا حیا

اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے ہی روایت کیا ہے حدیث غریب بتایا ہے لفظ اور نکاح
ہے کہ عثمان جب کسی قبر پر گھرے ہوتے تو اتنا روئے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی کسی نے کہا تم ذکر
جنت و نار کا کرتے ہو یونین روتے قبر سے روتے ہو تب اونہوں نے کہا حضرت نے فرمایا
پھر کہا یہ ہی فرمایا ہے کہ نہیں دیکھی ہیں کوئی جگہ جو نظر آتی ہے لکن قبر اوس سے اظہر یعنی
سخت گہرا ٹھٹھ کی جگہ ہے براہین عازب کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے
کنارہ پر بیٹھ کر اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی فرمایا اسے ہائیو میرے واسطے مثل اس جگہ کے تیری
کر و سواہ ابن ماجہ ابن مسعود نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ مسافر کے لئے قبر وہاں تک
فراخ کیجاتی ہے جتنا کہ وہ اپنے گھر والوں سے دور ہے سواہ ابن مندہ ابن عمر کا لفظ یہ
ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرنا ہے غیر مولد اپنے میں تو قیاس یعنی اندازہ کیا جاتا ہے
اوس کے سے جاسے قدم تک اوس کے ہر جگہ اوس کے سے سواہ احمد و اللسانی
قابر حاجۃ ابو ہریرہ مدفوعا کہتے ہیں مسلمان اپنی گور میں اندر ایک سبز چمن کے ہوتا ہے
فراخ کیجاتی ہے قبر اوس کی ستر گز اور روشن کیجاتی ہے مثل جو دہویں رات کے چاند کے سواہ
ابن مندہ و سب بن مندہ نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام سے حواریوں کے ایک قبر پر سے ذکر خیر
ہونگی و تاب کی قبر کا آیا عیسیٰ نے کہا تم اس جگہ سے ہی زیادہ ترنگ جگہ میں تھے بیٹھ میں
اؤن کے لکن جب خدانے چاہا جگہ فراخ کر دی سواہ ابن ابی الدنیا یہ مثالی معقول مثل
محسوس کے ہے حاصل یہ کہ کار بر عنایت است باقی بیان جسے قبر کو کفار بزرنگ کیا ہے
وہ وہیں مخلصین نہیں پر فرخ ہی کر سکتا ہے مثل صالح و کار صواب جاسے پس ابن عباس
و انس مدفوعا کہتے ہیں بہت رحیم اللہ بندہ پر اور مدیم ہو تا ہے جس کے وہ قبر میں جاتا ہے اور

لوگ باگ گھر والے اوس سے مستغرق ہو جاتے ہیں سواہ الدانی احمد شد کہ تنالی میں اللہ پاک
باس اپنے بندہ کے ہوتا ہے رحمت کرتا ہے

جہانے مختصر خواہم کہ آسنا

ہمیں جائے من و جائے تو باشد

فصل

و کئی نے علی رضی سے مدفوعا روایت کیا ہے پہلا انصاف آخرت کا قبور میں قبر شریف و زبیل
میں کچھ فرق نہیں کرتی ہے انتہی واقعی جملہ مرنے میں سب لوگ برے چوٹے برابر ہیں لکن
ع چہ برتخت مردن چہ بر و سے خاک ہا اسطرع اندر قبر کے امتیاز بادشاہ کا گدا سے
امیر کا فقیر سے اشرف کا کمینہ سے کچھ نہیں ہوتا وہاں کوئی حسب و نسب کو نہیں دیکھتا وہاں
بڑا شریف و امیر و عالی قدر وہ شخص ہے جس کے عمل چوبین ایمان پر جیاد ہے گو دنیا میں حقیر فقیر
رویل ہو بڑا ذلیل و خوار و زار وہ آدمی ہے جس کے عمل برے ہوں حالت فسق و فجور و اہو
و لعب میں جیاد ہے اگر چہ کیا ہی کچھ دنیا میں نامور بڑے خطاب و القاب کا کیوں نہ ہو

کہ ناز کند فرشتہ بر پاکلی ما

ایمان جو سلامت لب لباب گو رہ بریم

ف جابر بن عبد اللہ نے مدفوعا کہا ہے کہ محمد مسلمان کا یہ ہے کہ جو کوئی شخص میرا اوس کے
جنازہ کے جاوے وہ بخشہ یا جاوے سواہ ابن ابی الدنیا اسطرع بزار و بیہقی نے ہی
ابن عباس سے مدفوعا روایت کیا ہے ابو الشیخ نے سلطان فارسی حاکم بیهقی و کلبی نے ابو ہریرہ
سے حکم ترمذی نے انس سے نقل کیا ہے یہ ثواب ہے شایع جنازہ کا سببان اللہ اللہ کے
ایسے بندے ہی ہیں کہ اوس کے جنازہ کے ساتھ جانے سے جانیوالے کی مغفرت ہوتی ہے اسی
طریق کا وہ جنازہ ہے کہ سہرہ الیس مرد و غیر مشرک نماز پڑھیں اللہ سے اوس کے لئے رحمت
مغفرت مانگیں تو وہ مردہ بخشہ یا جاتا ہے یہ مضمون حدیث ابن عباس من رقعہ عام لفظ

آیا ہے مامن رحیل مسلم ہوتے ہی قوم علی جنازہ نہ اربعون سرجلا لا یشکون باللہ
 فیما لا یشفعہم اللہ فیہ سواہ مسلم عاریتہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہیں مرنے والی شخص
 جس پر ایک امت یعنی گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھتا ہے جسکی تعداد تو کو پہنچ جاوے یہ وہاں
 اوسکے لئے شفاعت کریں مگر اوسکی شفاعت قبول کیا جاتی ہے سواہ مسلم فانس کہتے ہیں
 گزرتے صحابہ ایک جنازہ پر اوسکی شناخت حضرت نے فرمایا واجب ہو گئی ہے ایک دوسرے جنازہ
 پر گزرتے اوسکو بڑا کیا فرمایا واجب ہو گئی عمر نے کہا کیا چیز واجب ہو گئی کہا اس پر تینے شناختی
 اوسکے لئے جنت واجب ہو گئی اسکو تینے بڑا کیا دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں
 متفق حلیہ دوسری روایت میں ہے سو مین گواہ ہیں اللہ کے زمین میں انتہی معلوم ہوا
 کہ نیک لوگوں ایمانداروں کے ہلا یا برکتنے کو بڑا اثر ہے ثواب و عقاب میں اس حدیث
 میں اگرچہ خطاب صحابہ کو تھا مگر دوسری روایت میں لفظ مومنین کا عام آیا ہے شامل ہے
 اہل ایمان کو قیامت تک و شد احمد تیسری روایت میں تعداد وہی آئی ہے عمر نے کہا حضرت نے
 فرمایا ہے جس کسی مسلمان کے لئے چار شخص گواہی خیر کی دیتے ہیں اللہ اوسکو جنت میں داخل
 کرتا ہے چھنے کہا ہلا اگر تین آدمی ہوں فرمایا تین ہی چھنے کہا دو فرمایا دو ہی پھر چھنے ایک
 شخص کا سوال نکلیا سواہ البخاری یہ دو یا تین یا چار شخص ایسے ہوں جو دین دنیا میں
 صاحب اعتبار و ایماندار ہوں ورنہ فساق فجار اپنے مجلس ہم دفع کو اچھا کہتے ہیں اہل دین
 کو بڑا کہتے ہیں شہادت میں عدالت شرط ہے واللہ اعلم

باب قبر کا اجالا اند میرا کس چیز سے ہوتا ہے

حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے کہ یہ قبر میں پر میں تاریکی سے اللہ تعالیٰ اوسکو روشن
 کرتا ہے میری نماز پڑھنے سے اوس پر سواہ مسلم قاضی صاحب فرماتے ہیں احتمال ہے کہ اوس
 یہ ہو کہ جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اوس پر درود پڑھتا ہوں اوسکی قبر روشن ہو جاتی ہے

مگر ظاہر مراد یہ ہے کہ جسکی قبر پر حضرت نے نماز پڑھی وہ قبر منور ہو گئی کیونکہ یہ حدیث ایک
 ہے اوس حدیث طویل کا جو قصہ زین جار و بکش مسجد میں آئی ہے اوسکی قبر پر نماز جنازہ پڑھا
 اس طرح فرمایا تھا سواہ لفظ صلوت سے اسجگہ نماز ہے نہ درود شریف مان فضائل و
 کے بیشتر میں بطیفیل درود منور ہونا قبر کا کچھ دور نہیں ہے حدیث میں آیا ہے اخذ
 ہلاک و یغفر ذنوبک اور بعض بزرگوں نے کہا ہے بہا و بعد ناما و بعد ناما یعنی ہم
 جو کچھ پایا ہے وہ درود ہی کے طفیل و صدقہ ہے یا ہے اللہ و فقہا حدیث اس
 مرفوعا آیا ہے منسا مسجد میں تاریکی ہے قبر میں اللہ تعالیٰ سری بن خلد کہتے ہیں حضرت
 نے ابو ذر سے کہا تو اگر سفر کرنا چاہیگا تو ضرور سامان سفر کا مہیا کر گیا سو سفر راہ آخر
 کیونکہ ہو گا کیا میں تجھ کو آگاہ مکر دن اوس چیز پر جو تجھ کو اوس دن نفع دے کہا یاں
 فرمایا ہے میرے مان باپ قبر نما ہوں فرمایا سخت گرمی میں روزہ رکھنا مفید ہے دن
 کو تاریکی شب میں درو کت نماز پڑھنا مفید ہے وحشت قبر کو سواہ ابن ابی الدنیا

رہین ویدہ شب زندہ داز ختم کر تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

علی رضی مرفوعا کہتے ہیں جو کوئی ہر روز سواہ کے لا اللہ الا اللہ الملک الحق المبین
 اوسکو امن ہو فقر سے اٹھ ہو قبر میں کہلین واسطے اوسکے دروازے بہشت کے سواہ
 ابو نعیم ابن عباس کا لفظ مرفوع یوں ہے جب عالم مرنے سے اللہ اوسکے علم کو صورت دیتا
 ہے وہ قبر میں اوسکا مونس ہوتا ہے قیامت تک زمین کے کیڑے کوڑوں کو اوس سے
 دور کرتا ہے سواہ الداعلی مراد عالم باعمل ہے نہ عامل کتب کتب احبار کہتے ہیں اللہ نے
 موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ علم دین حاصل کر اور لوگوں کو سکھا کہ میں معلم و معلم علم کی قبر
 روشن کروں گا تاکہ اوسکو اسجگہ وحشت نور سواہ احمد و ابن عبد اللہ امام جعفر طارون
 بائیں اپنے باپ سے سلام اللہ علیہ مرفوعا روایت کیا ہے کہ داخل نہیں کرتا کوئی شخص کسی مسلمان
 خوشی کو مگر اللہ اوس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت و توحید کیا کرتا

جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے تو وہ سرور اگر کہتا ہے کہ توبہ بچا تھا ہے یہ کہتا ہے تو کوئی
وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تونے فلان شخص پر داخل کیا تھا آجکے دن میں تیرا حسن
بنو گھا تیری رحمت سے اس حدیث سے رواہ ابو الشیخ وابن ابی الدنیا حدیث ابو کابل میں مرفوعاً
آیا ہے جو کوئی باز کہتا ہے ایداکو لوگوں سے حق ہے اللہ پر کہ باز رکھے اس سے ایداکو قبر
میں رواہ ابن مندہ عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی روشنی کرنا ہے سجدہ و ن میں
روشنی کرنا ہے اللہ اس کی قسم میں اور جو کوئی خوشبو کرنا ہے سجدہ میں داخل کرنا ہے
اللہ خوشبو بہشت کی اسکی قبر میں رواہ ابوالفضل الطوسی

باب قبر میں حساب ہوگا

حذیفہ سے روایت ہے کہ قبر میں حساب ہوگا اور آخرت میں ہی جبکہ حساب قبر میں ہو گیا
اوسے نجات پائی جبکہ حساب دن قیامت پر بارہ معذب ہوا اخرجه التکیم الذہدی
عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حساب نہوگا کسی کا دن قیامت کو پہرہ و چٹا جاسے مسلمان اپنا
عمل قبر میں دیکھ لیتا ہے رواہ احمد اسکا مطلب دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جس سے
حساب میں جگہ نہ کیا گیا وہ معذب ہوگا

باب حال عذاب قبر کا

قبر کا عذاب حق ہے اس باب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ
اعوذ بک من عذاب القبر رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ یہ بھی فرمایا ہے مردوں کو
جب قبر میں عذاب کیا جاتا ہے تو بہائم سے ہیں حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ کافر پر دو سانپ
بیچے جاتے ہیں ایک طرف سے سر کے دوسرا طرف سے پاؤں کے وہ اسکو قیامت تک کھانا کرتے
ہیں رواہ احمد اس باب میں حدیث ابو سعید کی گزر چکی ہے کہ منافق سے سانپ کافر پر مسلط

کہتے جاتے ہیں رواہ احمد و ابویعلیٰ ابن عباس کہتے ہیں حضرت دو قبر پر گزرے فرمایا ان دونوں
کو عذاب ہوتا ہے مگر کسی بڑے امر میں ایک پیشاب سے احتیاط کرتا تھا دوسرا چٹا رہتا تھا ایک
کی بات دوسرے کو پوچھا کیا کرنا تاکہ او میں نافوخی ہو پھر ایک شاخ تر لیکر دو ٹکڑے کر کے ہر ایک
قبر پر رکھ دی پوچھا یہ کیا ہے فرمایا شاید تخفیف ہو اور ان سے جب تک کہ خشک نہوں رواہ
الشیخان ہر وقت و پتہ و شاخ تسبیح خوان آئی ہوتا ہے جب تک کہ سرسبز ہے خشک نہیں ہوا
ہے اسلئے قبر پر گھاس یا درخت لگا دیتے ہیں

بغیر سترہ نبوت کے مزار مرا کہ قبر پوش غریبان میں کیا ہست

لکن یہ ایک واقعہ شخصی تھا بعد اوسکے ہر ایسی صورت کا وقوع حضرت یا اصحاب حضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہوا حضرت نے بیونہ سے کہا تو عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگ بیشک
عذاب قبر سبب نیست اور پیشاب کے ہوتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا و البیہقی اور حدیث میں
یہی ہونا عذاب قبر نیست و چٹا خوری و عدم احتیاط بول سے آیا ہے حدیث ابن مسعود میں آیا
ہے کہ ایک آدمی کو قبر میں چند درہ مارے گئے قبر آگ سے بھگئی جب ہوش آیا کہا جیے کیوں مارا
جواب ملا کہ تو نمازیہ وضو کرتا تھا انہوں نے اسکا لٹھا دی و ابوالشیخ حسن مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی
کسی شخص کو میرے اصحاب سے بد کہے گا اللہ اس پر ایک جانور کو مسلط کر دے گا جو اسکے گوشت کو کاٹے گا
یا اسکو بہاڑ پہاڑ کھا دے گا قیامت تک رواہ ابن ابی الدنیا بترکنتہ والے کہ ہر بین ذرا پنا
انجام یاد رکھیں واثق بن اسحق کا لفظ یہ ہے کہ اگر کوئی قدیمہ مریدہ مر گیا ہو بعد تین دن کے
اوسکی قبر کو دیکھیں تو اسکا مونہ قبلہ سے پرا ہوا پائیں گے رواہ ابن عساکر ابو اسحق قراری
نے کہا ہے ایک مرد نے میرے پاس آکر کہا کہ میں کفن چور میں شیعہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کا
مونہ قبلہ سے برگشتہ ہے اعراض اللہ عنہ صراہ ابن ابی الدنیا ابو اسحق نے یہ تعلق فرمایا
کو لکھا انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو بد خلاق مذہب اہلسنت و جاحک گورے ہیں

کسانیک زین راہ برگشتہ اند

برفتہ و بسلا سرگشتہ اند

محال ست سعدی کہ راہ صفا

توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے جن لوگوں نے ولید بن عبد الملک کو دفن کیا اون میں ایک میں بھی تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں زناؤں کے گردن کھنڈ بندھے ہوئے ہیں جیسے توہم کی اوس بات سے جو مروانی لوگ حق میں علی مرتضیٰ کے کہتے تھے کسی نے عمر بن عبد العزیز سے پوچھا تیرے باپ اور بہائی کو کس نے دفن کیا تھا کہا میرے فلان غلام اناؤ نے اسے کہا جھٹے فلان شخص نے کہا ہے کہ جب بیٹے اونکو قبر میں رکھا کر کہ کفن کی کوئی تو دیکھا کہ اونکے موندہ طرف پشت کے پر گئے ہیں مرواہ ابن ابی الدنیا

باب منقطع ہونا عذاب قبر کا

کفار سے عذاب قبر کا منقطع نہیں ہوتا ہے بعض علمائے کہا ہے کہ دن جمعہ و ماہ رمضان کو منقطع ہو جاتا ہے لیکن یہ قول آیات و احادیث سے مردود ہے ابن قیم نے کہا ہے کہ عذاب کا اور بعض گندگار مسلمانوں کا قبر میں منقطع نہیں ہوتا اور بعض گندگار و کفر عذاب بقدر گناہ کے ہو کر بند ہو جاتا ہے قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ دعا و شفاعت مسلمانوں کی بند ہو جاتی ہے یا قاضی نے کہا روز جمعہ و شب جمعہ کو منقطع ہو جاتا ہے نسفی نے کہا پھر عود نہیں کرتا یعنی ایک جمعہ تک ہوتا ہے اگر ہووے لیکن حدیث دلیل ہے اس پر کہ ایک ہفتہ سے زیادہ بھی عذاب ہوتا ہے چنانچہ حدیث گذشتہ سے حسین رکنا حضرت کا شلغ سبز کو دو قبر پر آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ سے زیادہ کے مدفون تھے حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دن جمعہ کے مرتا ہے عذاب قبر سے بچ جاتا ہے مرواہ ابو یعلیٰ عن انس و ابی ہنی عن عکرمہ بن خالد

باب قبر میں کسکو عذاب نہیں ہوتا

سلیمان بن صرد و خالد بن عرفہ مرفوعا کہتے ہیں جو کوئی دستوں سے مرتا ہے یعنی مرض

اس سال شکم سے اسکو عذاب قبر کا نہیں ہوتا ہے مرواہ الذہبی و ابی ہاجبہ ایسے سبطون کہتے ہیں ابن اسعود و ابن عباس و غیر ہا سے بچند طریق مروی ہے کہ بڑے بڑے کا ہر رات عذاب قبر سے نجات دیتا ہے صحابہ عمد حضرت میں اس سورت کو مانڈ کے عذاب قبر سے منع کرتی ہے حدیث خالد بن معدان میں آیا ہے کہ الم تنزیل السجود کی طرح سے قبر میں لڑتی ہے کہتی ہے اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں ہوں تو تو قبول کرور نہ مجھ کو اپنی کتاب سے نکال ڈال پرتندہ کی طرح مردہ کو اپنے پرورن کے نیچے شفاعت کر کے عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے اس طرح تبارک الملک مرواہ اللہام لفظ یہ ہے کہ حضرت نہ سوتے جب تک کہ یہ دونوں سورتیں نہ پڑھ لیتے مرواہ والد امری و احمد و قال الذہبی ہذا حدیث صحیح و کذا فی مخرج السنن و فی غریب ابن عباس مرفوعا کہتے ہیں جو کوئی شب جمعہ کو بعد مغرب کے دو رکعت نماز اور ہر رکعت میں فاتحہ یکبارہ از لزلت پندرہ بار پڑھ لے گا تو سکرات موت او سپر ہو جائیگی عذاب قبر سے محفوظ رہے گا قیامت کے دن پہل صراط سے آسانی گزر جائے مرواہ الاصبہانی فی الذہبی حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی آیت الکرسی کو بعد ہر نماز کوئی چیز اسکو دخول جنت سے مانع نہوگی مگر موت اس حدیث کو نسائی و ابن حبان مرویہ و وار قطنی نے ابو امامہ سے یہی نقلی سے روایت کیا ہے انتہی

فصل

ابن عمر نے مرفوعا کہا ہے نہیں وحشت ہے لا الہ الا اللہ والون پر نہ مرتے وقت نہ وقت بعثت کے مرواہ الطبرانی و الاصبہانی قاضی صاحب فرماتے ہیں اس حدیث پر رکھا جاوے تو یوں کہا جاوے گا کہ جتنی وحشت کفار کو ہوگی اتنی الہیہ مسلمانوں کو بھی ہوگی مطلق وحشت کی نہیں کر سکتے ہیں بسبب تعارض دیگر احادیث کے جن میں

گنگا ریونیون کا قبر میں آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ مراد اہل اس گھر سے وہ لوگ ہیں جو مشرف بہ فنا
 و بقا ہیں ان کے ساخت سینہ میں سوائے ذات پاک کے کوئی مقصود باقی نہیں رہا ہے کیونکہ
 عبادت کئے ہیں کمال تذلّل کرنے کو سائے مبدود کے اس میں شک نہیں ہے کہ جو غنّے کسی کی مقصود
 ہوئی ہو شخص واسطے حصول اوس مقصود کے کمال درجہ کا تذلّل اختیار کرتا ہے وہی مقصود
 اوس کا مبدود ہو جاتا ہے معنی لا مقصود الا اللہ ولا معبود الا اللہ کے ایک ہی جگہ تک پہنچتے
 ہیں سو جب مقصود مبدود کا سوائے ذات پاک کے کچھ نہ رہا تو بقیہ ناسوی اللہ سے آزاد ہو گیا
 اور شرک خفی سے پاک ہوا اور سکون حالت حیات میں آنس و رغبت خدا سے ہو گا نہ اور کسی سے خلوت
 در انجمن حاصل ہوگی یعنی باوجود یکا بنوہ میں ہے لکن باطن مشغول محبت سے دست بکار و دل پاک
 سر جاں کا تلخ ہوتی ہے کراہیے عن ذکر اللہ ایمان کامل نہیں ہوتا ہے جب تک کہ لوگ
 نزدیک اس کے مثل میگنی اوٹ کے نمون یعنی کسی سے بھی سرور کار نہ کرے تب کہیں بوس کامل ہو سکے
 سو ایسے شخص کو کہ انبوہ اور سکون مانع خلوت نہیں ہے اگرچہ کبھی انبوہ موجب تشویش کا ہوتا ہے
 تنہائی میں بطریق اولیٰ آنس ہو گا پھر اوسکو قبر میں جدائی سے لوگوں کی کیون و شت ہونے لگی بلکہ
 زیادہ تر لذت و آنس ہو گا ایسے لوگ طالب بہشت ہی نہیں ہوتے ہیں مگر ایسے کہ مرضی خدا کی
 ہے اور وہ ان خدا کا دیدار ہو گا لکن ہم لوگ مامور ہیں کہ بہشت کو طلب کریں مویں روم
 فرماتے ہیں ۷

اگر طبع خواہد از من سلطان دین خاک بر فرق قناعت بعد از دین

باب انبیاء اولیاء اپنی قبر میں مشغول ہوتے ہیں تہانماز و ذکر خدا کا اور اوس لذت پاتے ہیں

حدیث انس میں آیا ہے کہ حضرت شب معراج میں قبر موسیٰ علیہ السلام پر گزرتے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز

پڑھتا ہے میں سواہ مسلم دو سر لفظ اس کا مرقعاً یہ ہے کہ انبیاء زندہ ہوتے ہیں اپنی
 قبروں میں نماز پڑھتے ہیں سواہ ابویعلیٰ ابن عباس نے کہا بعض اصحاب حضرت نے ایک
 قبر پر خمیہ لگایا اور نہیں معلوم تھا کہ اس جگہ قبر ہے ناگاہ اوس میں ایک انسان نما جو سورہ ملک
 پڑھتا تھا اوس صحابی نے یہ حال حضرت سے کہا فرمایا یہ صورت مانع ہے نجات ہوئی ہے خدا پر
 سے سواہ الذہندی والحق کہ وہ خیر ہا مانظرین الدین نے کہا ہے اللہ تعالیٰ بعض
 اہل برائی کی تکریم فرماتا ہے اعمال حلال سے اگرچہ اوس عمل کا ثواب اوسکو کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ
 عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے لکن یہ عمل اس کا اسلئے ہے کہ اللہ کی یاد سے غفلت نہ پڑے اور
 جس طرح فرشتے اور بہشت والے ذکر خدا سے نعمت و لذت حاصل کرتے ہیں کیونکہ لفظ ذکر خدا کا
 ساری نعمت و نیا سے بہتر ہے لایزال اگر اللہ لطیف القلوب قاضی صاحب کئے ہیں فیض
 ذکر نعیم جنت سے بھی بہتر ہے پس یہ قول اونکا کہ ثواب نہیں ہوتا یہی ہے عوام کو دیکھو کہ
 سرور و شرف سے لذت حاصل کرتے ہیں لطف اور نعمتات ہیں کیونکہ اوس میں ذکر محبوب کا ہوتا ہے
 خواص جنکا محبوب سوائے خدا سے عز و جل کے کوئی نہیں ہے اونکا خطا و تزلزل ذکر خدا سے ہر
 غیرت انتہائی میں کہنا ہون زمین الدین نے جو نفی ثواب کی بیان کی وہ بطور رسالہ و حکم شرعی کے
 بیان کی ہے اسکا انکار نہیں کیا ہے کہ اوس عمل سے کچھ مزاجی نہیں ملتا جان اگر یہی حرا ثواب
 اوس عمل کا کسی دلیل سے ثابت ہو تو قول اونکا بیجا نہیں سکتا ہے والا فلا خلا فی نے ابن عباس سے
 روایت کیا ہے کہ سلمان کو قبر میں مصحف دیتے ہیں کہ اوسکو پڑھے مگر یہ حدیث ضعیف ہے کچھ
 دور نہیں کہ مراد مصحف سے اس جگہ تلاوت قرآن کی جو نہ نسخہ مصحف واللہ اعلم

فصل

یہ پیر قاضی کہتے ہیں مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اگر کوئی سلطان ایسی حالت میں مرجاتا ہے کہ
 اس نے بعض آوازوں میں ہمراہی سے تلاوت قرآن کی ہو تو اس کا جہنم میں داخل ہونا یقیناً ہے

بہارِ دین سداہ ابن ابی الدنیا حسن و علیہ عوفی سے ہی اس طرح مروی ہے :

فصل

ابن سیرین اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ مردہ کو اجاکفن دیا جاوے اور کہتے تھے کہ وہ باجم اپنے کفن میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں سداہ ابن ابی شیبہ اسکو ابن عدی نے ابو ہریرہ سے عقیلی و طفیلی انس سے ترمذی وغیرہ نے ابی قتادہ سے مروی بھی روایت کیا ہے مگر اچھے کفن سے یہ ہے کہ مال حلال سے موافق سنت کے ہو اور سفید و پاکیزہ ہو نہ بیش قیمت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرانی جا در اپنے کفن کے لئے دی اور کہا ہے ہمیشہ کا سختی زندہ آدمی ہوتا ہے :

باب زیارت قبور کا

حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ نہیں زیارت کرنا کوئی آدمی اپنے بھائی کی قبر کو اور وہاں بیشک سلام کہتا ہے لکن مردہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے سداہ ابن ابی الدنیا اس طرح بیعتی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے ہی مرفوعاً موقوفاً روایت کیا ہے دوسرے لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے قبرستان میں اگر کہا السلام علیکم صر قہ مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکرم لا حقون سداہ مسلم عائشہ نے ہی روایت کیا ہے مگر اتنا زیادہ کہ یہ رحمہم اللہ المستدین منا و المستأخرون بریدہ نے مرفوعاً بعد لفظ لا حقون کے اتنا اور کہا ہے انتم لنا فیہ و نحن لکم تبع نسأل اللہ لنا و لکم العافیۃ سداہ النسائی و ابن ماجہ و سداہ الترمذی عن ابن عباس و الطبرانی عن علی بن ابی حمزہ ابو ہریرہ کہتے ہیں جو کوئی مقابر میں جا کر اللہ سے واسطہ مردون کے مغفرت مانگے اور ان پر رحمت کرے اوس نے گویا نماز اؤ کے چناہ پر پڑھی سداہ ابن ابی الدنیا :

فصل

حدیث بریدہ میں مرفوعاً آیا ہے یعنی منع کیا تھا تمکو زیارت قبور سے سواب تم اونکی زیارت کیا کرو الحدیث سداہ مسلم ابن سعد و کالفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا یعنی منع کیا تھا تمکو زیارت سے قبور اونکی سواب تم اونکی زیارت کرو کہ یہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا میں دلاتی ہے آخرت کو سداہ ابن ماجہ ف زیارت قبور کی تسبیح ہے لکن سفر کرنا واسطے ز کے ثابت نہیں ہوا ہے زیارت سے رقت دل حاصل ہوتی ہے اپنا مرنایا داتا ہے :

یکے گور غریبان شہر سیرے کن | بہین کہ نقش علما چہ باطل آنتا و کست
بڑا فائدہ اس زیارت کا یہ ہے کہ مردہ کے لئے دعا و استغفار کرے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقین میں آتے مردون پر سلام کرتے اونکے لئے مغفرت مانگتے رہا استمداد کرنا اہل قبور سے سو کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے اگرچہ بعض صوفیہ و فقہار اسکے قائل ہیں کہ روح سے فیض حاصل ہوتا ہے لکن یہ اونکا کشف و شہود ہے کچھ حجت شرعی نہیں ہے ادب زیارت یہ ہے کہ طرفہ قبر کے موند کر کے سلام سنون کے قبر کو مسح کرے بوسہ دے کر نہ جھکے اولی روز جمعہ میں زیارت کرنا افضل ہوتا ہے اوس دن مردہ کو اور دنون سے زیادہ ادراک دیا جاتا ہے حال مقصود زیارت قبور سے تذکر آخرت و عاے میت ہے نہ چراغ جلانا چا در ڈالنا بھول چڑھانا مدد چاہنا بعض افعال انہیں بدعت ہیں اور بعض سرحد شرک تک پہنچا دیتے ہیں :

فصل

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے زیارت کی اپنی مان کی قبر کی آپ روکے اور ساتھ والو کو زور لایا یہ فرمایا یعنی اذن چاہا تھا اپنے رب سے کہ میں اوسکے لئے استغفار کروں مجھکو اذن نہ دیا پھر اجازت چاہی زیارت قبر کی اوسکی اجازت دی سو تم زیارت کیا کرو قبر اونکی کہ وہ یاد دلالت

موت کو سراواہ مسلم اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ غیر مسلمان کے لئے استغفار کرنا جائز ہے
اگر جو زیارت ایسے قریب کی جسے اسلام نہیں پایا ہے جائز ہے

فصل

ابن عباس کہتے ہیں حضرت کاگز قبر پر جو او کی طرف منسوب ہے کہ السلام علیکم
یا اهل القبور یغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن پاکا اثر رواہ الذمذی وقال هذا
حدیث حسن غریب بریدہ کالفظ یہ ہے حضرت او کو سکھاتے تھے کہ جب قبرستان میں جائز
یون کہ اگر بن السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکیر
للاحقون نسأل الله لنا ولكم العاقبة رواہ مسلم معلوم ہو کہ مردوں پر سلام کرنا اور
اونکے لئے دعا مانگنا مستحب ہے اب غرض اس دعا کے لوگ اپنی حاجتیں مانگا کرتے ہیں یہ
کو برستی بالکل عکس القضیہ ہے

تو نام کے گور مردان پر برستی

بگور کار مردان گرد رستی

عائشہ کہتی ہیں جب دن پیری رات ہوتی حضرت آخر شب کو طرف بقیع کے جاتے کہتے السلام علیکم
یا اهل القبور صومنین وانا کم ما نؤعدون غدا ائحو جلون وانا ان شاء الله بکیر للاحقون
اللهم اغفر لاهل بقیع القبر خد سراواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے عائشہ کے کہنا میں زیارت
قبر میں کیا کیا کروں فرمایا یون کہ السلام علی اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین و
یوحم الله المستعد من متا والمساخون وانا ان شاء الله بکیر للاحقون رواہ مسلم
اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتوں کو بھی زیارت قبر کی کرنا جائز ہے لیکن مطلب
اس حدیث کا یہ نہیں ہے بلکہ مقصود عائشہ کا یہ تھا کہ زیارت کرنے والے وقت زیارت کے
کیا کہیں دلیل اس مطلب پر حدیث ابو ہریرہ ہے کہ لعنت کی حضرت نے زوارات القبور پر
رواہ احمد والذمذی وابن ماجہ وقال الذمذی هذا الحدیث حسن صحیح بعض اہل علم

یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث قبل رخصت کے زیارت قبور میں تھی جب رخصت دی تو وہیں مرد
عورت سب داخل رہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ رخصت خاص واسطے مردوں کے ہے نہ واسطے
عورتوں کے بعض نے کہا عورتوں کو زیارت کرنا اس لئے مکروہ ہے کہ وہ قلیل الصبر کثیر العجز
ہوتی ہیں یعنی کہیں بے تاب ہو کر قبر کا مسح کریں یا بوسہ لیں یا اور کوئی امر جاہلیت کر بیٹھیں
جیسے اہل بدعت عرس وغیرہ کرنے لگتے ہیں نذر نیاز لاتے ہیں حاجتیں طلب کرتے ہیں یہ لوگ
در حقیقت انسان است بین عقل و دین میں ناقص ہیں اگر احادیث زیارت اور الفاظ دعویٰ
و سلام اہل قبور میں غور کرتے تو سمجھ لیتے کہ اموات محتاج آحیاء ہیں او کی دعا و استغفار کا
استغفار کرتے ہیں آحیاء ہرگز محتاج اموات کے نہیں ہیں قبر خواہ مومن کی ہو یا غیر مومن کی
نیچو زیارت کا یہی ہے کہ موت و بوسیدگی کو یاد کرے آخرت کا وہ بیان کرے مردہ اگر مسلمان
ہے خواہ پیر ہو یا ولی اوسکے لئے دعا ہے مغفرت کرے سلام بھیجے اسکے سوا کوئی نفل و حرکت
مکروہ کہ وہ خالی کرے نہ یا بدعت سے شوگی تہہ مثل مشہور تھی کہ مردہ بدست زندہ اگر
زمانہ پر آشوب ہیں کہ ہر معر و منکر اور ہر منکر معر و منکر ہو گیا ہے زندہ بدست مردہ نظر
آتا ہے انا لله وانا الیہ راجعون

باب روح کہاں رہتی ہے

جائے قرار روح میں روایتیں مختلف آئی ہیں کعب بن مالک فرموا کہتے ہیں روح مسلمانوں
کی ایک پرندہ ہے جو رخت جنت سے کھاتا رہتا ہے جب تک کہ دن قیامت کو طرف اپنے بدن
کے پھرے سراواہ حالک والنساج یسند صحیح اسکو احمد و طبرانی نے بھی ام بانی سے فرموا
روایت کیا ہے ام بشر نے کہا میں نے حضرت کو مسافر مانتے تھے روح مومن کی پرندہ ہے سیر کرتی
اور بہشت میں جہاں چاہے روح کا فری کہیں میں ہے سراواہ ابن عساکر وابن ماجہ
الطبرانی حمزہ بن حبیب کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ روح مومنوں کی پرندہ ہے ہنر میں ہوتی

سیر کرتی ہے بہشت میں جہاں چاہے روحین کا فزون کی محبوس ہیں ہمیں میں سواہ الطبری وغیرہ بعض روایات میں بھی شہداء آیا ہے کہ روح شہیدوں کی ہیٹ میں ہری چڑیا کے ہوتی ہے نہ جنت میں جہاں کہیں چاہے چرتی پھرتی ہے ہر قندیلوں میں جو نیچے عرش کے پیر بسیر کرتی ہے اسکو سلم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابو داؤد و حاکم وغیرہ نے ابن عباس سے بھی شہداء احد میں اور یحییٰ بن خالد ابو سعید خدری سے اس کے راوی ہیں و سواہ ہذا بن مسعود بن ابی سعید بخاری انس کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو ہیٹ میں سفید پرندوں کے عرش کی قندیلوں میں لٹکایا ہے سواہ ابوالشیخ و مسالک لفظ انس کا مرفوعاً یہ ہے کہ حضرت نے حق حارث بن سراقہ میں جبکہ وہ شہید ہوئے فرمایا ہے کہ وہ فزون اعلیٰ میں ہیں سواہ البخاری اسطرح کی حدیثیں حق میں شہیدوں کے بہت آئی ہیں لیکن یہ حدیثیں دلیل اسباب پر نہیں ہیں کہ سوائے شہیدوں کے اور کوئی شخص اس تہ کو نہیں پہنچتا ہے کیونکہ انبیاء و صدیقین افضل ہیں شہداء سے اگلی حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ ارواح مومنین کی بہشت میں رہتی ہیں اور نہیں کچھ تخصیص شہداء کی نہیں ہے و دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہوتے ہیں جو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اولاد مومنوں کی ایک پہاڑ پر اندر بہشت کے پرورش پاتی ہے ابراہیم و سارہ علیہما السلام انکی تربیت کرتے ہیں دن قیامت کو اللہ انہیں ان کے آباء کو ہمیر دیگا سواہ احمد و الحاکم و ابوداؤد و غیرہم خالد بن معدان نے کہا ہے شجرہ طوبی سے دودھ پیتے ہیں کھولنے مرفوعاً کہا ہے ذریت مومنین کی بنجر طریوں میں بہشت کے اندر ہوتی ہے سواہ سعید بن منصور مگر یہ حدیث مرسل ہے و جب اطفال مسلمانوں کے بتبعیت ماں باپوں کے ملحق بمسلمین ٹہرے اور بہشت میں رہے تو کبار مسلمین جو کہ صلاح و تقویٰ سے آراستہ ہیں بطریق اولیٰ بہشت میں جاویں گے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ روحین مومنوں کی بہشت میں ہوگی روحین کا فزون کی دونوں میں ہوگی لیکن قرآن و حدیث میں غالباً ذکر مومنین

دکفار کا آیا ہے سواہ مومنین سے کامل الایمان لوگ ہیں گنہگار مسلمانوں کا ذکر مقابلہ کرتا میں نہیں آیا ہے اس سبب سے عمل ان حدیثوں کا مومنین کا ملین پر کرنا چاہئے وہ چار گروہ ہیں ایک پیغمبر و دوسرے صدیق تیسرے شہید چوتھے صالح مرفوعاً صلوات اللہ علیہم اجمعین جس کے دل شغل یا سواہ اللہ سے پاک صاف ہیں لائق تجلیات الہی ہو گئے ہیں

شہر و کسب ہمارا دل ہے	ترش وہ ہے یہ تری منزل ہے
-----------------------	--------------------------

حضرت نے فرمایا ہے ولین بنی آدم کے ایک نصف ہے یعنی مکرر گوشت کا جب وہ درست ہوگا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سب کو وہ مکرر دل ہے سواہ لفظ کے نفوس صفات روئید سے پاک ہوا سے باطل سے صاف ہو کر طہر ہو مزیات خدا ہو جاتے ہیں اللہ کے اونکے حق میں فرمایا ہے یا ایہا النفس الطمئنة ارجعی الی ربک سراضیة مہدیة فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جب مقام طائف میں اندر قبر کے اوتارا ایک آواز سنی وہ یہی آیت تھی جسکو کسی نے غیب سے پکار کر پڑھا تھا اللہ عارف ان چاروں گروہ کے سوا اور جس کو سیکو خدا چاہے ان بزرگوں سے ملاوے جس طرح فرمایا ہے ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انزلنا علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک سرفقا خلفاء اربعہ میں ایک صدیق تھے تین شہید باقی صحابہ صلوات اللہ علیہم اجمعین چہر سارے مومنین متبعین متخلصین کامل الایمان والعمل ملحق ہیں ساتھ انہیں صلوات اللہ علیہم اجمعین انشاء اللہ تعالیٰ اسے اللہ میں اگرچہ صالح نہیں ہیں لیکن صلوات اللہ علیہم اجمعین سے دوسرے ہوں تو مجھ کو بھی تو رفیق صلاح و فلاح کی بخش

احب الصالحین ولست منهم	لعل الله یرزقنی صلاحاً
گرچہ از نیکان نیم خود را بنیکان بستم ام	در بہار آفرینش رشتہ گلہ بستم ام

بعض ائمہ دین سے معلوم ہوتا ہے کہ مقرر اول شہداء باہر ہے بہشت سے ابن عباس نے فرمایا کہ روحین شہیدوں کی دروازہ بہشت پر ایک قبہ بزرگ میں رہتی ہیں صبر و شام

اونکے پاس جنت سے رزق آتا ہے سواۃ احمد والطبرانی وابن ابی شیبہ بسند حسن
آتی بن کعب کہتے ہیں شہید بنون میں ہیں نزدیک بہشت کے اونکے پاس چھلی گاؤ باجم ملا کر کرتی
ہیں شہدار اونے کیلئے ہیں پر جب چاہتے ہیں تو ایک شے دوسری شے کو مار ڈالتی ہے یہ اونکو
کھاتی لذت پاتی ہیں ہر چیز جنت میں ہے اور کھانا انکو ملتا ہے سواۃ ابن ابی شیبہ حوالہ
کے کہا شہدار جنت سے باہر رہتے ہیں جنت کا میوہ اونکے پاس آیا کرتا ہے

آن رتبہ نہ دارم کہ شوم و اخل محفل	اگر حکم شو و در پس دیوار نشینم
-----------------------------------	--------------------------------

یہ حدیثیں قوت میں مثل احادیث سابق کے نہیں ہیں احتمال ہے کہ بعض شہدار ہر دروازہ
جنت پر جتے ہوں نہ سب کے سب کیونکہ احادیث میں کہی درجے فرماتے ہیں ایک مرد صالح
جید الایمان خالصاً شہید ہوا اور اسکا مرتبہ بہت اعلیٰ ہوتا ہے پچھتر ہون کو اوپر بھی نہیں
غوث کی ہوتی ہے ایک مرد وہ ہے جو عمل صالح وغیرہ میں دونوں کرتا ہے وہ شہید ہو گیا
اور کئے گناہ بخش دیئے گئے لیکن دخول جنت سے بسبب قرض کے یا اور حقوق عباد کے منوع
رہا جس طرح کہ حدیث ابی قتادہ وابن عمر وین مروفاً آیا ہے کہ شہید کے سارے گناہ بخشے
جاتے ہیں مگر قرض جبریل نے مجھ سے اسدم یوں ہی کہا ہے سواۃ مسلم

قرض از مرتبہ مردی انداخت مرا	بسکد این راہ گران بود بکسانت مرا
------------------------------	----------------------------------

ف بعض حدیثیں دلیل ہیں سہا پر کہ روح مومنوں کی آسمان پہنچ کر ہوتا ہے اور
سواۃ احمد والاکمالہ و عذہم خالوہم انہ ابھر یہ سے روایت کیا ہے
بن جابر بہشت میں ولایت ہے اسکو ابو نعیم نے بسند ضعیف ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے
و حسب بن مند کہتے ہیں ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے وہاں روحیں مومنوں کی جمع ہوتی
ہیں جو کوئی مر جاتا ہے وہاں جاتا ہے اگلی روح میں اوس سے خبر دیا کی پوچھتی ہیں تھلمان
فارسی نے کہا روح جب بدن سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان و زمین کے رہتی ہے سواۃ
سعید بن منصور و سواۃ الفطرس کہتا ہے کہ روح مومنوں کی برزخ میں ہوتی ہے
زمین سے جہان پاپے پر ہے جان کافر کی جہنم میں رہتی ہے سواۃ ابن المبرک

والحکیم الذہلی وابن ابی الدنیا وابن مندہ یہ حدیثیں اردو و سیکر اقوال اگر صحت کو
پہنچیں تو محمول ہوگی اسپر کہ بعض مومنوں کے اعمال اتنی مدونہیں کرتے ہیں کہ وہ بہشت میں
داخل ہوں اسلئے ساتویں آسمان پر رہتے ہیں اور بعض اول میں ایسے ہیں کہ آسمان سے
پرے نہیں جاسکتے ہیں زمین آسمان کے پھین رہتے ہیں لیکن اسقدر گناہوں میں نہیں پستے
ہیں اسلئے سیر کرتے پرتے ہیں بعض جو گرفتار گناہ ہوتے ہیں اور کو قدرت سیر کی ہی نہیں ہوتی
انہ نے کہا ایک جنازہ آیا حضرت نے پوچھا اسپر کبھی قرض ہے کہا ہاں فرمایا میری نار اسکو قلع
نکر کی اسکی روح قبر میں بند رہیگی آسمان پر نہ چڑھیگی اگر کوئی شخص ضامن قرض لکھو جاوے
تو میں اسپر ناز پڑ ہوں سواۃ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے روح مومن کی محبوبی ہوتی
ہے ہاں تک کہ اسکا قرض ادا کیا جاوے سواۃ الذہلی وابن عاصم اسطرح برابر ہیں
عازب نے کہا ہے کہ قرضاء محبوب ہوتا ہے سامنے خدا کے شکایت تنہائی کی کرتا ہے سواۃ الطبرانی
ابن عباس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا بیان کوئی شخص بذیل کا ہے تھارے دروازہ بہشت پر
محبوس ہے عوض قرض کے اگر چاہو تو اسکا قرض ادا کرو و اگر چاہو تو حوالہ عذاب خدا کرو
سواۃ البزار و الطبرانی معلوم ہوا کہ کوئی بسبب قرض وغیرہ کے بہشت میں نہیں جاتا ہر
بلکہ دروازہ جنت تک ہی نہیں پہنچتا یا آسمان سے گزرتا ہے اور وہاں سے جہنم میں رہتا ہے
یعنی حال باختلاف اشخاص مختلف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اعوذ بجمع من غلبۃ الدین و قہر الدنیا
فنا روحین سارے کافروں کی جہنم میں نیچے زمین ہفتہ کے جہان و نزخ ہے محبوبوں کی جہنم میں
و شام اوکو سیر جہنم کی کرائی جاتی ہے انسا علیہم یوم غدوا و عشیاء یوم تقوم الساعة
ادخلوا ل فرعون اشد العذاب قوم فرعون جس دن ڈوبی تھی اوسیدم جہنم میں پابوچی
اغرقوا فادخلوا انما مراد دخول نار سے یہی عرض کرنا اور نکاح ہے صبح و شام آتش و دوزخ
پر ہر دن قیامت کے سخت تر عذاب میں لگاتار یکبارہ کی ان حدیثوں میں اسطرح تطبیق
دیجاتی ہے لیکن اور حدیثیں دلیل ہیں اسپر کہ ارواح مومنوں اور کافروں کی سبب ہر جہنم

وحی میں حدیث برابر میں آیا ہے کہ جب فرشتے زمین کو آسمان پہنچنے پر لیجاتے ہیں
 تو یہ حکم ہوتا ہے کہ اسکا نام علیین میں لکھا اور سکون زمین کی طرف لیجاؤ ان کے سوا اور کوئی
 میں جو دلیل میں اسی مطلب پر یہاں تک کہ رو میں پیغمبر کی بھی قبر میں رہتی ہیں حضرت نے موسیٰ
 علیہ السلام کو شب معراج میں اندر قبر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کوئی
 درود بھیجا ہے پیغمبر کی قبر کے میں سننا یوں اور اگر دور سے بھیجتا ہے تو وہ
 مجھ کو پہنچا دیا جاتی ہے سو جو اسی اختلاف روایات کے اقوال علماء کے اس باب میں مختلف
 ہیں ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ یہی احادیث اخیرہ اصح ہیں اور جن حدیثوں میں ذکر سوال
 منکر نکیر کا اور دکانے جنت و دوزخ کا مردہ کو اور ذکر ثواب و عقاب قبر کا اور زیارت
 و سلام قبور کا اور خطاب کرنے کا مردوں کو مثل خطاب حاضر عاقل کے آیا ہے وہ بھی اسی
 دلالت کرتے ہیں کہ اونکی رو میں قبر میں رہتی ہیں نفسی نے بحر الکلام میں کہا ہے پیغمبر کی
 رو میں جب بدن سے نکلتی ہیں تو اونکی صورت مشک و کافور کی ہو جاتی ہے بہشت میں کبر
 کہاتے پیتے ہیں چہن آرام کرتے ہیں رات کو نیچے عرش کے اگر قندیلوں میں بیکرا تے ہیں شہیدوں
 کی رو میں سبز برندوں کے اندر ہو کر کھاتی پیتی ہیں آرام کرتی ہیں رات کو قنادیل میں زیر عرش
 بسر کرتی ہیں اور مومنوں کی رو میں زمرہ کے پیش کے ہوتی ہیں اونکو اکل و شرب نہیں
 ہوتا ہے مگر اتنا کہ بہشت کو دیکھتی ہیں اور لوح مومنین عاصین کے درمیان آسمان و زمین کے
 رہتی ہیں مومنین کا فو کی رو میں سجین میں ہوتی ہیں پیٹ میں کالے جانوروں کے نیچے ساتویں
 زمین کے اونکو ایک طرح کا لگاؤ رہتا ہے بدن سے عذاب روح کو ہوتا ہے اور سکا در بدن کو
 بھی پہنچتا ہے جس طرح آفتاب آسمان پر ہے اور سکی دھوپ زمین پر پڑتی ہے ف حافظ ابن حجر
 عسقلانی نے کہا ہے کہ ارواح مومنوں کی علیین میں اسرار و کافور کی سجین میں ہیں روح
 کو اپنے جسد سے ایک طرح کا اتصال منہوی ہوتا ہے جو شاید اس اتصال کے نہیں ہے جو کہ
 حیات دنیا میں ہوتا ہے بلکہ اگر مشابہت دیکھا سے تو حال سے شخص خفیہ کے دیکھا سکتی ہے لیکن

وہ اتصال اتصال خفہ سے بھی قوی تر ہوتا ہے انتہی استیو علی نے کہا اس تقریر سے جمع
 ہوتی ہے درمیان اون احادیث کے جن میں مقرر راج علیین یا سجین آیا ہے اور درمیان
 قول ابن عبد البر کے کہ جمہور نزدیک قبور کے بتاتے ہیں انتہی قاضی صاحب فرماتے ہیں یہ
 نزدیک اس جگہ جمع میں الاحادیث یوں ہے کہ جب فرشتے روح مومن کی قبض کر کے آسمان پر
 لیجاتے ہیں تو آسمان ہنسنے پر ہو چکر یہ حکم ہوتا ہے کہ اسکا نام علیین میں لکھا اور اسکو
 طرف زمین کے لیجاؤ کہ زمین ہی سے اسکو پیدا کیا ہے اور زمین ہی میں ہم اسکو پھیر دینگے
 پھر زمین ہی سے نکالیں گے تب اس روح کو اس بدن میں داخل کر دیتے ہیں سوال منکر و
 نکیر کا ہوتا ہے انبیاء اور جو لوگ کہ مشابہت نامہ انبیاء سے رکھتے ہیں اونکی شان سوال سے
 اس پر بعد سوال کے جب کہ جواب حق پر ثابت رہتا ہے تو یہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکے لئے بہشت
 سے فرش کریں بہشت کی پوشاک پہنائیں طرف جنت کے دروازہ کو لین اور وقت روح اونکی
 اسی راہ سے کہ قبر سے طرف بہشت کے ہوتی ہے بجانب جنت صعود کرنی ہے پھر انبیاء و شہداء
 صدیقین و اولیاء کی رو میں اسی بہشت میں رہ کر جہان کعبہ ہا بھی ہیں سیر کرتی ہیں کھاتی
 پیتی ہیں اور نیچے عرش کے جگہ یعنی بین العلیین و اعلیٰ علیین میں ہر ایک حسب مراتب خود ہوتا
 ہے اور مومنوں کو بظاہر وہاں تک رسائی نہیں ہوتی آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور گنہگار
 مومنوں کو جب تک کہ اونکے گناہ بخشے نہ جاویں آسمان سے اوپر کو نہیں نہیں آتی وہ درمیان
 آسمان و زمین کے رہتی ہیں برزخ زمین میں بسر کرتے پرتے ہیں بلکہ جا پا جی معاصی میں
 قبر سے بھی آگے ترقی نہیں ہوتی محسوس رہتی ہیں کفار کی روح جب قبض لیجاتے ہیں تو
 اوسکے لئے دروازے آسمان کے نہیں کھلتے اور کافرانام سجین میں لکھا جاتا ہے اسکو اوٹھا کر
 پھینک دیتے ہیں وہ روح اندر بدن کے داخل نہیں ہوتی وہاں سے اسی راہ سے جو کہ طرف
 دوزخ کے گئی ہے طرف سجین کے پہنچا دیا جاتا ہے صبح و شام اسکو دوزخ دیا گیا کہ وہاں کہہ ہیں جہنم
 ہات کہ رو میں شہید و ن وصال کو بہشت میں ہوتی ہیں دلیل اسکی یہ آیت کریمہ ہے فیصل

ادخل الجنة قال يا ليت قومي يعلمون بما غفر لي ابي وجعلني من المكرمين **یہ آیت حق بن**
 حبیب بخار کے آئی ہے جو انبیاء و صدیقین تو شہداء کے کہیں زیادہ تر افضل و اشرف ہیں
 اونکی راہ قبور سے بہشت تک جاری ہے اللہ نے اوس راہ کو اونکے لئے نزدیک کر رکھا کہ
 جب کوئی زیارت قبر کی کرتا ہے یا سلام کہتا ہے یا خطاب کرتا ہے تو بل بارے میں روح اوکے
 حاضر ہوجاتی ہے جواب سلام کا دیتی ہے اس صورت میں دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا موسیٰ علیہ السلام کو شب معراج میں اندر قبر کے حالت نماز میں اور سر پر چتے آسمان پر اسی
 شب میں اسی سبب تھار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں زمین سے سداۃ
 جنت المادئی تک گئے اور کتنی کہہ سیر کی احکام پیش آئے جب پھر کر زمین پر آئے بستر ہونور
 گرم تھار روح کو بعد مرنے کے جسد سے گویا انفصال ہو گیا کہ زندگی میں نہ امکا قال
 تعالیٰ اللہ یتوفی الانفس علی موتھا والی اللہ عمت فی منامھا فیہمدۃ اللی قفلی
 علیہا الموت ویرسل الامرئی الی اجل مسعی لکن البتہ ایک علاقہ باقی رہتا ہے کہ اوس سے
 اور اک راحت و رنج کا کرتا ہے قطع نظر اسکے اگر یوں ہو کہ روح کو الگ عذاب ہوا اور جسد کو
 الگ تو یہ بھی ممکن ہے

ما وول غراب جدا گانہ سو غنیم	ما وول غراب جدا گانہ سو غنیم
------------------------------	------------------------------

جسد بے روح اگرچہ زندہ نہ ہو مگر احساس لذت و الم کا نہیں کرتا ہے مگر شرع سے ثابت ہے
 کہ نزدیک اللہ کے رہ کر کہتا ہے اتینا طاعین واخذت لہما وحققت یومئذ تعذ
 اخبار ہا یہ خبریں تو قرآن میں ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ
 سے کہتا ہے کہا ذکر کر نبوالہی تمہیں گزرا ہے اگر کہتا ہے کہ مان تو وہ خوش ہوتا ہے
 قال تعالیٰ ناعرضنا الامانة علی السموات والارض الخ وقال تعالیٰ وان من
 شیئی الا زعجده وقال تعالیٰ فما لیک علیہما السماء والارض وقال تعالیٰ
 یا کیا ہی وہی معقول الطیر من مدینوں میں یہ آیا ہے کہ آسمان و زمین موت مسلمان پر روتے

ہیں زمین و دفن مسلمان سے خوش و دفن کا فر سے ناخوش ہوتی ہے وہ حدیثیں اسی مدعا پر دلیل
 ہیں مولوی روم نے فرمایا ہے

آب و باد و خاک و آتش بندہ اند	پیش نامرہ و جامع زندہ اند
-------------------------------	---------------------------

فت اللہ نے حق میں شہید و ن کے فرمایا ہے بل احياء عند ربہم یورثون فاشی
 کہتے ہیں شاید مراد یہ ہے کہ اللہ شہید و نکی روح کو قوت اجساد کی دیتا ہے جس جگہ چاہے میں
 سیر کرتی ہوتی ہیں مگر یہ حکم کچھ خاص ساتھ شہید و ن کے نہیں ہے انبیاء و صدیقین افضل ہیں
 شہداء سے اولیاء بھی حکم شہداء میں ہیں کیونکہ اپنے نفس سے جدا کرتے رہتے ہیں یہ جہاد اکبر ہے
 مرجعنا من الجہاد الا صغری الجہاد الا کبدا اسی طرح اشارہ ہے

کشتگان جنہر تسلیم را	ہر زمان از غیب جانے و بگرت
----------------------	----------------------------

اسیٹے اولیاء نے کہا ہے ہماری روحیں بھی ہمارے بدن میں ہمارے بدن ہی ہماری ہیں
 ہیں یعنی روح کا کا دیتی ہے اور کبھی جسد نہایت لطافت سے روح کے رنگ میں ظاہر ہوتا
 ہے کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ دہتا غرض کہ اونکی روحیں زمین آسمان

بہشت میں جہان کہیں جا میں چلیں پھرین اور دوستوں اور معتقد و ن کی دنیا و آخرت
 میں مدد کریں اور دشمنوں کو ہلاک کریں اور اونکی روح سے بطور اوسیت فیض باطنی پہنچتا
 ہے اور اسی نسیات کے سبب اونکے بدن کو قبر میں خاک نہیں کھاتی ہے بلکہ کفن ہی باقی رہ جاتا
 ہے آج ابی الدنیانے ملکہ روایت کیا ہے کہ روحیں مومنوں کی جہان چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں اور
 مومنوں سے اس جگہ کا ملین ہیں اللہ اونکے اجساد کو قوت ارواح کی دیتا ہے وہ قبور میں نماز
 پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں حضرت محمد و رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 بعض اولیاء کو رحم ہو و دیتا ہے اور یہ حکم حق میں شہداء کے حدیث سے ثابت ہے کیونکہ
 حضرت نے فرمایا ہے جب انسان شہید ہو جاتا ہے اللہ ایک بدن نازل کرتا ہے بہت خوبصورت
 پہرا و سکی روح سے کہا جاتا ہے کہ تو اس بدن میں داخل ہو تب وہ محمد اول کو دیکھتا ہے کہ

اسکے ساتھ کیا گیا جاتے اور بات کرتے اور گمان رکھتا ہے کہ لوگ اس کی بات سنتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ لوگ اس کو دیکھتے ہیں یہاں تک کہ اس کی بی بی بن حور عین اکرا اس کو اپنے ہمراہ لے جاتی ہیں اس حدیث کو ابن مندہ نے مسطور روایت کیا ہے تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا اس کلام میں بعض عبارتیں ایسی ہیں جو محتاج ہیں سند صحیح کی کتاب و سنت سے کیونکہ اگر آدمی ارواح کی واسطے سیر و گشت روے زمین کے اور مدد دہی معتقد و نکو اور ہلاک کرنا دشمنوں کا اور حصول فیض باطنی صراحتہ کسی دلیل میں نہیں آیا ہے اگر ثبوت ایسی معلوم کا کشف و شہود اصحاب سلوک سے ہوا ہے تو وہ اور بات ہے جو کہ ہم اس درجہ تک نہیں پہنچے ہیں اس لئے ہم اسکے قائل نہیں ہو سکتے ہمارے لئے واضح کتاب ظاہر سنت کافی وافی شافی

جو غلام آفتابم مہر آفتاب گویم ۵ دشمہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

رہی وہ حدیث جس سے جناب مجدد نے استدلال کیا ہے اس کی سند و صحت کو دیکھنا چاہئے کہ کیسی ہے اس سے احتیاج ہو سکتا ہے یا نہیں عوام کے لئے دروازہ شرک و بدعت کا ایسے ہی خیالات سے مکمل جاتے ہیں واللہ اعلم

باب زندون کے عمل کو مردوج کہتے ہیں

اس نے مرفوعا کہا ہے تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ پر ذکر کر کے جاتے ہیں اگر اچھے ہیں تو مدح و ثناء ہوتے ہیں اور اگر برے ہیں تو ناغوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ ان کو نہ مار یہاں تک کہ راہ پر لگیں سواہ احمد وغیرہ اسی کے گنگ بہگ طیاسی نے جابر بن عبد اللہ سے اور ابن مساک و ابن ابی الدنیا نے ابویوب سے روایت کیا ہے اس باب میں نعمان بن بشیر و ابو ہریرہ و ابو الدرداء وغیرہ سے بھی حدیثیں آئی ہیں

باب روح مومنوں کی سوتے ہیں عرش تک جاتی ہے

ظاہر مراد یہ ہے کہ ارواح مومنین کاملین کی ہے جیسے انبیاء اولیاء کیونکہ ان کے شیطاں کا دخل ممکن نہیں ہے و کا خواب داخل دہی ہوتا ہے نہ کہ اولیاء اور ان کی روح کا کے اور تک ہوتا ہے ایسے ان کے خواب اکثر بچے ہوتے ہیں ارواح عوام کا عروج بالاسے ہوتا ہے اچھے اور کما خواب اکثر اباطیل ہوتا ہے بلکہ ان کی بیداری ہی کا کچھ اعتبار نہیں کا کیا ذکر ہے اولیاء کے اور خوابوں میں جو نیچے سے آسمان کے دیکھتے ہیں کہیں غلط بھی ہو جاتا ہے علی مرفعی مرفوعا کہتے ہیں مردیا عورت جب سوتے ہیں تو روح ان کی کے چڑھتی ہے و ان آسمانوں پر جو کچھ خواب میں نظر آتا ہے سچ ہوتا ہے اور جب وہاں نیچے آسمان کے کہہ دیکھتی ہے اور وہاں ہوا میں شیطاںوں سے ملاقات ہوتی ہے اور بولتے ہیں تو وہ خواب ہو جاتا ہے ابن عمر و کا لفظ یہ ہے کہ روحیں طرف آسمان کے دیان حکم سجدہ کرنے کا نیچے عرش کے ہوتا ہے جو روح پاک ہوتی ہے وہ سجدہ کرتی ہے عرش کے اور جو پاک نہیں ہوتی ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے سواہ البیہی کا لفظ یہ ہے کہ روح آدمی کی خواب میں طرف عرش کے چڑھتی ہے سو جو کوئی شخص پاک اور سکواؤں سجدہ کا دیا جاتا ہے اور اگر جنب ہوتا ہے تو اذن نہیں دیا جاتا سوا

باب مردوں کو زندون سے کیا ایذا پہنچتی ہے

عمارہ بن خرم کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ سچے اور ترازانہ دے قبر والیکو وہ مجھ کو کچھ ایذا نہیں دیتا ہے سواہ الطبرانی والحا کو حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے براہ کہ مرد و نکو کو وہ تو پہنچ اپنے لئے کو سواہ البخاری ابن ابی الدنیا کی روایت یوں ہے یاد کر مرد و نکو مگر سوا کے اگر وہ ہشتی ہیں تو تم گنہگار ہو اگر دوزخی ہیں تو کافی ہے ان کو وہ سال حسین گرفتار ہیں حدیث بنت شیبہ نے کہا ہے کسی نے روبرو حضرت کے ایک مردہ کو بدی سے یا

فرمایا کہ سوائے نیکی کے اور طرح پر یاد نہ کرو و اہ النسانی ابن عمر کا لفظ یہ ہے حضرت نے
کہا مردوں کی نیکیاں ذکر کرو برائیاں یاد نہ کرو و اہ ابو حاوہ عقب بن حارثی نے کہا
اگر میں پاؤں رکھوں آگ پر یا گھار پر یہ بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ پاؤں رکھوں گھر
پر یا خانہ پر یا مقابر اور بازار میں سامنے آدمیوں کے کیا جاننا ہوں و اہ ابن ابی
شیبہ سلیم بن مغیرہ مقبرہ میں پیشاب کرتے تھے کہتے تھے کہ مردوں کی رسی ہی شرم آتی ہے
جیسے زندوں سے آتی ہے و اہ ابن ابی الدنیا ابن سعد سے پوچھا قبر کا پاؤں کرنا کیسا
کہا میں جس طرح ایذا دہی ہوسن کی حیات میں کروہ جانتا ہوں ویسے ہی اوسکی ایذا دہی کو
بعد موت کے کروہ رکھتا ہوں حاصل یہ ہوا کہ جس امر سے ایذا زندہ کو تصور ہے اوس سے
مردہ کو بھی ایذا پہنچتی ہے وہ کام مردہ سے بھی نہ کرے اسیلئے حدیث میں آیا ہے کہ توڑنا توڑنا
مردہ کا مثل توڑنے استخوان زندہ کے ہے یعنی ایذا یا گناہ میں :

فصل

حضرت نے فرمایا ہے مردہ مذاب پاتا ہے رونے سے گھر والوں کے اس حدیث کو بخاری نے عمر
بن خطاب سے ابو یعلیٰ نے ابو بکر صدیق و ابی ہریرہ سے ابن جابر نے عمران بن حصین و ابن
سہل و ابی ہریرہ سے ابن مسعود نے ابن مسعود سے ابن مسعود نے ابن مسعود سے روایت
کیا ہے صحیحین میں حاشیہ سے آیا ہے کہ حضرت نے اس طرح نہیں فرمایا ہے کہ ہر مردہ نوختہ اہل
سے معذب ہوتا ہے بلکہ یہ حدیث حق میں مردہ کا فرکے آتی ہے یا حق میں ۱۰۰ میں شخص کے جوار
گناہوں سے معذب ہوتا ہے حضرت نے تو یوں فرمایا ہے کہ میت والے میت پر گریہ و نوحہ کو نہ
ہیں اور وہ مذاب کیا جاتا ہے اگلی حدیث کے یہی معنی ہیں اے اللہ نے فرمایا لا تنزروا
الابرار و انتم راہی یعنی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا گناہ نہیں اٹھانا ہے نہ دوسرے
کے گناہ کا اوس سے مواخذہ ہوتا ہے اسیلئے علما نے حدیث سابق کی تاویل کی ہے کسی نے

مثل غالیہ کے کہا ہے کہ حدیث مذکور معمول ہے میت کا فریاد اسق پر اور کسی نے کہا ہے مردہ
میت ہے کہ فوہ اوسکی عادت ہے تو وہ ہے جسے فوہ کی وصیت کی ہے تجارتی اسی کے قائل
ہیں کسی نے کہا مردہ میت ہے جسکو یہ بات معلوم ہے کہ اوسکے گھر والے بعد اوسکے فوہ
کرینگے اور اوسنے اؤٹھو منع نہیں کیا یا مردہ تغذیہ سے فوہ کرنا مالک کہے نہ تھے اہل بیت پر
حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرے اور اوپر نہ بکھیرا و اہ ابی ہریرہ و اہ ابی ہریرہ
دو فرشتے اوسکے سینہ کو مار کر کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا و اہ الزمذنی و اہ الحاکم
و ابن ماجہ قاضی صاحب فرماتے ہیں اگر میت اس نوحہ زندہ پر راضی نہیں ہے تو مستحق
اس توبیخ کا بھی نہ ہوگا بعض نے کہا میت رنجیدہ ہوتا ہے فعل سے گھر والوں کے قیلہ بنت
محرمہ نے سامنے حضرت کے اپنے فرزند مردہ کو یاد کر کے گریہ کیا فرمایا کیا شکل ہے ایک تھا ہے
پر کہ باس رہے اپنے دوست کے دنیا میں بخوبی پھر جب وہ مر جاوے تو انا اللہ و انا الیہ
راجعون کے قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں ہے جان میری کہ تم روتے ہو اور دوست تمہارا
عار کرتا ہے اسے بند و خدا کے مذاہب مکر و اپنے مردہ کو و اہ الطبرانی و ابن ابی شیبہ
اس قول کو ابن جریر و ابن تیمیہ و اکثر ائمہ نے اختیار کیا ہے ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے عورتوں
کو مزارہ میں دیکھ کر فرمایا پھر و گناہ بگاڑ ہو کر نہ اجر پا کر بے شک تم فتنہ میں ڈالتی ہو زندوں کو
اور ایذا دیتی ہو مرد و نکوس و اہ سعید بن منصور حسن بصری نے کہا ہے بدتر سب آدمیوں
میں گھر والے میت کے ہیں کہ اوپر روتے ہیں اور اوسکا قرض ادا نہیں کرتے و اہ بیہقی

باب میت کو قبر میں کون چیز نفع دیتی ہے

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں بندہ مومن جب مر جاتا ہے تو دو فرشتے یعنی کاتب اعمال اور
آسمان پر چلے جاتے ہیں کہتے ہیں اے رب تو نے مقرر کیا تھا تمکو اوسکے عمل لکھنے پر اب تو نے اوسکی
روح قبضہ کر لی ہے تمکو حکم دے کہ ہم آسمان میں رہیں حکم ہوتا ہے کہ میرا آسمان مجھے فرشتوں سے

وہ میری تسبیح کرتے ہیں کہتے ہیں حکم تو ہم زمین میں رہیں فرماتا ہے میری زمین ہی میری خلق سے ملوے وہ بھی میری تسبیح کرتے ہیں لکن تم اسی پر بندہ کی قبر پر کھڑے ہو تسبیح نہیں کیسے کیا کرو قیامت تک اور اسکو میرے بندہ کے لئے لکھتے رہو سواہ ابو نعیم ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم واسطے مومن کامل کے ہے جنکی چار قسمیں ہیں آتش کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا جب کوئی نماز میں چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں آبل و نال و عقل چہرہ و چیزیں پہرانی ہیں نقطہ ایک عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے سواہ الشیخان یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن خوان کے پاس جب نرستے عذاب کے آتے ہیں تاکہ روح قبض کرین قرآن ٹھکڑا کتاب ہے اے رب یہ میرا مسکن ہے جس میں تو نے مجھ کو بسایا تھا اللہ کتاب ہے قرآن کو اسکا گہر دید و سواہ ابن ابی الدنیا ابو نہال نے کہا ہے ترمین مردہ کو کوئی شے استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق نہیں ہوتی ہے سواہ الاصبہانی یہ حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعہ اور پر گز رہی ہے کہ جب آدمی مرد جاتا ہے تو عمل اسکا قطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ یعنی وقف دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لیں یعنی بعد مرنے کے اس کے علم سے فائدہ حاصل کریں مثلاً شاگرد جو پڑ جائے یا کتابیں تصنیف کر جائے تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے سواہ

مسلم آس زمانہ اخیر میں کہ ہندویش قیامت ہے اب ایسی اولاد میر نہیں آتی

تو بجائے پدر چہ کردی خبر	نا ہماں چشم داری از بستر
--------------------------	--------------------------

اللہم اغفر لہ و لوالدہ و لی و لمن قوالہ و امرہمہما کما سر بانی صغیرا حدیث مرفوعہ ابی امامہ میں منجملہ چار چیز کے ایک رابطہ بھی آیا ہے کہ اسکا عمل بعد موت کے جاری رہتا ہے سواہ احمد ابو سعید مرفوعہ کہتے ہیں جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا کیو سکھاتا ہو اللہ تعالیٰ ثواب اسکا قیامت تک جاری رکھتا ہے سواہ ابن عساکر تعداد باقیات صاحبان

کی اور بگڑ چکی ہے

نسب درست کن گر بیا زاری ما ی	ہمیں بس ست پس از مرگ خبر جاری ما
------------------------------	----------------------------------

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعہ یہ ہے اللہ تعالیٰ بہشت میں بندہ صالح کا درجہ بلند کر لیا ہے اے رب یہ درجہ مجھ کو کمان سے ملا اللہ فرماتا ہے بسبب استغفار کرنے تیرے عزیز واسطے تیرے سواہ الطبرانی ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد کو دن و نشت منات برابر پہاڑوں کے ملین گے وہ کھینکا یہ کمان سے آئے کہیں گے تیرے تیرے لئے استغفار کی تھی سواہ الطبرانی جریر بن عبد اللہ مرفوعہ کہتے ہیں جسے طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسد کا رواج دیا اور اسکو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی عمل کر گیا اسکا ثواب ملیگا بدون اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو اور جو کوئی طریقہ کر گیا یعنی عمل بد کا رواج دیا اسکو گناہ اس عمل کا اور گناہ اسکا جو اس پر عمل ملیگا بدون اس کے کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو سواہ مسلم رجا بن میوہ نے سلیمان سے کہا کہ بھلاہ اون چیزوں کے جو خلیفہ کو قبر میں محفوظ رکھیں ایک یہ چیز ہے کہ وہ بد کسی نیک مرد کو جانشین کر جاوے سواہ ابن سعد ابن عباس مرفوعہ کہتے ہیں یہ مردہ قبر میں مگر مانند اس دیم کے جو زیادہ کرتا ہے انتظار کرتا ہے دعا و طرف سے اس کے باپ یا مان یا بیٹے یا دوست معتقد علیہ کے ہو چکے سو جب وہ دعا اور پوچھتی ہے تو ساری دنیا سے زیادہ اسکو محبوب ہوتی ہے اللہ داخل کرتا ہے قبور اہل زمین سے مانند پہاڑوں کے بے شک بد یہ زندہ و مکا طرف مردوں کے استغفار سواہ البیہقی والد ثعلبی سفیان کہتے ہیں جس طرح زندہ محتاج ہوتے ہیں طرف کی دعا کے اسی طرح مردے زیادہ تر محتاج رہتے ہیں طرف دعا کے سواہ ابن ابی الدنیا کہتے ہیں اس بات پر اجماع منقول ہے کہ دعا زندہ کی مردہ کو نفع کرتی ہے دلیل اسکی قرآن سے یہ ہے واللہم جنائزہم یغفر لہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین

بلا ایمان زمانہ حضرت سے اسدم تک جتنے اہل اسلام ہم سے پہلے گزرے ہیں بھلاؤ ان کے لئے دعا سے مغفرت کرنا چاہئے اللہم اغفر لنا و لجمع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین

والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انما یحب الدعوات انفسه مرفوعاً کہا ہے یہ
امت میری امت مروجہ ہے قبروں میں گناہ لیکر داخل ہوتی ہے جب تکے گی بے گناہ نکلے گی
اور بکے گناہ بسبب استغفار مومنوں کے دور ہو جائیگے رواہ الطبرانی فی الاوسط
ف عایشہ کہتی ہیں ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میری ماں ناگمان مر گئی کچھ وصیفہ لکھی
جھکو گمان ہے کہ اگر کچھ بات کر لی تو صدقہ دیتی اور کچھ ثواب ملیگا اگر صدقہ کروں میں
اور سکی طرف سے فرمایا مانس رواہ الشیخان سعد بن عبادہ نے کہا اے رسول خدا میری
ماں مر گئی اور میں حاضر تھا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کچھ نفع اور کچھ ہوگا فرمایا
مانس سعد نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ یہ مانع اس کی طرف سے صدقہ ہے رواہ البخاری
دوسرا لفظ یہ ہے کہ میری ماں مر گئی کو نسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے
ایک کنواں کھدوایا کہا اسکا ثواب ام سعد کو ہے رواہ احمد و اصحاب السنن الا ربیعہ
اسکو طبرانی نے بھی سند صحیح انس سے روایت کیا ہے ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم میں جب
کوئی صدقہ تفضل کرے تو اسکو اپنے ماں باپ کی طرف سے تھرا۔ اسکا ثواب اس کے ماں باپ
کو پہونچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم ہوگا رواہ الطبرانی اسکو دیکھنے بھی معاویہ بن حیدہ
سے روایت کیا ہے انس مرفوعاً کہتے ہیں جس گھر میں کوئی مر جاتا ہے اور اس کی طرف سے بعد
اس کے مرنے کوئی بدیہ بیعت ہے تو جبریل علیہ السلام اسکو ایک نور کے طباق میں رکھ کر
کنارہ قبر پر رکھے ہو کر کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ تحفہ بھیجا ہے جھکو تیرے گھر والوں نے
تو اسکو لے پڑوہ بدیہ اس پر داخل ہوتا ہے وہ بہت خوش ہوتا ہے اس کے ہمایہ جھکو کوئی
بدیہ بھیجا نہیں گیا ہے نگین ہوتے ہیں رواہ الطبرانی فی الاوسط عقبہ بن عامر نے کہا
ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں فرمایا اگر تیری ماں پر قرض
ہوتا تو اواد کر لی کہا مان فرمایا حج کر رواہ الطبرانی بزار و طبرانی نے بسند حسن انس سے
روایت کیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابو ہریرہ کا

لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرنا ہے طرف سے مردہ کے تو حاجی کو بھی اتنا ہی ثواب
ہوتا ہے رواہ الطبرانی ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی حج کرے گا واسطے اپنی ماں باپ کے بعد
ان کے مرنے کے لیے گناہ اس کے لئے آزاد دی اگ دونوں سے اور ہوگا واسطے ماں باپ کے
ثواب حج کامل کا رواہ البیہقی و الاصبہانی ایک روایت میں آیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی
صلہ رحم نہیں ہے کہ اس کے لئے بعد موت کے حج کرے زید بن اسلم نے کہا ایک مرد نے حضرت
سے پوچھا کہ میں باپ کی طرف سے آزاد کروں فرمایا مانس رواہ ابن ابی شیبہ عطاء نے
کہا بعد موت کے ثواب عتق و حج و صدقہ کا پہونچتا ہے ف احادیث میں ذکر حج کرنے قریب
کا طرف سے قریب کے آیا ہے جہاں تعلق آیا ہے وہ معمول ہے مستحب پر معلوم ہو کہ حج کرنا
غریب کا طرف سے کسی شخص کے ثابت نہیں ہے امام محمد باقر علیہ السلام کہتے ہیں کہ امام حسن
و حسین طرف سے علی مرتضیٰ کے آزاد کیا کرتے تھے قاسم بن محمد نے کہا ہے کہ عایشہ طرف سے انحر
بہائی عبد الرحمن کے کرتی تھیں اس امید سے کہ انکو کچھ نفع پہونچے بعد ان کی موت کے
رواہ ابن سعد و ابن العاص نے کہا ہے اے رسول خدا عاص نے وصیت کی تھی تلو
برہ آزاد کرنے کی میں نے بچاؤں آزاد کر کے فرمایا صدقہ و حج و عتق نہیں کیا جاتا مگر طرف سے
مسلمان کے اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسکو ثواب پہونچتا رواہ ابو الشیخ حجاج بن دینار مرفوعاً
کہتے ہیں بخلفہ بن الولید کے ایک یہ بات ہے کہ نماز پڑھے اور بکے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور
روزہ رکھے اور بکے لئے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے اور سکی طرف سے ہمراہ اپنے
صدقہ کے رواہ ابن ابی شیبہ عایشہ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مر گیا اور اس پر روزہ
تھے تو واجب ہے کہ روزہ رکھے طرف سے اس کے قریب اسکا رواہ الشیخان برید نے
کہا ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میری ماں پر وصیت کے روزے واجب تھے میں اگر
اس کی طرف سے روزہ رکھوں تو اسکو کفایت کریگے فرمایا مانس نے کہا میری ماں نے
حج نہیں کیا تھا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں اسکو کافی ہوگا فرمایا مانس رواہ مسلم ف

قاضی صاحب قدس سرہ نے کہا ہے جب یہ بات ثابت ہوئی کہ ثواب عبادت بدنی کا جیسے نماز روزہ حج اور عبادت مالی کا جیسے صدقہ و عتق و خیر چاہ میت کو پہنچتا ہے تو اس کے فقہاء نے یہ حکم دیا ہے کہ ثواب تراات قرآن و احکام و غیرہ ہر عبادت کا میت کو پہنچتا ہے ابو حنیفہ و مالک اس کے قائل ہیں احمد و شافعی بر خلاف اسکے ہیں بدلیل لیس للانسان الا ما سعی لیکن جبکہ نصوص مذکورہ اور ارجاع اور کریمہ الحقائق بھرحضر بنیہم سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی اعمال غیر سے بھی مردہ منفع ہوتا ہے تو تاویل دلیل شافعی کی واجب ہوئی اسکے بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت نسخ ہے بآیت الحقائق بھرحکس نے کہا یہ حکم خاص ہے ساتھ میت ابو یوسف و موسیٰ علیہما السلام کے کسی نے کہا لام بمعنی علی ہے یعنی لیس علی الانسان الا ما سعی کچھ کہاکہ مرد انسان سے اس جگہ کا فرق ہے بقریہ سابق کلام کے قاضی صاحب نے فرمایا ہے فقیر کے نزدیک یہ تاویل ہے کہ معنی سچی کے جد و جد کرنا ہے کسی کام میں تو انسان جو کام جس نیت و قصد سے کرنا ہے وہی نیت او کو پہنچتی ہے حضرت نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیان و انما لکل امرء ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فخرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى الدنيا لم يصيبها و امرأۃ یلکھا فخرته الى الله اجر اللہ متفق علیہ من حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ما نقلت من الدین بن عبد الواحد نے کہا ہے قدیم ہر شہر میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہیں سو یہ گویا اونکا طاع ہے شعبی نے کہا انصار میں جب کوئی مر جاتا تو اسکی قبر کھرن جا کر اسکے لئے قرآن پڑھتے - سرواۃ الخلال علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ جس کیلک اگر زقا بر پھلو اور وہ گیارہ بار قتل ہوا تھا احد پڑ کر ثواب اسکا انوار کو بخشے تو او کو بعد و مرگان ثواب دیا جاتا ہے سرواۃ ابو حنیفہ السمرقندی ابو ہریرہ کا لفظ مر قوما یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ و قل ہو اللہ احد و الحمد التکاثر پڑھے اور کہے یہ جو میں پڑھا ہے اسکا ثواب میں مومنین و مومنات اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اسکے لئے طرف اللہ کے شفیع ہوتے ہیں سرواۃ ابو القاسم سعد بن علی

اش مرفوعا کہتے ہیں جو کوئی قبرستان میں جا کر سورہ یس پڑھے تو مردوں سے شفیق خدا کی کردی جاتی ہے اور بعد مردوں کے او کو نکلیان ملتی ہیں سرواۃ عبد العزیز صاحب الخلال قریبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مرد و پسر سورہ یس پڑھو مجبور کہتے ہیں وقت موت کے پڑھنا چاہئے عبد الواحد مقدسی نے کہا ہے کہ قبر کے پاس پڑھیں جب طبری نے کہا ہے کہ وہ حال میں پڑھیں احیاء العلوم میں امام احمد سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر میں جاویں تو فاتحہ و سورہ تین و قل ہو اللہ احد پڑھو اہل مقابر کے لئے ثواب اسکا دین وہ او کو پہنچتا ہے اور او پر گزر چکا ہے کہ نزدیک سرسیت کے فاتحہ اور نزدیک پاؤں کے فاتحہ سورہ بقرہ پڑھنا یہ توحید ابن عمر میں مرفوعا آتا ہے اور اول و ثانیہ بقدر کا پڑنا بیٹ حلا بن اسحاق میں آیا ہے تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا قین کتا ہوں کہ بہتر اس بارہ میں یہ ہے کہ جو صدر تین سنت صحیحہ میں آئی ہیں او پر اقتصار کرے قیاس کرنا یا احادیث ضعیفہ اقوال علماء سے سند لانا ایسے موقع پر طمانیت بخش خاطر نہیں ہوتا ہے طریقہ سنو نہ فقط اتنا ہے کہ مردہ پر یس پڑھے مقابر میں جا کر دماے مائتور زیارت ادا کرے قبر پر قرآن پاک کا پڑھنا کسی سنت صحیحہ سے ثابت نہیں ہوا ہے بان اگر گھر میں قرآن پڑھ کر ثواب اسکا مردہ کو بخشے اور یہ کام نیا یہ طرف سے مردہ کے کرے تو جائز ہو سکتا ہے واللہ اعلم

باب - انبیاء و شہداء کا بدن قبر میں کنن ہوتا

ابن ابی اوس مرفوعا کہتے ہیں بہت دروں یجو مجبورون جمعہ کو بے شک عرض کی جاتی ہے درود تمہاری بھیج کر اے رسول خدا کیونکر عرض کی جاتی ہے آپ پر حالانکہ آپ بوسیدہ ہو گئے یعنی خاک فرمایا اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو سرواۃ الحاکم و ابو داؤد اسکا بان ابو نے ابو الدرداء وغیرہ سے بھی روایت کیا ہے معاویہ نے جب نہر بنائی اور احد کی طرف سے نکالی تو کہا میں کیسا کفیل وہاں مدفون ہوا اسکی قبر لے لوگون نے عمر بن جمع و عبد اللہ بن عمر

و عبد اللہ بن عمرو بن حزام کو وہاں سے اور ثمالہ نقل مکان کیا اور انکے بدن تر و تازہ نکلے اور
 خاک سے خوشبو مشک کی آتی تھی حرمہ کے پاؤں میں ایک پیلچ لگ گیا اس سے خون جاری ہو
 سواہ مالک والیہی اتی سے معلوم ہوا کہ اگرچہ انبیاء و شہداء کی روحیں اعلیٰ علیین
 میں ہوتی ہیں لیکن علاقہ انکا بدن سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ علاقہ اور انکو نہیں ہوتا اسی
 اوکو احیاء یعنی زندہ کئے ہیں یہی حال صدیقین و صالحین کا ہے یعنی اولیاء کا حدیث ابن عمر
 میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی موزن اذان واسطے خدا کے ریتا ہے مانند شہید کے آلودہ بخون ہے
 جب مرتا ہے تو اسکی قبر میں کبر سے نہیں پڑتے سواہ الطبرانی قریبی نے کہا ظاہر یہ ہے
 کہ اسکو خاک نہیں کہاتی ہے جا بر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے جب حامل قرآن مرتا ہے تو
 اللہ وحی کرتا ہے طرف زمین کے کہ اسکو گوشت کو نہ کھا زمین کہتی ہے اے رب میں کس طرح اسکو
 گوشت کو کھاؤنگی تیرا کلام اسکے شکم میں ہے سواہ ابن مندہ اسکو ابن مندہ نے ابی ہریرہ
 وابن مسعود سے بھی روایت کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ مراد حفاظ قرآن ہیں اور اگر علماء اعلیٰ ہیں
 بھی اس حکم میں داخل ہوں تو کچھ دور نہیں ہے قتادہ کہتے ہیں سہو یہ بات پہونچی ہے کہ زمین
 ساط نہیں ہوتی ہے اس بد نہر چنے گناہ نہیں کیا ہے قاضی صاحب فرماتے ہیں نیک بندے
 یعنی اولیاء اللہ جنکے دل اور بدن صلاح یافتہ ہیں وہ گناہوں سے محفوظ و مغفور رہتے ہیں
 زمین اور انکے اجساد پر سلطان نہیں ہوتی جس طرح کہ لہو ارشید و گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور اللہ

باب۔ اچھا وقت واسطے مرنے کو نسا وقت ہے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جس کسیکو اتفاق مرنے کا نزدیک تمام بنے ماہ رمضان کے باقائی
 عرفہ یا صدقہ دینے کے ہو وہ بہشت میں جاتا ہے سواہ ابو نعیم حقیقہ کا لفظ یہ ہے کہ سلف کو
 مرنے کی شخص کا نزدیک کسی عمل صالح کے جیسے حج یا عمرہ یا روزہ رمضان یا جہاد و خوش آسا تھا
 سواہ ابو نعیم حدیث حذیفہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا یا روزہ رکھا یا صدقہ

دیا واسطے اللہ کے اور اسی پر مگر یہ تو بہشت میں جاوے گا سواہ احمد عابثہ کہتی ہیں حضرت
 نے فرمایا ہے جو کوئی شخص مراد جمع کے یا شہداء کو اسنے عذاب قبر سے نجات پائی وہ آوے گا
 دن قیامت کو اور اوپر علامت شہید و نیک جوگی سواہ الداعی بہر حال جسکی موت کسی بہتر
 حال پر ہوتی ہے وہ در حقیقت حیات ہے

عروسی بود نوبت مائت اگر نیک روزی بود خانت

خاتمہ۔ اللہ کی حرمت اور اسکے غضب پر سابقہ

یہ خاتمہ اصل رسالہ پر زیادہ کیا گیا ہے اس بارہ میں بہت سی آیتیں آئی ہیں اللہ نے فرمایا
 ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ذکر کے سوا اور گناہوں کا
 بخشنا کمال رحمت و تمام یافت ہے اس مغفرت میں قیہ تو یہ کی بھی ذکر نہیں فرمائی ہے فقط مشیت پر
 رکھا ہے وقال لا یمن بھل سوء او یظلم نفسه ثم یتغفر اللہ یجحد اللہ غفوراً
 مرہما یعنی بعد عمل بد و ظلم نفس کے استغفار کرنے سے بھی اللہ غفور و رحیم ہو جائے بندہ کے
 قصور و گنہگار ہوں یا کبیرہ بخشد بتا ہے گنہگار پر رحمت فرماتا ہے

زادہ شہر یہی ہے عازم جنت کیا خوب ہم تو سنتے تھے کہ جائیں گے گنہگار فقط

وقال تعالیٰ اکتب علی نفسه الرحمة اللہ کے وعدہ میں مختلف روایتیں ہے سو جبکہ
 اسنے اپنے نفس مقدس پر رحمت کو لکھ لیا ہے تو عموماً اسکا حق میں گنہگار ان امت کے
 انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ہوگا وقال تعالیٰ اصیب بہ من اشاء و رحمۃ وسعت
 کل شیء اس سے معلوم ہوا کہ عذاب خاص ہے اور رحمت عام سو عام میں کثرت ہوتی ہے
 اور خاص میں قلت لیکن یہ کثرت خاص اور نیک واسطے ہے جو متقی پر ہیزگار ہیں زکوٰۃ دیتے
 ہیں اللہ کی آیتوں پر ایمان لائے ہیں کیونکہ بد و ن ایمان و عمل کے کسیکو استحقاق رحمت کا
 نہیں ہوتا ہے وقال تعالیٰ ان ربک لذو مغفرة للناس علی ظہورہ وان ربک شدید

یعنی اللہ تعالیٰ باوجود وسوسہ و ظلم کے بھی لوگوں کے گناہ بخشتا ہے جس طرح کہ شہید اللہ تعالیٰ
 بھی ہے **وَقَالَ تَعَالَىٰ** نبی عبادی اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاِنْ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ
 اللہ پاک کی عادت شریف یوں جاری ہے کہ ترغیب کے ساتھ ترمیم کا ذکر بھی فرماتا ہے
 لیکن جانب ترغیب قوی نظر آتی ہے اس آیت شریف میں گو یا پیغام یہ بھی ہے اپنے بند و نیکو کو تم
 سن رکھو کہ جس طرح میرا عذاب دردناک ہے اسی طرح میں گناہ بخشنے والا رحمت کرنے والا بھی
 ہوں تم میری مغفرت و رحمت سے ناامید نہ ہو **وَقَالَ تَعَالَىٰ** قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا
 عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذَّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
 اس آیت شریف میں بے اضافت سے عجب شریف اپنے بند و نیکو کو بخشتی ہے یہ آیت نہایت
 امید واری کرتی ہے وجہ بلاغت اس آیت کے تفسیر فتح البیان میں مذکور ہیں کہ کس طرح
 سے اس میں مغفرت و رحمت کو ثابت فرمایا ہے

دارم گئے ز قطرہ باران بیش	وز غم گزینہ فگندہ ام سرور بیش
ناگاہ نہ اندکد مترس آدریش	ماور خور و کیم تو در خورش

وَقَالَ تَعَالَىٰ الَّذِیْنَ یُحْمَلُوْنَ الْعَرْشُ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہُمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ
 وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَیْنِہُمْ وَبَیْنَہُمْ وَکُلٌّ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَابُوْا وَتَابَ اللّٰهُ
 سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَدَابُ الْحَمِیْمِ رَبَّنَا وَاَدْخِلْہُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِیْ وَعَدْتَهُمْ وَفِیْہَا
 مِنْ اَبَیْہُمْ وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرٰتٌ وَفِیْہَا کُلٌّ مِّنْ فَاوْضِحٰتٍ مِّنْ نَّارٍ لَّیْسَ تَحْرِیْمُ
 فَقَدْ رَحِمْتِہٖ وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وَالْمَلَائِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہُمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
 لِمَنْ فِی الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اس آیت شریف کی تفسیر بہت طول طویل
 ہے بہر حال یہ آیت سب سے رحمت و رحمت رب پر ایک نص ناطع برطان سامع ہر اس
 زیادہ اور کیا غایت بحال عباد ہوگی کہ حاملان عرش واسطے مومنوں کے استغفار کرتے
 ہیں اس نے مرفوعاً کہا ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے اے بنی آدم جو جب تک مجھ کو بکارتا رہیگا

مجھ سے امید رکھیگا میں تم کو بخشتا رہوں گا کچھ بھی تجھ سے کیوں نہیں کہہ رہا وہ نہیں
 بنی آدم اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائیں گے یہ تو مجھ سے مغفرت چاہیگا
 بخشندہ ہو گا اور کچھ پروا نہ کرے گا اے ابن آدم اگر آریگا تو پاس میرے زمین بہر خطا
 لیکھا تو مجھ سے شریک نہ کرنا تھا تو کسی شے کو ساتھ میرے تو آؤ لگا میں پاس تیرے
 مغفرت لیکر اخراجہ الترمذی و حسنہ و سرفظ انس کا یہ ہے کہ آئے حضرت
 جو ان کے اور وہ موت میں تھا فرمایا تو آپ کو کیا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکھتا
 گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا جمع نہیں ہوتیں یہ دونوں چیزیں دہلیں کسی
 ایسے محل میں مگر دیتا ہے اللہ اس کو وہ جو امید رکھتا ہے اور اس میں بخشتا ہے اور
 اخراجہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ جس شخص حسن عبادت ہے
 دوسرا لفظ مرفوع یوں ہے اللہ عز و جل نے فرمایا ہے انا عند ظن عبدی بلی و
 حدیث یدنا کہ فی الحدیث رواہ الشیخان تیسرا لفظ مرفوعاً یہ ہے اگر تم خطا کرو گے
 تک پہنچے پھر تم توبہ کرو گے تو قبول کرے گا اللہ توبہ تمہاری سواہ ابن عباس سے
 جو تھا لفظ مرفوعاً یوں ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے رب مجھ سے
 ہے تو مجھ سے ان کر دے تو اللہ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے
 بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہے پھر اس سے کوئی اور گناہ ہو جاتا ہے وہ کہتا ہے
 مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا ہے تو مجھ کو بخش دے اللہ ہی وہی بات فرماتا ہے پھر
 کو بخشتا ہے چہرہ آدمی جب تک خدا چاہتا ہے تیرے جاتا ہے پھر کوئی اور گناہ
 پھر کہتا ہے اے رب مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا ہے تو میری خطا بخش دے اللہ تعالیٰ
 بات فرما کر ارشاد کرتا ہے غفر لک عبدی فلیعلیٰ ما شاء سواہ الشیخان اس
 معلوم ہوا کہ تکرار گناہ سے کوئی شخص ناامید نہ ہو بلکہ ہر گناہ کا تدارک
 توبہ سے کرتا رہے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ تکرار گناہ کی کچھ ایک گناہ پر اصرار

تیسرا گناہ تازیہ ہو گیا تھا جسکی مغفرت اسنے جاری اور اللہ نے معافی فرمائی کیونکہ توبہ بخشنی سے
اگلا گناہ ویر فاکم ہو جاتا ہے اللہ حافظ

بہرورگہ درست ہو گیا ہو بخشد	صد سالہ گنہ بد آہے بخشد
عقد گنہم نسا تو انی کروند	زینب است کہ کوہ را بجا ہو بخشد

حدیث ابن عمر میں مروی آیا ہے کہ قبول کرنا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ غرغہ نہیں
لگا ہے سواۃ الترمذی وحسنہ کمال رحمت اسی کا نام ہے کہ کب سے لکھا تک درست
توبہ و نابت و مصلحت استغفار کی دی ہے ایک بوڑھا آدمی نزدیکی ایک بزرگ کے گیا تھا
کہا مجھ سے توبہ لو ایمان سکماؤ آدھنوں کے کہا توبہت دیر میں آیا آؤسے جواب دیا کہ
مرنے سے پہلے قبل غرغہ کے آیا رہ جلتا یا کہا تو یہی کہنا ہے بہر اوس سے توبہ کرائی مان بند
غرغہ کے وقت معافی توبہ کا باقی نہیں رہتا ہے

توبہ بارافس باز پسین دست رویت	بہرورگہ درست ہو گیا ہو بخشد
-------------------------------	-----------------------------

ابن سعد کی حدیث میں مروی آیا ہے کہ پشیمان ہونا توبہ ہے سواۃ الحاکم
وصحہ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تمکو بخیر کرے
ایک اور ایسی قوم لاو گیا جسے گناہ ہو جایگا تو وہ استغفار کر لینگے اللہ انکو بخیر کرے سواۃ
مسلم یعنی نا امید ہونا مغفرت خدا سے کہ ہے ابو ہریرہ کا وہ سلف لفظ مروی آیا ہے کہ جب اللہ
نے خلق کو پیدا کیا ایک کتاب میں اپنے نزدیک یہ بات لکھ رکھی وہ کتاب اوپر عرش کے ہے
کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہیگی سواۃ مسلم تیسرا لفظ حدیث طویل کا مروی ہوں ہے
کہ اللہ نے رحمت کو سب سے زیادہ کیا ہے تاناوسے اپنے پاس رکھے ہیں ایک جزیرہ ساری خلق میں اوتا
ہے جسکے سب سے سارے جن انس باجم رحمت کرتے ہیں اور تاناوسے اجزا کو دون قیامت
کے لئے رکھے ہوئے ہے سواۃ مسلم ابن سعد کا لفظ یہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے التائب من الذنب کما لا ذنب لمن لا ذنب له سواۃ ابن ماجہ والطبرانی یعنی توبہ

کرنیوالا گناہ سے باندھ گناہ کے ہے حضرت شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے تھے گناہ بعد توبہ
کے مانند شقی کے ہو جاتا ہے اتنی رسالہ جو اللہ میں نفاذ کی توبہ واستغفار کی مفصل
طور پر آیات و حدیث سے لکھے گئے ہیں رسالہ فقہاء الشکیت میں حال بزرگ کا شرح و بیانا
لکھا گیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کہ غرغہ محرم ۳۳۳ ہجری روز بخشد کہ وہ رسالہ شروع کیا تھا
آج جہارم محرم ۳۳۳ ہجری روز تک بندہ کو سارے آئندہ بچے صبح کو کام ہوا اولاد و حجر سطور
کی اور آخرت اللہ میں ہوئی تھی اب عمر پین برس کی ہوئی اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم عظیم و فضل شامل
سے انجام بخیر کرے اللہم اجعل خیر عمری خیرہ والحمد للہ الاکبر الخواتم اللہ

کتاب فی فضیلت التوبہ

کتاب فی فضیلت التوبہ علی فتنہ القبول از تصنیف سید جمال گرجستانی

حدیثی محال ہے بغیر - پناہی میں زبان ناطقہ لال ہے متقی آل اطہار کچھ آسان نہیں -
انظر تفصیلات - بابار کی کتاب و توان نہیں

فغان کہ نیست مرا طاقیت شناخوانی	بجائے خویش فروماندہ امز جیرانی
---------------------------------	--------------------------------

ابا بعد سلمانوں کو مذہد ایمان والو کو صلہ کہ ان ایام فرخی انجام میں یہ کتاب بر شاد تاج
سرمایہ عبرت تازیانہ غفلت ہویش افزائے اثاث و زکوٰۃ موسوم بہ قضیۃ الملقنہ و عافیتہ الملقنہ
والہم الطیف بنجۃ شامل فرخندہ خدایک مہر پر علم و کمال گو بہر موجود و ذال انتاہے جمیل المناقب
جلیل المناصب سیدنا حضرت سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہار و دام مجدہ طبع بلند
سفید عام اگر زمین سخن اہتمام خان و دیشان رفیع المکان فشی محمد احمد خان صاحب صوفی و دام عہد طبع
ہو کر تازیانہ زور سے قبول آویزہ گوش نول ہوئی

ماکل بعرض جلوہ خویش ست حسن یا	از توبہ بارخروہ دہ گنہ نار سارے را
-------------------------------	------------------------------------

سبحان اللہ یہ کتاب ہے یا جہنم نقیضہ انتخاب ہے طبع سے پہلے طبع اسکی مشتاق دیدار تھی ایک ایک گزری
وقت انتظار تھی ہنوز گام بہ بنجیدہ بود یا دیوار کہ مرغ تنہیت آفا ذکر و در گلزار ہیدہ وہ نامہ
گرامی ہے کہ پتھر کو موم نہاے تو موم کو گھلاے فقہ قہور کی کیفیت دیکھ کر دگر وقت آتی ہے عالم برزخ کی حقیقت
سن کر جی میں حیرت ممالی ہے خداوند کریم مولف عالیقدر کو دارین میں جزاے خیر دے قاری سامع کو
عزت بخشے جگر موئین کو تلوث معاصی سے پاک صاف اور نہائے جم غریب کو عذاب قبر سے بچائے

بارہ عصیان نہ گندگار اوٹھا کر عیالین

قطعہ تاریخ طبع کتاب

اے امیر العلماء حامی دین و ملت
جس کو کتاب ہے جہان آج طریق اسلام
ہمہ دانی کی مقرر ہے تری خلقت کیسی
جو کلمہ تو نے ظلال اوکے لکھیں کیا ممکن
لکھ چکا دین کے مسائل میں سانک کیا کچھ
واہ کیا خوب یہ فی الحال رسالہ لکھا
فقہ قبر کے حالات ہیں کیسے پرورد
ہاے وہ قبر جو ہے رات سے بڑا بکر تاریک
بے ہو اذیت دہان ہوگی الہی کیسی
لوہان حشر تلک خاک پہ سونا ہوگا
نہ دہان پر کوئی موش نہ ہو گار نہ یار
ضغفہ قبر کی رو واد ہے کیسی پر سوز
دیکھو اس نامہ میں ہر کافر و دیندار کا حال

دین و ملت کا ترے دم ہے چرچا کیا
ناز کرنا ہے تری ذات پر کیا کیا
سہ ہیری کا تری فائل ہے زمانہ کیا
علما و اراکے ہیں ترا لہو کیا کیا
خلق کو نفع تو عمل سے ہو چکا کیا
راز پنہان ہوا برزخ کا ہو یا کیا
جی اوڑا جاتا ہے سننے سے کلیجہ کیا
اوسین ہر فرد بشر جا لگا تھا کیا
ہاے بے طمع وہان ہوگا اندر کیا کیا
تخت کیا چیز ہے ہوتا ہے بچو نا کیا
عالم اک بیکسی دیاس کا ہوگا کیا
عبرت افزا ہے نکیرین کا قصہ کیا
کیا مال اسکا ہے انجام ہے اوکا کیا

واہ دیندار پر ہو کیا ہجوم رحمت
جیسے دیکھا اسے بولا تیغ ہو کر
توڑے لفظوں سے بہت کچھ میں لکھا پیدا
طبع پھنے ہی نہ پایا تھا کہ دل سے ہر ایک
لب دل میں سنا تا ہوں نواسے تاریخ

آہ کافر ہے ہنگامہ ایزا کیا
کچ گیا عالم برزخ کا یہ نقشہ کیا
دیکھو کوڑہ میں سما ہے یہ در کیا
شائق جلوہ دیدار تھا اسکا کیا
حال برزخ کا ہوا آئینہ سار کیا

ازین نامہ ز حال قبر و برزخ

جمیل احمد رقم ز سال طبعش

عجب اب ہاے نامحسوس رشتہ

بہان فقہ مقبور رشتہ

گفت ہر کس کہ جزا غلین نامہ

سال تاریخ رقم کر جمیل

شد عیان راز نہان برزخ

زہے پڑ در دوسان برزخ

اسے امیر الامرا حضرت صدیق حسن
ہر کتاب تو بازار وی محبان تھوید
معنی آیت قرآن تو نکوی فضی
عالم از کثرت تالیف تو سراہ کیف
از کتاب تو کہ چون شمع لحد نور دہ
ازین رسالہ کہ نوشتی تو بیکر مقبور
فقہ قبر پس از مرگ عزیزان بکتاب
صلی اللہ علیہ وسلم اور بہشت اندول

طبع والاسے تو چون در بھفای بینم
ہیکل گردن اسباب منفای بینم
در حدیث نبوی زمین رسای بینم
ہر کتاب تو بہ دین راہ نمای بینم
خوش چراغی بجزا رشتہ آج بینم
مشری تازہ ز ملک تو بیامی بینم
آنقدر بہت کشایان قضای بینم
لطف حق در حق ارباب خطای بینم